صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 30 دسمبر 2008 بمطابق یکم محرم الحرام 1430ھ صبح گیارہ بجکر دس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اوراس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطَـٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمَـٰنِ الرَّحِيمِ۔

فَاسۡتَقِمۡ كَمَآ أُمِرۡتَ وَمَن تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطۡغَوۡاْۚ إِنَّهُۥ بِمَا تَعۡمَلُونَ بَصِيرٌO وَلَا تَرۡكَنُوٓاْ إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُواْ فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللّٰهِ مِنۡ أَوۡلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَO وَأَقِمِ الصَّلَوٰةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيۡلِۚ إِنَّ الۡحَسَنَـٰتِ يُذۡهِبۡنَ السَّيِّـَٔاتِۚ ذَٰلِكَ ذِكۡرَىٰ لِلذَّٰكِرِينَO وَاصۡبِرۡ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَجۡرَ الۡمُحۡسِنِينَ۔ صَدَقَ اللّٰهُ الۡعَظِيم۔

(ترجمہ): سو(اے پیغمبر) جیسا تم کو حکم ہوتا ہے(اس پر) تم اور جو لوگ تمہارے ساتھ تائب ہوئے ہیں قائم رہو۔اور حد سے تجاوز نہ کرنا۔وہ تمہارے سب اعمال کو دیکھ رہا ہے۔اور جو لوگ ظالم ہیں،ان کی طرف مائل نہ ہونا، نہیں تو تمہیں (دوزخ کی) آگ آ لپٹے گی اور خدا کے سوا تمہارے اور دوست نہیں ہیں۔اگر تم ظالموں کی طرف مائل ہو گئے تو پھر تم کو (کہیں سے) مدد نہ مل سکے گی۔اور دن کے دونوں سروں (یعنی صبح اور شام کے اوقات میں) اور رات کی چند (پہلی) ساعات میں نماز پڑھا کرو۔کچھ شک نہیں کہ نیکیاں گناہوں کو دور کر دیتی ہیں۔یہ ان کے لئے نصیحت ہے جو نصیحت قبول کرنے والے ہیں۔اور صبر کیے رہو کہ خدا نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جن معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں، ان کے اسمائے گرامی ہیں:
جناب بصیر خٹک صاحب، ایم پی اے، 30-12-2008تا2009-1-2; جناب زیاد اکرم خان درانی صاحب اور جناب احمد خان بہادر خان صاحب، آج کیلئے۔ Is it the desire of the House that Leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The Leave is granted.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی، اسرار گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، میں آپ کی توجہ چاہوں گا۔ یہ ایسا Matter ہے سر، کہ رولز آف بزنس کے تحت تو مجھے آپ کے پاس آنا چاہیئے تھا لیکن اسمبلی سیکرٹریٹ کی طرف سے کچھ ہماری چیزوں پر ایسے پوائنٹس لگادیئے جاتے ہیں جو کہ ہماری سمجھ سے بالاتر ہوتے ہیں اور جیسے ایک چیز کو Kill کرنا ہو تو سر، اگر ہم آپ کے پاس نہیں آئیں گے تو کہاں جائیں گے؟ میں مزید اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا، صرف آپ کے نوٹس میں اس وجہ سے لانا چاہتا ہوں کہ سر، اس کو دیکھ کر ہفتہ، دس دن وہ چیز پڑی ہوتی ہے، اس کے بعد اس پر ایک ایسی Observation لگادی جاتی ہے تو اس کیلئے ہمارے پاس کوئی اور راستہ نہیں ہوتا، پھر پوائنٹ آف آرڈر پر نہ ہمارے پاس رول ہوگا، نہ ریگولیشن ہوگی، نہ گورنمنٹ اس کو Answer کرے گی، تو میری یہ گزارش ہے کہ Kindly اس کی طرف اصلاح احوال کریں۔

جناب سپیکر: انشاء اللہ اس پر کریں گے۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر! جب ادارے اپنی ذمہ داریاں چھوڑ دیتے ہیں تو چھوٹی چھوٹی باتوں کی جانب ہمیں آپ کی توجہ دلانی پڑتی ہے اور آپ کے علم میں لانی پڑتی ہیں اور فلور پر بات کرنی پڑتی ہے۔ سولہ تاریخ سے اجلاس ہمارے شروع ہوئے ہیں اور ہمارا ای بلاک جو ہے، ہاسٹل کا ای بلاک، اس کی گیس نہیں

ہے، اس کے گیزر نہیں جل رہے ہیں اور موسم آپ دیکھ لیں، نماز صبح اٹھ کر پڑھنی ہوتی ہے تو اس سلسلے میں ابھی تک روزانہ کہتے ہیں کہ آج ٹھیک کریں گے، کل ٹھیک کریں گے اور ابھی ای بلاک، سر، بالکل اس میں کوئی نہیں ہے اور اس سے پہلے جب یہ ہوتا تھا تو ورکس اینڈ سروسز والے وہاں لیٹ جاتے تھے جب لوڈشیڈنگ ہوتی، ابھی بھی لوڈشیڈنگ ہے، Through out the year ہے کیونکہ ہم تو چند ہفتوں کیلئے یہاں آتے ہیں سیشن کیلئے، باقی ہمیں تو گیس کی ضرورت ہے۔ کون یہاں رہتا ہے؟ لیکن اب ہم چند دنوں کیلئے جب آئے ہیں تو بالکل گیس نہیں ہے، کوئی سسٹم نہیں ہے اور اس کے ساتھ ایک اور میں آپ کی توجہ۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: نہیں جنریٹر تو نیا آچکا ہے نا؟

<u>حاجی قلندر خان لودھی</u>: جی؟

<u>جناب سپیکر</u>: جنریٹر نیا آچکا ہے۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی</u>: جی جنریٹر نیا آچکا ہے، یہ آپ کی مہربانی ہے۔ بجلی کا مسئلہ تو آپ نے ہمارا حل کر دیا۔ اب گیس کا مسئلہ ہے، گیزر نہیں چلتے کیونکہ وہ گیس پر چلتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: گیس تو پورے ملک کا معاملہ ہے، وہ تو لوڈشیڈنگ۔۔۔۔۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی</u>: نہیں جی، ابھی ہاسٹل میں ہے۔ اے بلاک میں بھی ہے، بی بلاک میں بھی ہے اور سی بلاک میں بھی ہے، ٹھیک ٹھاک ہے، صرف ای جو نیا بلاک بنا ہے، اس کا پرابلم ہے اور اس کا کچھ ٹیکنیکل پرابلم ہے اور ابھی تک کوئی ڈیپارٹمنٹ نہیں ہے جو اس کی طرف توجہ دے۔ اس کو تھوڑا ٹھیک کرنا ہے اور اس کے بعد ہمارا یہ پرابلم دور ہو جائیگا۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ پی بی ایم سی کو ہدایت کریں کہ یہ فوری طور پر اس ہاسٹل کا مسئلہ۔۔۔۔۔

<u>جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}</u>: جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی بشیر بلور صاحب، اس کا جواب دینا چاہیں گے؟

<u>سینیئر وزیر (بلدیات)</u>: میں۔۔۔۔۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی</u>: جناب سپیکر، میں اس پر کچھ بولنا چاہوں گا۔

<u>جناب سپیکر</u>: ایک منٹ، جاوید صاحب بھی بولیں۔ جاوید صاحب، جی!

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر صاحب، ایم پی اے ہاسٹل میں جہاں سارے ایم پی ایز رہ رہے ہیں، لوڈشیڈنگ صرف یہاں پر نہیں بلکہ سارے صوبے کا مسئلہ ہے لیکن جناب سپیکر، آپ نے کئی دفعہ یہاں سے ہدایت کی ہے، آپ کی مہربانی ہے، آپ کی ہدایت پر وہاں کئی مہینوں سے، جب سردیاں شروع ہوئیں تو وہاں ہمارا الحمدللہ جنریٹر آ گیا ہے۔ سر، وہاں صفائی کیلئے کوئی بندوبست نہیں ہے، یہ سارے ممبران صاحبان وہاں موجود ہوتے ہیں، انہوں نے تو دو آدمی پہلے کیے تھے۔ جناب، آپ اور ڈپٹی سپیکر صاحب کے نوٹس میں بھی میں کئی دفعہ خود بھی لایا ہوں۔ جناب، مہربانی کریں جی، وہاں آپ کسی وقت Surprise visit کریں، وہاں آپ دیکھیں گے کہ وہاں کیا وہ نئی بلڈنگ تھی؟ نئی بلڈنگ ابھی بنی ہے، اس کی کیا حالت ہو گئی ہے؟ انہوں نے جو وہاں بورڈز لگے ہوئے تھے، وہ نیچے اتار کر سیڑھیوں میں رکھ دیئے ہیں۔ آج تو سر، وہاں اس بلاک کی لفٹ جو ہے، وہ آن نہیں ہو سکی۔ پچھلے ایک سال سے ہم صرف ایم پی اے ہاسٹل کے بارے میں بیس دفعہ ان کی توجہ دلا چکے ہیں، یقین کریں کہ کسی نے ایک بار بھی اس پر توجہ نہیں دی۔ وہاں منسٹر صاحبان بھی رہ رہے ہیں، وہاں ایم پی ایز صاحبان بھی رہ رہے ہیں اور گاہے بگاہے دوسرے منسٹرز صاحبان کو بھی یہاں آنے کا موقع ملتا ہے تو مہربانی صرف یہ ہے کہ جناب، آج ہی کوئی ایسا آرڈر پاس کریں، یہاں سے رولنگ دیں تاکہ اس کا مسئلہ Once for all ختم ہو جائے۔

بیگم شازیہ اورنگزیب خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، جی، شازیہ بی بی۔

بیگم شازیہ اورنگزیب خان: جی جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب والا! زۂ یو اهم خبره ستاسو په نوټس کښې راولمه۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: جناب سپیکر! مجھے بھی ایک منٹ بات کرنے دیں۔

جناب سپیکر: جی، ایک منٹ۔ شازیہ بی بی کو فلور دیدیا ہے۔ شازیہ بی بی۔

بیگم شازیہ اورنگزیب خان: جناب سپیکر، زۂ هغه بله ورځ لکی مروت ته تلمه، په ټوله لاره باندې د کوهاټ ټنل نه مخکښې دوه دوه لارې به وې۔ په یو لاره باندې به چه مونږه لس میله لاړو نو مخې له به ټوله لاره باندې هغه Blockades لګیدلې وو۔

دومره زیاتے دے جی چه هغه ثلور بجے یا پینځه بجے ټنل بندیږی، په مونږه باندے یو ویره لګیدلے وه چه مونږه ځو جی، دا د اته ګهنټو سفر به مونږ کوؤ۔ ثلور ګهنټے د یو سائډ نه، ثلور د بل نه، مونږه هغه Calculation چه کولو جی، هر طرف ته چه به مونږه تلو نو هغه دوه لارے به وے نو یو لاره به بنده وه خو هیچرته به دا نه وو لیکلی شوی چه روډ بلاک دے۔ جی زهٔ د دے د پاره دا ځکه چه یو خو د ټائم هغه مسئله ده، بله دا چه شل شل ګاډی به یو ځائے بیا راتاویدل په هغه سړکونو باندے، نو For God sack, places خو جوړ شوی دی جی خو زما خیال کبنے خلقو باندے د لږ رحم اوکړی او دغه چه کوم Blockades دی، د هغے نه لس میله مخکبنے د بورډ اولګوی چه 'The road is closed'۔

جناب سپیکر: جی ابھی آپ کو جواب مل جائے گا۔ جی جدون صاحب، آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ وہ ہاسٹل کا معاملہ ہے؟

جناب عنایت اللہ خان جدون: جناب سپیکر! اسی ہاسٹل کا اصل مسئلہ جو ہے جی، اس کا حل یہ ہے کہ جو بلاک نیا بنا ہے لیکن نئے بلاک کیلئے اتنا سٹاف ہونا چاہیئے تھا جیسے باقی بلاکس میں ہے، اتنا سٹاف موجود نہیں ہے جس کی وجہ سے سارے مسائل پیش آرہے ہیں اور جو بلاک بنا ہے، اس کو Properly operational کرنے سے پہلے ہی ہمیں Handover کر دیا گیا جس کی وجہ سے نہ وہاں پر لفٹ چل رہی ہے، نہ باقی معاملات ٹھیک کام کر رہے ہیں جی اور گیس کا جو پرابلم ہے، وہ یہ ہے کہ جو ریگولیٹرز انہوں نے پیچھے لگائے ہوئے ہیں، وہ چھوٹے ہیں، بلاک بڑا ہے، ریگولیٹرز چھوٹے ہیں جس کا رزلٹ یہ ہے کہ سارے لوگ ہیٹر یا گیزر Use کرتے ہیں تو وہ بند ہو جاتے ہیں، وہ کام نہیں کرتے ہیں۔ اس کا مسئلہ یہ ہے، سر۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی۔ ملک قاسم صاحب! هم دغه ستاسو د هاسټل مسئله ده؟

ملک قاسم خان خٹک: جناب والا! فرنټئیر هاؤس ستاسو د توجه محتاج دے، هغه ځومره پراجیکټ دے، زهٔ په دے نه پوهیږم، Marriat کبنے بکنګ شروع شو او د فرنټئیر هاؤس هغه زوړ خندق ئے کیښودلو، دا ځومره نقصان شوے وو چه دا ایم پی ایز

حضرات ځی هلته کښې ګومره په پرابلم کښې دی نو اوسه پورې څه نه کیږی، نو د دې جی تاسو خصوصی نوټس واخلئ او سپیشل د دې د پاره څه اوکړئ۔

جناب سپیکر: جی انور خان صاحب۔

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: او د ریږه یو منټ جی۔ جی انور خان صاحب۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب، ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: هاسټل والا خبره ده؟

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: جناب، میرا مسئلہ اس سے مختلف ہے اور مجھے اس پر حکومت کی توجہ چاہیئے۔

جناب محمد زمین خان: د ټولو جی د هاسټل والا خبره ده او دا ډیره اهم ده۔

جناب سپیکر: د ټولو د هاسټل مسئله ده؟ او د ریږه جی جواب در کوی کنه۔ جی انور خان څه وائی؟

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! ډیره زیاته مهربانی۔ زمونږه جی، ډسترکټ چترال چه کوم دې دا د ملک یو داسې حصه ده چه لواری ټاپ د هغې په مینځ کښې دې۔ تقریباً شپږ میاشتې لواری ټاپ د دې ملک نه کټ وی۔ د تیرو تقریباً څوارلس پنځلس ورځو نه جی هلته یو فټ، یو نیم فټ واوره شوې ده، چترال د ملک د ټولو حصو نه کټ شوې دې۔ هلته جی د خوراک، د تیلو، د نورو څیزونو، د امن و امان مسئله کیدې شی جی۔ تر اوسه پورې هلته یو نیم فټ واوره شوې ده، پنځلس ورځې اوشوې د چترال خلق په دیر کښې پراته دی۔ نه هغوی سره د خرچې پیسې شته، نه په هوټلو کښې ځائې شته، دواړه طرف ته جی زنانه، بیماران، مریضان پراته دی، په لواری ټاپ جی یو نیم فټ واوره پرته ده، صرف د دې وجې نه چه بلډوزر لاړ شی او هغه روډ کهلاؤ کړی۔ د چترال خلقو ته ډیره زیاته مسئله ده سر، نو تاسو ته دا درخواست کومه که این ایچ اے وی، که ایف ایچ اے وی، تاسو هغوی ته فوری حکم اوکړئ چه دغې لار نه فوراً دا واوره وارتوی۔ دا دومره اهم ایشو ده جی، که اوس

دا ایشو په دے وخت باندے حل نه شوه نو راتلونکی مارچ نه به جی په چترال کښے د خوراک داسے قلت شروع شی چه نه خو جی د بهتو صاحب هغه پخوانے حکومت دے چه بیا په سی ون تهرتی کښے ورله بهوس یوسی او خوراکونه ورله لاړ شی، نو دا یوه ډیره توجه طلب مسئله ده جی، په دے باندے فوراً عملدرآمد اوکړئ۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: جی جی، شکریہ۔جی خوشدل خان صاحب، یہ ہاسٹل کے متعلق جو یہ-----

سردار اورنگزیب خان نلوٹھہ: جناب سپیکر صاحب، میں بھی اس پر چند باتیں آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ ایم پی اے ہاسٹل میں جو-----

جناب سپیکر: خوشدل خان صاحب کھڑے ہیں تو آپ کو سب تفصیل-----

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): میں ابھی آپ کو بتاتا ہوں-----

سردار اورنگزیب نلوٹھہ: جناب، ایم پی اے ہاسٹل میں مختلف بلاکس بنے ہوئے ہیں، اس میں 'بی' بلاک ہے، 'سی' بلاک ہے، 'ای' بلاک ہے-----

جناب سپیکر: کونسا بلاک ہے آپ کا؟

سردار اورنگزیب خان نلوٹھہ: 'سی' بلاک ہے، جناب۔

جناب سپیکر: 'سی' بلاک۔

سردار اورنگزیب خان نلوٹھہ: جناب سپیکر صاحب، یہاں پر ایم پی ایز حضرات اور منسٹر صاحبان رہ رہے ہیں۔ ایک تو جناب، اس موسم میں گیس کی لوڈشیڈنگ کا مسئلہ ہے جس کی وجہ سے ہم متاثر ہو رہے ہیں۔ اس کے علاوہ ہمارے 'سی' بلاک میں ایک اور مسئلہ ہے کہ جس طرح 'ای' بلاک میں کچن ہے، 'سی' بلاک میں بھی کچن بنائی جائے۔

جناب سپیکر: جی خوشدل خان صاحب، پلیز۔

ڈپٹی سپیکر: شکریه جی، مننه ستاسو۔ زمونږه دے خوږو ملګرو ډیرے ښے خبرے اوکړے او د ایم پی اے هاسټل په حال باندے ئے خبرے اوکړے۔ دیکښے هیڅ شک نشته چه زمونږه د ایم پی اے هاسټل مسئلے شته دے، لکه اول نه د دوئ د بجلئ

مسئله وه نو هغه خو مونږ جنریټر ورله راوړو د کراچۍ نه نو هغے کار شروع کړو۔ اوس د دوئ چه کوم دا د بجلئ کمے ، زیاتے یا د گیس لوډ شیډنګ دے نو دا زمونږه ټول د پختونخوا یوه مسئله ده او دے باره کښے زۀ هاؤس ته دا ریکویسټ کوم چه دوئ یو متفقه قرارداد راوړی په دے باندے چه یره د گیس لوډ شیډنګ او د بجلئ کوم لوډ شیډنګ روان دے چه دا د بند کړے شی او د بجلئ او د گیس لوډ شیډنګ د په دے سلسله کښے نه کیږی۔ څو پورے چه د صفائی خبره ده نو د دوئ خبره بالکل ټهیک ده۔ د هغے یو لویه وجه دا ده سپیکر صاحب، چه زمونږه هلته سټاف ډیر کم دے او تاسو ته یاد دی چه ستاسو په صدارت کښے مونږه میټنګونه کړی دی او د هغے د پاره مونږه ایس این ای هم ډیپارټمنټ ته لیږلے ده خو هغه فنانس ډیپارټمنټ کښے ده، منسټر صاحب خو نشته دے خو مونږه هغه ته خواست کوؤ چه هغه خپل سیکرټری ته اووائی او هغه ایس این ای Approve کړی او پوسټونه راکړی ځکه چه اوس موجوده هلته ډیر لږ تعداد دے او بلاکونه هم زیات دی او کمرے هم زیاتے دی، بیا په هغے کښے ناممکنه ده چه د هر یو کمرے صفائی چه کوم زمونږه گران ممبران غواړی او پکار ده چه صفائی اوشی نو دے باره کښے زما دا یو عرض دے چه منسټرصاحب هم راغلو، همایون خان راغلو، د هغوی په نوټس کښے دا خبره راولمه او مخکښے ورسره مونږه دا خبره کړے ده چه زمونږه۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> فنانس منسټر صاحب، دا لږ واورئ جی، دا ضروری خبره ده۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> همایون خان! زمونږه د ایم پی اے هاسټل ایس این ای جوړه ده، په دیکښے زمونږه دے ټولو معزز ممبرانو ته ډیر زیات تکلیف دے ، هلته ډیر کم سټاف دے ، د هغے ایس این ای فنانس سیکرټری صاحب سره ده نو ما هغه ته ټیلیفون هم کړے وو، خبرے ئے اوکړے نو Kindly که نن تاسو هغه ته اووئیل او دا ایس این ای Approve کړی نو دا پوسټونه به راشی نو بیا به زمونږ د دے معزز ممبرانو دا مسائل د صفائی وغیره، دا ټولے څومره خبرے چه دی، دا به حل شی انشاء اللّٰه جی او زۀ دا تاسو ته ایشورنس درکوم چه دا مسئلے به ډیر زر حل شی انشاء اللّٰه۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی لودھی صاحب! پھر کیا تسلی نہیں ہوئی ہے؟

حاجی قلندر خان لودھی: ہر ایک چیز پر قرارداد لائیں، ہر چیز پر ہم قرارداد لائیں گے۔ یہ Technical fault ہے ریگولیٹر کا۔ 'اے' بلاک میں گیس ٹھیک، 'بی' میں ٹھیک، 'سی' میں ٹھیک، 'ای' جو نیا بلاک بنا ہے، اس میں Technical fault ہے، ریگولیٹر کا مسئلہ ہے۔ معمولی سی کسی کو ہدایت کریں اور ڈیپارٹمنٹ والے یہاں بیٹھے ہوں گے کہ وہ ہمارا مسئلہ حل کر دیں۔ پندرہ منٹ ہیں، ہم ان کا کیا کریں گے اپنے طور پر؟ یہ جی، آپ کے سامنے یہ بات لانی ہے۔ اس کیلئے ہم قرارداد دیں گے؟

جناب سپیکر: کونسا بلاک ہے؟

حاجی قلندر خان لودھی: جی، 'ای' بلاک ہے۔ جی، 'ای' بلاک۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ریگولیټر کښې خو دا خیز چه دے نو هغه خو ما درته اووئیل چه دا د ګیس مسئله ده او ګیس کښې دا یو مصیبت وی چه د ګیس لوډ شیډنګ اوشی نو ګیس بیا بغیر د تیلی نه خپله نه بلیږی لیکن بجلی خو دا وی چه لوډ شیډنګ ختم شی نو بجلی راشی، خپله آن وی خو د ګیس د پاره دا وی چه ګیس آن هم وی خو چه څو پورے هغے ته چه تیلے نه وی ورته کړے نو هغه نه بلیږی نو دا هم یوه مسئله ده۔ زۀ خپله هغه بله ورځ تلے وومه او ما ته د ګرمو اوبو ضرورت وو، زۀ چه راغلمه نو د ګیس په وجه باندے هغه اوبه بند وے، دغه بند وو، ګیس بند وو نو دا هم یو ضروری ده ریګولیټر چه څو مره، آپ کا جو مسئلہ ہے ریگولیٹر کا تو ابھی میں سپروائزر یا وہاں جو Responsible آدمی ہے، اس سے میں بات کر لوں گا، وہ اس Fault کو نکال لیں گے انشاء اللہ، آپ بے فکر رہیں۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: جناب سپیکر صاحب، زما یو عرض دے، یوه ډیره ضروری خبره ده۔

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر صاحب! زۀ ستاسو په نوټس کښے یو بله اهم خبره راوستل غواړم او هغه دا چه۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس جی، دا د هاسټل خبره، د هاسټل خبره ختموؤ بس۔ د هغوی توجه، تسلی او نه شوه؟

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: ستاسو تسلی اونه شوه بله خبره ده که څه دی؟ هم ستاسو ټائم ضائع کیږی، په لاء اینډ آرډر باندے ستاسو د ټولو نمبر راروان دے۔ دا بنه ده یو خبره باندے ، گیس کی جو لوڈ شیڈ نگ کی بات ہوئی نا تو اس میں تھوڑی سی آپ کی انفارمیشن کیلئے ایک بات کروں گا۔ ایک ہمارا اپنا گیس جو کوہاٹ کی طرف سے آرہا ہے وہ کوتل کے ٹنل تک پہنچ چکا ہے، بیچ میں چھوٹا سا ایک پورشن رہتا ہے جس میں چوبیس انچ کا بڑا دوڈھائی فٹ پائپ آرہا ہے لیکن لاء اینڈ آرڈر کی وجہ سے وہ پہنچ نہیں سکتا۔ میرے خیال میں اگر لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ صحیح ہوا تو پندرہ بیس دن کی بات ہے پھر نوشہرہ، مردان، پشاور، ادھر کہیں بھی لوڈ شیڈ نگ نہیں ہوگی لیکن یہ مسئلہ اگر حل ہو گیا۔ جی، تاسو دے لاء اینډ آرډر ته راځئ۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: جناب سپیکر صاحب، دے ایم پی اے هاسټل کښے مونږه ته۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاسٹل کا Chapter close ہو چکا ہے، بس اس پر، جی محمد علی خان!

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر صاحب! دلته زمونږ په شبقدر کښے یو ډگری کالج جوړ شوے دے او هغه کالج ته سټاف هم ورکړے شوے وو، دوه کاله کیږی۔ دواړه کاله جی هغه په ډسټرکټ چارسده کښے رزلټ وائز په ټاپ راغلے وو۔ دا پته نشته چه دا گناه وو جی د هغے وجے نه که هر څه وو، د پاسه افسران صاحبان، منسټر صاحب هر څوک چه وو، د هغه ځائے نه ئے هغه بنه قابل لیکچراران چه کوم وو، پروفیسران، هغه ئے بدل کړل۔ شپږ کسان ئے په یو ځائے بدل کړل۔ هلته سټاف نه وو، ما منسټر ته وئیلی هم وو، منسټر صاحب وئیل بس صبر اوکړه اوس ئے کوم،

اوس ئے کوم، هغه پاتے نور سټاف ئے ترے هم بدل کړو۔ اوس هغسے د کالج هلکان هغه بله ورځ راوتی وو، روډ ئے بلاک کړے وو۔ د لوډشیډنګ خلاف ئے هم خبرے کولے، نورے ئے هم کولے خو د هغوی Main خبره د سټاف وه۔ زۀ ستاسو په وساطت سره حکومت ته وایم چه فوری، زر تر زره دغه کالج، ډګری کالج شبقدر ته د هغه کوم خپل کسان چه ټرانسفر شوی دی، هغه د واپس کړی چه هغه کالج خپل Function کښے شی او خلقو ته سهولت ملاؤ شی۔ دغه زما۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> منسٹر ہائر ایجوکیشن! نہیں ہیں؟ بشیر بلور صاحب۔۔۔۔۔

<u>جناب بشیر احمد بلور {سینئیر وزیر (بلدیات)}:</u> پکار دا وو چه دوئ خبره کړے وے، نو انشاء اللہ را به شی منسټر صاحب او خبره به ورسره اوکړو او د دے سټاف سکیم ئے منظور کړے دے، سټاف منظور دے نو خامخا به سټاف زر تر زره ورته لاړ شی۔

<u>جناب محمد علی خان:</u> شته جی، پوسټونه Sanctionدی۔

<u>سینئیر وزیر (بلدیات):</u> بس بیا به انشاءاللہ ضرور، زر تر زره به لاړ شی۔

<u>جناب محمد علی خان:</u> دا جی، شلور میاشتے خو دوئ تیرے کړے۔

<u>سینئیر وزیر (بلدیات):</u> تاسو د اسمبلئ نه پس ما سره ملاؤ شئ، بس زۀ به سیکرټری سره خبره اوکړم چه څه مسئله وی انشاء اللہ حل به ئے کړو۔

<u>جناب محمد علی خان:</u> ټهیک شوه جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ جیسا کہ آپ کو بخوبی علم ہے کہ محرم الحرام کے مہینے کا آغاز ہو چکا ہے، یہ وہ متبرک مہینہ ہے جو ہمیں صبر، برداشت، اخوت اور بھائی چارے کے فروغ کا درس دیتا ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ اس مہینے کے تقدس کے پیش نظر ہم معاشرے میں مذہبی ہم آہنگی کے فروغ اور فرقہ واریت کے خاتمے میں اپنا بھرپور اور مثالی کردار ادا کریں۔ اس بارے میں اپوزیشن اور گورنمنٹ، ہم سب پر بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ آپ سے گزارش ہے، کل بہت اچھا مظاہرہ ہمارے بھائی چارے اور یک جہتی کا ادھر سے ہوا تو آپ سے آج بھی توقع ہے کہ ایک اچھے لیڈرشپ کا آج بسم اللہ کرتے ہیں لاء اینڈ آرڈر پر بات کرنے کا، تو اس سلسلے میں اپوزیشن سے بھی گزارش ہے اور حکومتی بنچوں پر، جتنے بھی میرے وزراء صاحبان بیٹھے ہیں کہ اچھی اچھی تجاویز دے دیں۔ یہ

صوبے کا اور ہم سب کا مسئلہ ہے، آپ کھلے دل سے تجاویز دے دیں جو Practically اس صوبے کیلئے، اس مٹی کیلئے، اس غریب قوم کیلئے ایک عملی شکل میں Implement ہو سکیں، Implementation اس پر ہو سکے اور حکومتی بنچوں سے بھی یہی گزارش ہے کہ جو بھی اچھی تجاویز سامنے آجائیں، وہ ان کو اس صوبے کے بہترین مفاد میں کھلے دل سے قبول کریں۔ جناب مفتی کفایت اللہ صاحب۔

امن وامان کی صورتحال پر عام بحث

مفتی کفایت اللہ: شکریہ، جناب سپیکر۔ میں اس بات پر بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے امن وامان پر بات کرنے کیلئے ایک مناسب موقع فراہم کیا ہے اور جناب سپیکر اس پر بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ایسے موقع پر بروقت بات کرنے کا ہمیں موقع مل رہا ہے۔ جناب سپیکر! جب بھی الیکشن ہوتے ہیں تو اس میں ووٹ ہوتا ہے اور یہ ووٹ آج اس کی نئی شکل ہے، اس کی پرانی شکل بیعت ہوتی ہے۔ منتخب نمائندے کے ہاتھ پر عوام ہاتھ رکھتے ہیں اور ان دونوں کے درمیان ایک معاہدہ ہوتا ہے اور معاہدہ یہ ہوتا ہے کہ ہم آپ کی اطاعت کریں گے، آپ کو عزت دیں گے اور اس کے بدلے میں آپ ہماری جان، مال، آبرو اور عزت کی حفاظت کریں گے۔ میں اس بات کو اسلئے Quote کر رہا ہوں کہ چونکہ فطری طور پر یہ Understood بات ہے، اس کیلئے پھر دوبارہ معاہدے نہیں ہوتے۔ ہماری صوبائی حکومت جب تشکیل ہوئی تو اس میں بھی یہ اخلاقی بیعت موجود تھی۔ میں تو نہیں سمجھتا، میرے جو حکومتی بنچز کے ساتھی ہیں اور خاصکر میں Quote کروں گا بشیر خان کو، میں ان کے ضمیر کے بارے میں مطمئن ہوں وہ جاگ رہے ہیں، یہ جتنا عرصہ گزر گیا ہے، کیا عوام کی طرف سے ایک عمل ہے اور حکومت کی طرف سے ایک عمل ہے؟ عوام کی طرف سے عمل کی میں یقین دہانی کراتا ہوں کہ آج کل آپ کے خلاف کوئی بھی رد عمل سامنے نہیں آیا، گویا عوام نے جو Commitment کی ہے، وہ انہوں نے پوری کر دی ہے لیکن یہ جاگتے ہوئے ضمیر سے پوچھنا چاہوں گا جناب سپیکر، کہ آج جو آپ کی Commitment ہے، کیا آپ نے وہ پوری کر دی ہے؟ اگر اس کا جواب نفی میں ہے تو صد افسوس ہے، ان کرسیوں کی اپنی کوئی حیثیت نہیں ہوتی، کوئی بھی بااختیار آدمی جب کسی بااختیار کرسی پر بیٹھتا ہے تو وہ عوام کے سامنے جواب دہ ہوتا ہے۔ میں اس پر بہت زیادہ خوش ہوں کہ جناب بشیر خان میرے پوائنٹس بھی نوٹ کر رہے ہیں اور مجھے امید ہے کہ وہ جواب بھی ٹھیک طریقے سے دیں گے اور یہ اسلئے بھی کہ محترم بشیر خان کی پوری حکومت میں یہ ذمہ

داری ہے کہ وہ رٹے رٹائے جملے ہمارے سامنے کہہ دیتے ہیں جو انہوں نے پہلے سے سیکھے ہوئے ہیں۔ اس کیلئے نہ وہ ڈیپارٹمنٹ سے رجوع کرتے ہیں، اس کیلئے وہ Knowledge میں اضافہ بھی نہیں کرنا چاہتے ہیں، وہی بات ہے اور جناب سپیکر، میں آپ کو ایک بری روایت کی طرف بھی اشارہ کرتا ہوں کہ اس اپوزیشن بینچوں سے کوئی اچھی آواز اٹھتی ہے تو ہمیں سامنے سے ایک شیشہ دکھایا جاتا ہے کہ پانچ سال آپ نے حکومت کی ہے اور آپ کی حکومت میں بھی تو یہ تھا۔ میں مان لیتا ہوں کہ ہماری حکومت میں غلطیاں ہوں گی اور ہم انسان ہیں، ہم غلطیوں کے اور خطاؤں کے پتلے ہیں لیکن عقلمند دنیا میں کہاں یہ اصول وضع ہو گیا ہے کہ آپ ہماری غلطیوں کی تابعداری کریں گے، آپ ہماری اچھائیوں کی تابعداری نہیں کریں گے؟ غلطی تو اسلئے ہوتی ہے کہ دوسرا آدمی اس سے عبرت حاصل کرے جناب سپیکر، اور اس غلطی کو دہرایا نہیں جاتا لیکن یہاں تو غلطیوں کو فیشن بنادیا گیا ہے۔ اگر گزری حکومت نے ایک غلطی کی ہے تو موجودہ حکومت اس سے ڈبل غلطی کرنا چاہتی ہے اور ٹرپل غلطی کرنا چاہتی ہے۔ میں معافی چاہتا ہوں، میں ایسے جواب سے قطعاً مطمئن نہیں ہوں گا جس میں مجھے یہ بتادیا جائے کہ جب آپ کو موقع ملا تھا تو آپ نے یہ کیا، آپ نے یہ کیا لہذا آج ہم نہیں کر سکتے ہیں۔ جناب سپیکر! اگر ہماری حکومت بے بس ہے تو وہ اپنی بے بسی کا کھلم کھلا اظہار کرے۔ جب وہ کھلم کھلا اظہار کرے گی تو پھر جس نشست پر آج ارباب ایوب جان صاحب تشریف فرما ہیں، میں اس نشست کی بات کروں گا، پھر یہاں پر حکومت ایک پارٹی کی نہیں ہونی چاہیئے، پھر یہاں قومی حکومت تشکیل دیں، پھر آپ ایک جرگہ تشکیل دیں۔ اب یہ بات تو نہیں کہ میاں افتخار اور بشیر بلور خان ہمیں بتائیں کہ آپ سب مل جاتے ہیں اور سب چلے جاتے ہیں، میں کس طرح ملوں گا؟ آپ حکومت میں ہیں اور میں اپوزیشن میں ہوں۔ * + یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آپ کی ذمہ داریاں ہیں، ہم تو صرف آپ کو Suggest کر سکتے ہیں۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> آپ اچھا لفظ بھی استعمال کر سکتے ہیں، * + + تو نہ کہیں بلکہ آپ اس کیلئے کوئی اور اچھا سا لفظ بھی۔۔۔۔

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میرا مطلب یہ نہیں ہے، میں تو اعتراض کرتی ہوں اپوزیشن کی طرف سے کہ مفتی صاحب! چونکہ آپ اپوزیشن بینچ پر بیٹھے ہوئے ہیں اور یہاں پر جب یہ کہتے ہیں کہ اپوزیشن سے اچھی آواز جاتی ہے تو اس وقت میں آپ پر Objection یہ کر رہی ہوں کہ اگر گورنمنٹ کی آپ اصلاح کر رہے ہیں تو اس کی بہت اچھے طریقے سے اصلاح کریں۔* ++ جو ہے، یہ جو آپ نے اپنی جس دانشمندی کا مظاہرہ کیا ہے، میں اس وجہ سے آپ پر اعتراض کرتی ہوں کہ چونکہ وہاں پر جو بھائی بیٹھے ہوئے ہیں، وہ بھی اسی ایوان کا حصہ ہیں، وہ بھی Elect ہو کر یہاں پر آئے ہیں اور ان کی جو عزت ہے وہ بھی ہم نے کرنا ہے جس طرح وہ۔۔۔۔

(تالیاں)

مفتی کفایت اللہ: میں نگہت بی بی کی بات سے اتفاق کرتا ہوں اور میں نے عملاً بتادیا کہ انسان غلطی کرتا ہے اور میں اس لفظ کو بھی واپس لیتا ہوں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، ان الفاظ کو کارروائی سے حذف کر لیا جائے۔

مفتی کفایت اللہ: میں ان الفاظ کو حذف کرنے کی یہاں سے تجویز پیش کرتا ہوں۔ میں یہ بھی کہتا ہوں کہ ان الفاظ کو واپس کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: یہ الفاظ حذف کر دیئے گئے۔

مفتی کفایت اللہ: یہ الفاظ واپس ہیں، میں اس پر اصرار نہیں کرتا لیکن میں اس کے مفہوم پر اب بھی اصرار کر رہا ہوں کہ میں الفاظ پر اصرار نہیں کر رہا، جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب مختیار علی ایڈوکیٹ: دے مولانا د پارہ دا یو نکہت کافی دہ۔

(قہقہے)

مفتی کفایت اللہ: شکریہ جی، جناب سپیکر۔

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر، یو منت۔ دے نکہت بی بی تہ چہ کوم تکلیف دے کنہ جی، ھغہ ما تہ معلوم دے۔ چہ دے تہ څہ تکلیف دے، ھغہ ما تہ معلوم دے۔

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں / شور)

جناب سپیکر: بس آپ بیٹھ جائیں، وہ بات ختم ہو چکی ہے۔ آپ دونوں بیٹھ جائیں۔ جی، مفتی کفایت اللہ صاحب! بات کو Wind up کر لیں۔

مفتی کفایت اللہ: میں ایک اچھی بات کی وجہ سے، اگر میری بہن نے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی نگہت بی بی، پلیز۔

مفتی کفایت اللہ: ایک اچھی بات کی طرف توجہ دی ہے تو اس کو Accept بھی کرتا ہوں۔ مجھے الفاظ کے ہیر پھیر پر کوئی اصرار نہیں ہے لیکن میں اس کے مفہوم کو بالکل واپس نہیں کرنا چاہتا۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ حکومتی بنچوں کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ امن وامان بحال کریں۔ جناب سپیکر، آج کل یہ پوزیشن ہے کہ ہمارا کوئی وزیر محترم جھنڈا لگا کر جان کو غیر محفوظ سمجھتا ہے اور بہت سارے ایم پی ایز بھی اپنے آپ کو غیر محفوظ سمجھتے ہیں اور جب یہ اسمبلی سیشن شروع ہو رہا تھا تو سول کوارٹر پر ایک راکٹ میزائل داغا گیا اور اس کی وجہ سے ہم بھی یہاں غیر محفوظ تھے تو جب ہم غیر محفوظ ہیں اور یہ پورا ماحول غیر محفوظ ہے تو پھر میرے خیال میں کرسی کوئی چیز نہیں ہے۔ اگر امن اور سکون کے بدلے کرسیاں قربان ہو سکتی ہیں تو ان کرسیوں کو قربان کر دینا چاہیئے، عوام کو امن و سکون دینا چاہیئے۔ جناب سپیکر، ایم ایم اے نے پانچ سال حکومت کی اور ان کے آخری سال میں لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا ہو گیا تو عوام نے حکومت ایم ایم اے سے لیکر اے این پی اور پیپلز پارٹی کو دے دی ہے تو گویا کہ آپ Focus کریں کہ سر، امن وامان آپ کا معاملہ ہے اور امن وامان میں بالفرض اگر آپ فیل ہوں تو یہ اعتراف کر لیں کہ ہم واقعی عوام کی توقعات پر پورا نہیں اتر رہے ہیں۔ جناب سپیکر، ہماری حکومت کتنی Popular ہے، کتنی مقبول ہے اور کتنی غیر مقبول ہے؟ ہمارے پاس اس کیلئے کوئی پیمانہ نہیں ہے، کوئی ایسا تھرمامیٹر لانے سے میں عاجز ہو گیا ہوں کہ جس کے اندر کوئی ایسا پارہ ہو جس سے حکومت کا گراف ناپ لیا جائے لیکن میں بشیر خان بلور کی بات کرتا ہوں، ان کو Quote کرتا ہوں کہ ابھی ایک ضمنی انتخاب ہوا ہے بونیر میں اور بونیر کے ضمنی انتخاب میں حکومت کا امیدوار ہار گیا ہے، اس کے معنی یہ ہیں کہ عوام کا عدم اعتماد آ گیا ہے حکومت پر اور اس ضمنی انتخاب کے تھرمامیٹر نے یہ بتا دیا کہ آپ کی حکومت پر، آپ پر عدم اعتماد ہے۔ اب

ضمنی انتخاب سے پہلے بھی آپ جو احساسات رکھتے ہیں، ضمنی انتخاب کے بعد بھی آپ وہ احساسات رکھتے ہیں تو اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ جو میں کہہ رہا تھا کہ آپ کا ضمیر جاگا، ہو سکتا ہے کہ مجھے کہنے میں ذرا غلطی ہو گئی ہے، ایسا نہیں ہے۔ جناب سپیکر! آج اغواء برائے تاوان ایک فیشن بن گیا ہے اور میرے تاجر بھائی آج بھی بازاروں میں بیٹھے ہوئے ہیں، بھوک ہڑتال کر رہے ہیں اور ان کو یہ گلہ ہے کہ تھوک کے حساب سے ہمیں کیوں اغواء کیا جاتا ہے؟ ایک آدمی ایک ایک روپیہ، پانچ پانچ روپیہ محنت کر کے پونجی جمع کرتا ہے اور دوسرا آدمی اس کو اٹھا لیتا ہے اور اٹھا لے جا کر وہ سارے پیسے اس سے لے لیتا ہے، راتوں رات جناب سپیکر، وہ امیر بن جاتا ہے اور اغواء برائے تاوان کی اگر حکومتی بنچز والے فہرست بتا دیں تو میرے خیال میں آپ سب کو وہ فہرست شرمندہ کر دے گی، اتنی زیادہ ہے۔ اگر ہم اغواء برائے تاوان کو منع نہیں کر سکتے تو میں یہ بھی Suggest کروں گا کہ پھر آپ اس کو صنعت کا درجہ دے دیں، آپ اس کو فیکٹری کا درجہ دے دیں۔ اس کا یہ فائدہ ہو گا کہ ۔۔۔۔۔

<u>جناب محمد عالمگیر خلیل:</u> جناب سپیکر صاحب! د مفتی صاحب په دور حکومت کښې د فضل الرحمن Brother in law ئې اوتښتولو او مولانا حقانی پکښې ۔۔۔۔۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> عالمگیر خان! تهٔ کښېنه۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> جناب سپیکر! مجھے ۔۔۔۔۔

<u>جناب محمد عالمگیر خلیل:</u> خبره واوره، خبره واوره ۔۔۔۔۔ (شور)

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> جناب سپیکر، مجھے پہلے سے ہی یہ شکایت تھی ۔۔۔۔۔ (شور)

<u>جناب سپیکر:</u> عالمگیر خان! خیر دے تا ته به موقع ملاؤ شی، بیا به ټولے خبرے اوکړې۔

(شور)

<u>جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}:</u> جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> دے پسے بیا ستا سو نمبر به وی کنه، بشیر خان۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> میرا خیال تو یہ تھا کہ حکومتی بینچوں میں تحمل ہو گا لیکن جناب سپیکر، وہ صبر و تحمل کا پیمانہ لبریز ہو رہا ہے۔ میں یہ بات کروں گا، پھر میں بیٹھوں گا۔ پھر ارباب عالمگیر خان، ارباب صاحب پھر بعد میں

بات کر لیں اور میں سنوں گا، کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ ہم میں تحمل اور برداشت ہونا چاہیئے۔ جناب سپیکر، میں عرض کر رہا ہوں کہ اغواء برائے تاوان بغاوت کا مسئلہ نہیں ہے، اغواء برائے تاوان صرف اور صرف لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہے اور اس کا ذمہ دار ہمارا آئی جی ہے لیکن جب ہم یہ کہتے ہیں کہ اب آئی جی کو تبدیل کریں تو ہمارے وزراء اور حکومت کو سانپ سونگھ جاتا ہے۔ آخر اس آئی جی کو انہوں نے رکھا ہے، وہ کیا ہے؟ اگر آئی جی کو تبدیل کر کے امن وامان کو بہتر کر سکتے ہیں، یہ ٹرانسفر کوئی بری بات نہیں ہے۔ اس طرح بھی ہم دیکھ لیں اور تجربہ کر لیں کہ اس طرح بھی ٹھیک ہو سکتا ہے تو ٹھیک ہو جائے لیکن میں اغواء برائے تاوان پر شدید مذمت کرتا ہوں اور میں یہ کہتا ہوں کہ اگر کوئی بھی کہے کہ آپ کی Writ of the government کو چیلنج کریں گے تو یہ آپ کی غلط فہمی ہو گی۔ اغواء برائے تاوان بالکل الگ چیز ہے اور اس میں بہت زیادہ اضافہ ہو گیا ہے۔ سال میں 365 دن ہیں اور سال میں 365 اغواء نہیں ہوتے، یہ دگنا ہو جاتے ہیں گویا ہر دن ہمیں اخبار میں بری خبریں ملنے کو آتی ہیں اور اگر ہم بری خبریں ہی سننے کیلئے پیدا ہوئے ہیں تو اس صوبے کا کیا ہو گا؟ یہ صوبہ آپ سے امن وامان چاہتا ہے، یہ سکون چاہتا ہے، آج اس کا اور کوئی پرابلم نہیں ہے۔۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ، لږ مختصر کړئ جی۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> اس کا بڑا پرابلم امن وامان ہے۔ میں ختم کرتا ہوں جی، اس سے پہلے سامنے والے ساتھیوں سے ذرا تحمل کی بات سخت ہو گی تو آپ معاف کریں کہ ہمارے قریب میں کرزئی کی حکومت ہے اور ہمارے اے این پی کے ساتھی نظریاتی طور پر کرزئی کے ساتھ ملے ہوئے ہیں بلکہ آج تو حکومتی طور پر بھی مل گئے ہیں۔ جس طرح کرزئی کی حکومت ایک میونسپل کارپوریشن میں ہے اور باہر نہیں ہے، اس طرح ہماری حکومت بھی دو یا تین روڈوں پر حکومت کر رہی ہے، دو یا تین تھانوں پر حکومت کر رہی ہے اور آس پاس میں حکومت نہیں ہے۔ میرے خیال میں نظریاتی (تالیاں) اتحاد کا تو مجھے پتہ چل گیا لیکن یہ بات معلوم نہیں ہوئی کہ ان لوگوں کا طرز حکومت بھی ایک ہے، میں اس پر بھی افسوس کرتا ہوں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ جی۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> میں آج بھی قومی حکومت کی جناب سپیکر، قومی حکوت کی تشکیل اور قومی جرگے کی تشکیل کی بات کرتا ہوں اور ہم قدم بہ قدم ان کے ساتھ چلنا چاہتے ہیں، موقع دینا چاہتے ہیں تاکہ اس مسئلے کو حل کر دیا

جائے اور جناب سپیکر، میری وہ بات بھی جو میری تقریر کے اندر ہوئی اور ان ساتھیوں کو اچھی نہیں لگی اور مجھے بار بار ایم ایم اے حکومت کا طعنہ دیا جاتا ہے، میں اس طعنے کو برداشت نہیں کروں گا اور اگر میری زبان سے آپ کو تکلیف ہوئی ہے، تو معذرت کروں گا لیکن ایک شعر کے ساتھ :

عقل و خرد کے وارث لوگو　　مت پوچھو دیوانوں کا
صدیاں گزریں بیت گئے ہیں　　دیکھ رہے ہیں جی اپنے ارمانوں کا
ہم کیسے تیراک رہے ہیں　　پوچھو ساحل والوں سے
الجھی موجوں سے لیکن　　رخ موڑ دیا طوفانوں کا

و آخِرُ الدَعْوَانا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ سکندر خان شیرپاؤ صاحب۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر، زهٔ ستاسو مشکور یمه چه تاسو ما له دے اهم موضوع باندے د خبرے کولو موقع راکړه خو زهٔ خپل تقریر نه مخکښے جناب سپیکر، دے موقعے نه دا فائده هم اوچتومه چه پرون چونکه د پشاور پریس کلب الیکشن هم شوے دے او یو نوے پریزیډنټ، شمیم صاحب او د هغوی کابینه هم Elect شوے ده نو زهٔ د خپل اړخه او د هاؤس د اړخه هغوی له مبارکی هم ورکومه جی۔ جناب سپیکر، ما نه مخکښے مفتی صاحب هم خبرے اوکړے او په دے موضوع باندے د دے نه یو ورځ مخکښے هم بحث شوے دے، کافی ممبرانو صاحبانو د خپل خدشاتو اظهار کړے دے۔ جناب سپیکر، کله چه دا الیکشن اوشو او موجوده حکومت راغے نو هغه وخت سره حالات داسے وو چه د اپوزیشن پارټو دا نه ګنړله چه څه قسمه رکاوټ جوړ کړی د حکومت مخامخ او مونږه یوه داسے مظاهره کول غوښتل چه مونږه دے ګورنمنټ ته سپورټ ورکړو او دوئ ته د یو فری هینډ ورکړے شی چه زمونږه د صوبے چه کوم مخصوص حالات وو چه د هغے د پاره حل رااوباسی او د هغے د پاره تګ و دو د اوکړی۔ دغے د پاره مونږ په دے بنیاد چه کله ستاسو الیکشن وو، کله چه د ډپټی سپیکر صاحب الیکشن

وو، کله چه د چیف منسټر صاحب الیکشن وو نو اپوزیشن هډو امیدوار هم او نه درولو او هیڅ قسمه رکاوټ ئے جوړ نه کړلو۔ یو لحاظ سره یو سپورټ ئے حکومت له ورکړو چه یره تاسو دا مسئلے حل کړئ او د عوامو چه کوم مینډیټ تاسو ته ملاؤ شوے وو، د هغے یو لحاظ سره مونږه احترام اوکړو۔ جناب سپیکر، نن تقریباً نهه، نهه نیمے میاشتے تیرے شوے حکومت ته موقع هم ملاؤ شوے ده۔ که نن مونږه Comparison کوؤ چه مخکښے څنګه حالات وو او اوس څنګه حالات دی نو زما خیال دے چه دیکښے هیڅوک به هم دا دعویٰ نه شی کولے، دا به نه شی وئیلے چه نن حالات د مخکښے نه ښه دی ځکه چه که مونږه دےMilitancy ته ګورو نو نن په Settled districts کښے هم د هغے اثرات شته۔ نن په Settled districts کښے که مونږه ګورو، فوج هم راغوښتلے کیږی، صوبائی حکومت ئے راغواړی او د هغوی هم مختلف موومنټس روان دی۔ نن که مونږه مختلف ضلعو ته لاړ شو نو د War zones یو شکل مونږ ته ښکاری۔ دے سره سره په خپل ملک کښے وړومبنے ځل دے چه په لکهونو خلق بے کوره شوی دی او راغلی دی او که هغوی د سوات دی او که هغوی د باجوړ دی او که هغوی د مختلف علاقو نه راغلی دی پیښور ته، اسلام آباد ته او کراچئ ته تلی دی او د خپل کور نه بے کوره شوی دی۔ دے سره سره چه مونږه نظر واچوؤ، کوم طرف ته چه مفتی صاحب هم اشاره اوکړه، د اغواء برائے تاوان دا سلسله کافی مودے نه روانه ده او اوس خو داسے سټیج ته رسیدلے ده چه زما خیال دے مونږه ټولو د پاره یو طعنه هم جوړه شوے ده ځکه چه که اسلام آباد کښے هم څوک اغواء شی، که کراچئ کښے هم څه واردات اوشی نو د هغے وړومبنے شک چه دے هغه په مونږ باندے کیږی چه یره کیدے شی، هلته کښے ئے اولټوئ هلته کښے به کس ملاویږی۔ ورسره ورسره اکثر دے اخبارونو کښے Letters to the Editor کښے تاسو ګورئ جناب سپیکر، نو دیکښے لا داسے قسمه مشورے هم راغلے دی چه زمونږه د صوبے نوم ئے وئیلو چه یره دا نور څه کوئ 'اغوانستان' اوساتئ، نو مونږ ټولو د پاره د شرم باعث جوړیږی لګیا دے او څنګه چه مفتی صاحب اووئیل چه نن واقعی د یو کاروبار شکل ئے اختیار کړے دے۔ تاسو سره به

هم ډیر داسے کسان رابطے کوی او مونږ سره هم روزانه کیږی چه پنجاب نه ګاډے تښتولے شی نو دلته کښے خلق رابطے کوی چه یره جی، چا سره خبره اوکړو د دے ګاډی متعلق، چه مونږه ورسره کښینو چه د هغے څه حل رااوباسو؟ نو دا یوه سلسله شروع شوے ده او ډیر انتهائی په عروج باندے ده۔ ورسره ورسره چه کوم تیر دے یو څو میاشتو کښے د یو څو High profile کسانو پکښے Kidnappings شوی وو چه زۀ به اووایمه چه د ټول ملک د پاره یو لحاظ سره باعث شرم دی، په هغے کښے د افغان سفیر عبدالخالق فراهی صاحب چه د پیښور نه اغواء کړے شو او ننه پورے د هغوی پته نه ده لګیدلے۔ دغه شان د ایرانی اتاشی چه دلته کښے د قونصلیټ اغواء کړے شو، د هغے هغه شان پته نه ده شوے۔ د افغانستان د فنانس منسټر، د هادی صاحب ورور د پیښور نه اغواء کړے شو، د هغه څه هغه شان لټون اونه کړے شو۔ تاجرانو کښے که اوګورئ، یو د شاکر اسحاق صاحب واقعه چه ده تقریباً زما خیال دے لس میاشتے تیرے شوے او لا تر اوسه پورے د هغوی څه پته نه لګی۔ دغه شان که نن ډاکټر زمان خټک،Officialsچه دی، هغوی هم پکښے اغواء کیږی او نن د Kidnappings باره کښے چه خبره کیږی جناب سپیکر نو اندازه مونږه نه شو لګولے چه څومره Increase شوے دے ځکه چه اکثر که مونږه ګورو نو ایف آئی آر د هغوی نه درج کیږی خو نن په اخبار کښے هم یو بیان راغلے دے، هغوی وائی چه کوم ایف آئی آرز رجسټر شوی دی چه کوم زما په نظر کښے به د پندره بیس پرسنټ نه زیات نه وی ځکه چه زیات نه رجسټر کیږی نو هغے کښے د وروستو کال نه نوے فیصد هغوی اضافه ښائی حالانکه زما خیال دے چه د دو سو فیصد نه زیات دیکښے اضافه شوے ده او دیکښے اضافه کیږی۔ دغه شان جناب سپیکر، وړومبنی ځل دا یو دغه هم شوے دے او دا چرته مخکښے زمونږه په رواج کښے او زمونږه په کلچر کښے نه وو چه زنانه هم اغواء شوی دی، جرنلسټ هم اغوا شوی دی۔ حالات دے حده پورے رسیدلی دی چه نن ماشومان هم اغوا کیږی او زمونږه د صوبے خلق ځان په خپله صوبه کښے محفوظ نه ګنړی۔ هر څوک دا کوشش کوی چه یا اسلام آباد ته یا بل چرته ځان له ځائے اوګوری او دے صوبے نه لاړ شی۔ زمونږه د چیمبر آف کامرس

بیان بہ هغه بله ورځ تاسو کتلے وی، مفتی صاحب هم هغے طرف ته ذکر اوکړو، کیمپ ئے هم لګولے دے، دا ټول چه مونږه ځان ته مخامخ کیږدو، دغه شان که مونږه Decoities ګورو، Robberies ګورو، Murders ګورو نو هر یو شی کښے راغلے دے او جناب سپیکر، دا چه وائی ورسره ورسره زمونږه دے صوبے ته د مخصوص حالاتو په وجه د ډیرے مودے نه Investmentنه راځی، دلته نه Capital flight کیږی لګیا دے، زمونږه Assets، که سکولونه دی، د ګورنمنټ مختلف آفسز دی، هغه تباه کیږی لګیا دی۔ کارخانے بندیږی لګیا دی۔ نن لا ما ته یوه دا خبره ملاؤ شوے ده او خدائے د کړی چه داسے نه وی چه پاکستان ټوبیکو کمپنی چه اکوړه خټک کښے د هغوی یو فیکټری ده او لویه فیکټری ده او دے صوبے ته دے نه لویه فائده ده هغے نه، هغه هم هغوی د بندولو سوچ کوی لګیا دی او دا سوچ کوی چه لاړ شی چرته بل ځائے کښے هغه پلانټ اولګوی او دے صوبے نه هغه پلانټ بند کړی۔ دغه شان تجارت خو زمونږه هسے هم د څو کالو راسے نه خراب شوے دے۔ Government line offices functioning چه دے ډیر ضلعو کښے، صرف آفسونو پورے محدود شوے دے، بهر کار نه شی کولے، Development activity کښے هغوی حصه نه شی اغستے، هغوی تلے نه شی چه مختلف ځایونو کښے سروے اوکړی او مختلف کار باندے چکر اولګوی۔ دغه شان د هغے Effect دا دے چه ډویلپمنټ کښے هم Decline راغلے دے او بیا ورسره ورسره زمونږه صوبه هسے هم پسمانده وه او غریبه هم وه او نور هم په غربت کښے اضافه شوے ده۔ دا څیزونه چه وی او ورسره چه د لاء اینډ آرډر دا سیچویشن رایوځائے کړو نو مونږه یو ډیر لوے Vicious circle کښے ګیر شوے یو جناب سپیکر، ځکه چه دے دواړو خپلو کښے یو تړون دے چه لاء اینډ آرډر ښه وی نو معیشت به هم ښه کیږی۔ چه معیشت ښه وی نو د هغے اثر هم په لاء اینډ آرډر باندے کیږی خو چه لاء اینډ آرډر خراب وی نو د هغے هم په معیشت باندے اثر کیږی، نو مونږه هغه یو سرکل کښے داسے ګیریږو لګیا یو چه هغے نه بیا وتل ډیر ګران وی جناب سپیکر، او دا ټول شے چه دے جناب سپیکر، یو Anarchy طرف ته روان دے۔ جناب سپیکر، دا صورتحال

خو مونږه ټولو ته معلوم دے۔ نن زمونږه په نظر کښے دا صورتحال ولے داسے Deteriorate کیږی لګیا دے ، مونږ ته ولے هغه Light at the end of the tunnel نه ښکاری ؟ ځکه چه که مونږه اوګورو نو حکومت هم د کنفیوژن ښکار مونږ ته ښکاری ځکه چه څه کلیئر پالیسی نشته۔ یو ورځ دا موقف وی چه یره مونږه به خبرے کوؤ، یو ورځ دا پالیسی وی چه نه جی، آپریشن به کیږی۔ بله ورځ بیا دا دغه وی چه یره جی مونږه معاهدے کوؤ، بله ورځ چه دے هغه بیا مونږه وایو چه مونږ خبرے هم کوؤ خو مونږه لشکرے هم جوړوؤ، نو څهClear cut هغه شے شته نه چه پالیسی ورته سړے اووائی چه هغه موجود ده او یو Consensus develop شوے دے۔ ورسره ورسره جناب سپیکر، مونږ ته خو داسے ښکاری چه هغه د دوئ د مسائلو کوم اصلی Root causes دی، کوم چه د دے پرابلمز دی، حکومت هغے طرف ته توجه هم نه ورکول غواړی او نه پرے ځان پوهول غواړی۔ د هغے هغه مسئلو حل طرف ته څه داسے کوشش یا څه دغه نه کول غواړی۔ ورسره که مونږه اوګورو نو د موجوده صوبائی حکومت کوم چه دا الائنس دے، دیکښے هم هغه Cohesion هغه شان نشته، Consensus نشته۔ په ایشوز باندے مختلف مونږه بیانات ګورو چه دا دغه راشی چه یره جی د یو پارټئ څه Grievances دی او په دے باندے به کمیټئ کښینی۔ چه په حکومت کښے هغه پارټو خپلو کښے Consensus نه وی، خپلو کښے Cohesion نه وی نو هغوی به د صوبے خلقو د پاره، د دے صوبے د عوامو د پاره څنګه هغه شان اقدامات اوچتولے شی؟ نو دا هم یو مسئله مونږ ته ښکاری او ورسره ورسره جناب سپیکر، مفتی صاحب خو دا اووئیل چه یره ټرانسفر، پوسټنګ څه دغه نه دے خو ما ته دا هم یو Non-issue ښکاری ځکه چه که مونږه اوګورو نو زمونږ صوبائی حکومت ځان زیات په هغے کښے Involve کړے دے Rather than solving the problems of the people. مونږه زیات دے ته دغه کیږو چه یره دا کس، دا افسر اوچت کړو بل ځائے ته ئے بوځو، دا افسر اوچت کړو دا د هلته اولګوؤ، دے ته څوک مونږه نه پریږدو چه یره هغوی کښینی او په کار پوهه شی او څه کار ترے نه واخلو۔ مونږه دے شی کښے زیات Involve یو چه روزانه یو اوږد لسټ راغلے وی

چه یره جی نن دا افسر دے ځائے نه هلته کښے لاړو، چه هغه افسر لا پوهه شوے نه وی په خپل کار باندے چه هغه بیا بدل شی او دغه شان هغه سلسله روانه ده جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، دا خو هغه کوم Reasons، کوم وجوهات چه مونږ ته ښکاری، د کوم وجه نه دا مشکلات او دا تکالیف دی خو اوس څه کول پکار دی؟ نن زما په نظر کښے ټولو کښے اول خو مونږ ته به د Problems identification صحیح طریقے سره کول غواړی او بیا د هغے د پاره Approach غواړی چه بهئ څنګه مونږه هغه Approach به Implement کوؤ او هغے باندے به عمل کوؤ۔ ورسره ورسره په قومی اسمبلئ کښے Joint sitting هم شوے دے او دا یو ښه اقدام وو د وفاقی حکومت د طرفه او ټولو پارټو پکښے حصه واغستله او هغے Joint sitting نه پس یو Joint resolution هم پاس شو خو اوسه پورے مونږ هغے Joint resolution باندے عملدرآمد Letter and spirit کښے نه وینو نو دے طرف ته هم توجه ورکول غواړی چه هغه باندے هم عمل اوشی۔ ورسره ورسره په خپل Decisions کښے به مونږ له Stakeholders ځان سره رااوچتول وی چه Stakeholders پکښے Participate کړی، هغوی پکښے شامل وی نو د هغے به یو نتیجه رااوځی۔ دغه شان حکومت ته به دا هم کول وی چه خلقو کښے نن هغه اعتماد نشته په حکومت باندے، که مختلف مسائل رااوچتیږی نو د خلقو هغه Mistrust دے چه نن که مونږه ګورو نو څوک ایف آئی آر نه درج کول غواړی۔ هغه وائی یار زهٔ دا مسئله پخپله حل کوم نو یو لحاظ سره دا هم هغه Mistrust دے په حکومت باندے نو دا Trust به واپس بیا Re-establish کول غواړی نو هله به دا مسئلے حل کیږی۔ ورسره ورسره د Law enforcing agencies morale د څومره مودے نه بالکل Downشوے دے او هغه به هم Build کول غواړی نو هله به هغوی فعال کیدے شی چه کار به کولے شی او دغه خپل Law enforcing به فعال کولے شی او دے ټول دغه د پاره جناب سپیکر، دوه څیزونه مونږه وینو، یو د Political will ضرورت دے او دویم دا چه زمونږه په دے کښے یو تجویز دے حکومت ته چه دا سے یو کمیټی جوړه کړے شی، د دے هاؤس یو سپیشل کمیټی چه هغه دا موجوده چه کوم لاء اینډ آرډر سیچویشن دے چه دا

Oversee کوی، څنګه چه په نیشنل اسمبلئ کښے په Joint sitting کښے یوه کمیټی جوړه شوے ده، دغه شان یو کمیټی جوړه کړے شی او په دیکښے د ټولو رائے شامله شی او دے د پاره یو جائنټ، یو Collective effort او کړے شی ځکه جناب سپیکر، چه دے صوبے کښے امن وی نو دے صوبے کښے دا لاء اینډ آرډر سیچویشن به ښه وی نو هله به مونږ ټول سیاست هم کولے شو او هله به دا زمونږه صوبه ترقی هم کولے شی خو چه لاء اینډ آرډر ټهیک نه وی، Peace نه وی نو بیا به دا صوبه ترقی هغه شان نه شی کولے۔ نن جناب سپیکر، هغه وخت مونږ سره نشته چه مونږه د کښینو او صرف خبرے د کوؤ او نور څه عمل د نه کوؤ ځکه چه هغه وخت تیر شوے دے۔ نن ډیر کم ټائم مونږ سره پاتے دے۔ که په دیکښے مونږه صحیح اقدامات اوچت کړل، که په دیکښے صحیح طریقے سره د کنټرول کولو کوشش مو اوکړو نو بیا کیدے شی چه یو حل ئے راوځی که نه وی نو دا حالات داسے طرف ته روان دی چه هغه Point of no return طرف ته روان دی او چه هغے ته اورسیدل جناب سپیکر، نو بیا به د دے څوک هم حل نه شی راویستے، بیا به هیڅ څوک هم دا نه شی سنبهالولے۔ جناب سپیکر، زمونږه نن هم دے حکومت ته دا خواست کوؤ چه صحیح اقدامات دوئ اوچتوی نو هغے کښے به بالکل مونږه ورسره سپورټ کوؤ، مونږه به ورسره ولاړ یو خو جناب سپیکر، نور هغه شان Unconditional support به مونږه نه شو کولے ځکه اوس په مونږه باندے هم دا ذمه داری راځی چه مونږه د د دوئ غلطی چه ده، هغه د راښکاره کړو او هغه د خلقو ته رامخامخ کړو ځکه چه دا ډیر وخت تیر شولو، د دوئ هغه هنی مون پیریډ تیر شو، اوس پکار دی چه دوئ عملی اقدامات اوچت کړی او دے مسئلو حل طرف ته د توجه اوکړی۔ ډیره مهربانی جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جناب سینئر منسٹر صاحب، یہ ہمارے انور خان ایڈوکیٹ نے لواری ٹاپ کی بندش کے متعلق ایک ریکویسٹ کی تھی کہ آیا کوئی Alternate route via Afghanistan کے سلسلے میں کوئی پیشرفت ہوئی تھی، کوئی بات ہوئی ہے۔ایک بہت بڑی آبادی ملک سے کٹ گئی ہے، kindly----

جناب بشیر احمد بلور {سینئیر وزیر (بلدیات)}: سپیکر صاحب، دے بارہ کښې زمونږه د مسټر سلیم خان سره مکمل خبرے روانے دی او هغوی خو د افغانستان حکومت سره هم خبرے کړے دی۔ هغوی نه به پته اوکړو چه هغوی کوم حده پورے رسیدلی دی؟ انشاء اللّٰه کوشش به کوؤ چه د دوئ دا مسئله چه ده دا حل شی خو دا ده چه دا واورے دومره دی او اخوا هم لاره چه کومه ده، د هغے هم حالات داسے دی چه فی الحال هغوی دا لږ Hesitate کوی خو بیا هم مونږ کوشش کوؤ او لګیا یو او زهٔ سلیم خان نه تپوس کوم چه هغه بله ورځ اسلام آباد ته تلے وو او وزارت خارجه سره ئے خبره کړے ده۔ وزارت خارجه افغانستان سره هم خبرے کړے دی او مونږ کوشش کوؤ چه دا لاره ورته زر تر زره کهلاؤ شی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: خوشدل خان صاحب۔

ڈپٹی سپیکر: سپیکر صاحب، ستاسو ډیره مننه۔ نن خو ورځ د امن و امان د پارہ ټاکلے شوے ده او په دے سلسله کښې خبرے کول غواړو خو دے سره یو ډیر Related مسئله ده او هغه د لوډشیډنګ ده او دا خصوصاً په پختونخوا باندے ډیر زیاتے دے۔ بیا زهٔ به د پی ایف۔10 او 11 باره کښې چه کوم زما او د ثاقب اللّٰه وړور حلقے دی او د هغے نمائنده هم ناست دے، ذکر اوکړم چه دلته د اضاخیلو نه زمونږ ملګرو ټیلیفون اوکړو، د شیریکړے نه ئے اوکړو، تاسو په خدائے یقین اوکړئ چه هغوی وائی چه په چوبیس ګهنټو کښې بائیس ګهنټے زمونږه بجلی نه وی او چه هغه کوم دوه ګهنټے بجلی راشی نو هغه هم پینځه، پینځه منټه راځی۔ نه زمونږ د ښځکلو د پارہ اوبه شته، نه د مونځ د پارہ اوبه شته او نه د څناورو د پارہ اوبه شته دے۔ په داسے حالاتو باندے سپیکر صاحب، ستاسو د صدارت لاندے یوه لویه غونډه شوے وه په دے اسمبلئ کښې، ستاسو په چیمبر کښې شوے وه او په هغے کښې چیف ایګزیکټیو، په هغے ایکسیئنان، په هغے کښې ایس ای ګان ټول مونږ د این ډبلیو ایف پی راغوښتی وو او په هغے باندے هیڅ قسم عمل او نه شو۔ اوس افسوس دا

دے چه باوجود د دے چه دومره لوے لوے افسران مونږ سره ناست وی، هغوی مونږ سره وعدے اوکړے او په هغے باندے عمل نه کیږی نو زهٔ دے هاؤس ته ریکویسټ کوم چه دے د پاره یو لائحه عمل اختیارول پکار دی۔ بجلی زمونږ ده، پیداوار زمونږ د صوبے دے او زما بچی ته، زما کور ته رنړا نه راځی نو اخر مونږ چرته به ځو؟ زما دے سلسله کښے دا Suggestion دے چه تاسو دا مهربانی اوکړئ او زهٔ دے هاؤس نه هم دا تپوس کوم چه No doubt, that is the subject of Federal Government خو زهٔ دا تاسو ته خواست کوم چه بل دغسے یو میټنګ رااوغواړئ او په هغے کښے د فیډرل د بجلئ وزیر رااوغواړئ، په دیکښے د واپډے چیئرمین رااوغواړئ او هغوی سره کښینئ چه بهئ! څه ضرورت دے؟ (تالیاں) بلونه په مونږ باندے ډېل راځی، خلق مونږ له کورونو ته بلونه راوړی، چار چار هزار بل راځی د یو غریب په کور باندے، بیس بیس هزار روپئ بل راځی، ټرانسفارمرے زمونږ اوسوزی بیا د هغے اوړلو د پاره څوک نه وی۔ که مونږ ایس ډی او ته ټیلیفون اوکړو، ایس ډی او موبائل بند کړے وی۔ مونږ ایکسیئن ته ټیلیفون اوکړو، هغوی موبائل بند کړے وی نو جناب عالی، دا هم یو Relative subject دے چه چرے په دے تیاره کښے دا وران کاری راځی، حملے هم کوی، دے تیارو نه دوئ فائده اخلی او غلاګانے هم کوی او هم په دے تیارو کښے راځی، دوئ ډاکے هم کوی نو مهربانی اوکړئ چه دا یوه ډیره اهم او یوه ډیره Important issue ده، دے سره زمونږ عوام مونږ نه خفه کیږی، د ګورنمنټ نه خفګان راځی، هغوی مونږ سره Cooperation نه کوی چه یره بجلی نشته دے، یو طرف نه بلونه راځی، بل طرف ته بجلی نشته نو دا به څه کوؤ؟ نو مهربانی اوکړئ، زما په دے سلسله کښے دا Suggestion دے چه تاسو دغسے یو میټنګ بل رااوغواړئ او په هغے کښے فیډرل، ځکه چه زهٔ رابطه د پیسکو چیف ایګزیکټیو سره اوکړمه نو هغه ما ته وائی چه "*ڈپٹی سپیکر صاحب، یہ ہمارا معاملہ نہیں، یہ تو وہاں پر اسلام آباد والوں نے بند کیا ہے*"۔ بنه بل جی دا د هاؤس په نوټس کښے راولمه چه لوډشیډنګ هم ډیر دے، یو ریګولر لوډشیډنګ دے چه باقاعده د هغے

نوټیفیکیشن کیږی خو د هغے نوټیفیکیشن هم نه ایم پی اے ته ورځی، نه ناظم ته ورځی۔ مونږ ته هیڅ هم پته نه لګی چه کوم کومے ګهنټے باندے لوډ شیډنګ دے ؟ بل جناب عالی، هغوی فورس لوډ شیډنګ ورته وائی نو ما وئیل چه What is the forced load shedding? وائی دا د اسلام آباد نه راځی۔ اخر زۀ د دے ملک اوسیدونکے نه یم، زما په دے ملک کښے حصه نشته دے ؟ پیداوار زما دے ، بجلی زما پیدا کیږی او پیسکو نه زۀ به اجازت اخلم؟ هغه بله شپه ما اسلام آباد والا ملاؤ کړو، ما ورته اووئیل چه *بھائی! کیا بات ہے کہ ہماری بجلی نہیں ہے، ہم یہاں اندھیرے میں تین تین چار چار گھنٹے سے ہیں* نو هغه ما ته وائی چه *خان صاحب، ابھی ہم کر رہے ہیں، اب آپ کو* او په دس منټ کښے یعنی زما ټیلیفون نه پس بجلی راغله نو د دے مطلب دے یو Solution، یو حل راویستل پکار دے چه بهئ! ولے دا زیاتے مونږ سره کیږی؟ نو تاسو ته زما دا خواست دے چه هم هغسے میټنګ چه زۀ وایم خپل صدرات لاندے راواوغواړئ چه په هغے کښے فیډرل منسټر هم وی، په هغے کښے د واپډے چیئرمین هم وی او دا پیسکو اسلام آباد والا هم وی چه مونږ دوئ سره خبره اوکړو چه بهئ! مونږ ته تاسو لاره اوښایئ؟ او که نه کیږی نو عوام په دے بغاوت باندے راځی ځکه چه پرون هم ما ته ئے په ټیلیفون باندے خبرے کړے دی، کنځلے کوی مونږ ته، زمونږ حکومت پسے کنځلے کیږی۔ هغه بله ورځ د چیف منسټر صاحب Statement په دے باندے راغلے دے ، مردان ته ئے تشریف وړے وو، ورته خلقو وئیلی دی، هغوی ډیر سخت په دے بیان ورکړے دے خو عمل پرے هیڅ هم نه کیږی نو زۀ دا وایم چه دے ته عملی شکل ورکول پکار دی۔ باقی څو پورے د امن و امان خبرے دی، څنګه چه زمونږه نورو ملګرو اووئیل نو هغے د پاره هم حکومت خپلے هلے ځلے کوی او زمونږه مشر، بشیر بلور صاحب به د هغے جواب ورکړی۔ انشاء اللّٰه ډیر زر به خدائے پاک په دے صوبه کښے امن راولی خو چه دا کوم ضروری مسئلے دی، دا د هم حل شی۔ ډیره مهربانی، ډیره مننه۔

<u>جناب سپیکر:</u> ملک حیات خان صاحب۔

جناب حیات خان: شکریه سپیکر صاحب! چه تاسو ما ته په دے اهم مسئلے باندے باندے د بحث کولو موقع راکړه۔ زما نه مخکښے معزز ممبرانو په دے باندے په تفصیل سره خبرے اوکړے ، زۀ نه غواړمه چه د هغے Repetition اوکړمه او د خپل کم عقل مطابق یو څو گزارشات کول غواړم۔ بیگاه ما د مباحثاتو دا کتاب د 24 مارچ 2004ء کتلو، دا د الله رحم دے چه مونږ دلته څه خبرے کوؤ نو دا ریکارډ کیږی او بیا مونږ ته هغه ملاویږی هم، نو 24 مارچ 2004ء کښے د پیښور په ښار باندے راکټونه راغورزیدلی وو نو په هغه وخت کښے زمونږه د اے این پی پارلیمانی لیډر او اوس زمونږ د این اے پی یا د حکومت سینیئر وزیر بشیر بلور صاحب څه الفاظ دی، هغه زۀQuote کومه۔ دوئ هغه وخت کښے دا خبره کړے وه د وانا د آپریشن باره کښے چه تاسو خو به صوبائی حکومت ته په هغه وخت کښے خبره کوله چه که د وانا آپریشن باره کښے مونږ خبره کوؤ نو تاسو وایئ چه یره دا د گورنر Underراځی، هغوی سره دا خبره Tackle کړئ او دا د مرکزی حکومت سره Tackle کړئ، اوس خو زمونږ په پیښور باندے راکټونه راواوغوزیدل نو دا خو ستاسو Under دی، دا څه حالات دی؟ دا ستاسو Administrative area ده نو خدائے د پاره د مرکزی حکومت سره کښینئ او داسے احتجاج اوکړئ چه مرکز درسره په دے افهام و تفهیم سره دا مسئله حل کړی ځکه چه اخوا هم پکښے پښتانه مری، دیخوا هم پښتانه مری، اخوا هم مسلمانان مری، دیخوا هم مسلمانان مری، اخوا هم پاکستانیان مری، دیخوا هم پاکستانیان مری او دا صوبه د د توره بورا جوړیدو نه بچ کړے شی او دا حالات د ټهیک کړے شی۔ دا د 24 مارچ 2004 زمونږه د بشیر بلور صاحب هغه خبره وه چه ما دلته کښےQuote کړه۔ *(تالیاں)* زما سپیکر صاحب، په سوات کښے تقریباً د یو کال نه فوجی آپریشن روان دے او زۀ به دا اووایمه چه دا فوجی آپریشن د یو کمانډر لاندے دوه فورسز جنگیږی ځکه چه نه فوجی په اصلی معنو کښے مړ شو او نه پولیس په اصلی معنو کښے ، چرته کښے سپاهی ټائپ کس مړ کیږی، نه چرته د طالب مشران چه کوم یادیږی، په میډیا باندے راځی، هغوی ته څه نقصان اورسیدو خو که مری نو په هغے کښے عام خلق مری د

سوات او تقريباً کال اوشو او په دے يو کال کښے زمونږه فوج د يو ضلعے آپريشن قدرے اونه کړے شو او زۀ دلته کښے زمونږ د سابقه صدر، پرويز مشرف دا الفاظ هم Quote کومه چه هغه نواب اکبر بګټی ته وئيلی وو "*کہ میں آپ کو ایسی جگہ سے ٹارگٹ کرونگا کہ تمہیں پتہ ہی نہیں چلے گا کہ کون سی جگہ سے ٹارگٹ ہوا ہوں*" او بيا هم دغه شان هغه ټارګټ کړو او هغه مړ کړے شو نو زۀ وايمه چه يره نن که مونږ دا خبره کوؤ چه انډيا ته د د اينټ جواب په پتهر سره ورکړؤ نو زمونږ فوج د يو ضلعے آپريشن په يو کال کښے نه شی کولے نو مونږ به انډيا ته څنګه دا خبره کوؤ او په کومه خبره دا وايو چه يره زمونږ فوج دومره ټکره دے چه هغه به انډيا ته جواب ورکړے شی؟ څنګه چه مخکښے زما ورونړو اووئيل، زۀ دا نه وايمه چه سابقه حکومت کښے يا حکومتونو کښے اغوا برائے تاوان، ډکيتی، چوری، قتل و غارت نه وو، زۀ دا نه وايم، زۀ دا وايم چه دا څيزونه چه هغه اغواء برائے تاوان دے يا ډکيتی ده يا چوری ده، د هر يو حکومت نه په دے حکومت کښے سيوا شوی دی، که نه وی نو هغه تاسو ريکارډ راغوښتے شئ چه اوګورئ چه يره اغواء برائے تاوان څومره زياته شوے ده؟ زمونږ د خپلے ضلعے د دير بالا د اے اين پی صدر سيد انور خان وراره تقريباً يوه مياشت مخکښے، د اختر نه يو دوه، درے ورځے مخکښے اغواء شوے وو، تقريباً يوه نيمه مياشت د اغوا کارو سره وو او په ساتھ لاکھ روپئ تاوان ورکولو باندے هغه را آزاد کړے شو۔ دغه شان زۀ دا نه وايمه چه دا صرف د صوبائی حکومت يا د مرکزی حکومت ذمه داری ده، زۀ وايم چه دا زمونږه د ټولو مشترکه ذمه داری ده خو د دے د پاره، څنګه چه سکندر شيرپاؤ خان اووئيل، يو داسے با اختياره کميټی د دے ايوان نه جوړه شی چه هغه دے خلقو سره، د مرکزی حکومت سره هم، صوبائی حکومت سره هم او د دے طالبانو سره يا عسکريت پسند ورته وائی يا شرپسند ورته وائی، د دے خلقو سره کښينی او د دوئ دا خبره واوری چه اخر خبره څه ده چه دا په دے يو ملک کښے دوه فورسز د يو بل خلاف جنګيږی او په هغے کښے صرف او صرف عام خلق، بے ګناه خلق مری؟ نو زۀ وايمه چه دا موجوده حکومت، که هغه مرکزی دے که صوبائی حکومت دے، د دے لاء اينډ آرډر سچويشن د Seriously

واخلي او دواړه حکومتونه د کښيني او دا د امريکے د مفادو جنګ چه دلته کښے مونږ شروع کړے دے او زمونږ مسلمانان پښتانه او پاکستانيان پکښے مرى چه دا مونږ د هغوى نه قربان نه کړو او خپل ملک کښے امن و امان بحال کړو۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ جی، شکریہ۔ جاوید ترکئ صاحب۔

<u>انجینئر جاوید اقبال ترکئ:</u> قابل احترام سپيکر، السلام عليکم۔ څنګه چه ټولو اووئيل نو په صوابئ کښے هم لاء اينډ آرډر بالکل تباه و برباد دے، نه لاء شته، نه آرډر شته جى او چه کوم Enforcement agencies دى، هغه پکښے پخپله Involve دى په دے څيزونو کښے۔ Kidnapping ډير زيات دے، زمونږ هم يو داسے Renowned businessman هلته نه اغواء شوے دے خو زۀ نوم ئے نه اخلمه ځکه چه هغوى يريږى چه که مونږ پرے نور پريشر واچوؤ، تاسو سره خبرے کوؤ، نور چه هغے ته Emphasis ورکوؤ نو هغوى ته به نوره ګرانه شى نو پکار دا ده چه مونږ د خپل Mistakes نه سبق واخلو او مونږ دا ټول کارونه پريږدو او د لاء اينډ آرډر سچويشن د ټهيک کړو جى۔.It’s the time to change our attitude، خلق روان دى د دلته نه، د دلته نه خلق روان دى اسلام آباد ته او پنجاب ته کډے اوړى چه بزنس مين تښتولے کيږى، خلق تښتولے کيږى نو زمونږ د دے صوبے به څه حال وى؟ چائنيز انډسټريل فرى زون وو، هغوى ته ئے سيکيورټى دلته ورنه کړه، هغوى ئے پنجاب ته شفټ کړل۔ ايشئين ډيويلپمنټ بينک لس کروړه ډالر هر يو پراونس له ورکړل، مونږ له ئے رانه کړل ځکه چه زمونږ د لاء اينډ آرډر حالات صحيح نه دى۔ پکار دا ده چه مونږ هر څه پريږدو او ټولو نه زيات توجه هم دے لاء اينډ آرډر سچويشن ته صوبه سرحد کښے ورکړو۔ والسلام۔

<u>جناب سردار علی:</u> پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب، میں بھی ایک چھوٹی سی بات کرنا چاہتی ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> ایک نہیں، سو باتیں کریں لیکن اپنے نمبر پر آپ کریں نا۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> بس جناب، بہت چھوٹی سی بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، بس آپ کا نمبر پھر گزر جائے گا، پوری بات کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: بس ایک بات کرنا چاہتی ہوں جی۔

جناب سپیکر: ایک بات نہیں، پوری بات کریں۔ نگہت اورکزئی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ سب سے پہلے تو میں یہ کہوں گی کہ نہ صرف ہمارا صوبہ بلکہ پورا پاکستان ایسے حالات سے دوچار ہے کہ جن میں ہم سب لوگوں نے یکجہتی کا مظاہرہ کرنا ہے، ہم لوگوں نے Unity کا مظاہرہ کرنا ہے، ہم لوگوں نے ایک دوسرے کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کے نہ صرف اس صوبے کو بلکہ اس پاکستان کو آگے لے کر جانا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، یہاں پر اس ہاؤس میں ہم لوگ تنقید برائے تنقید کیلئے نہیں بیٹھے ہوئے ہیں، یہاں پے ہم اسلئے بیٹھے ہوئے ہیں کہ ہم اس پیارے ملک اور خاصکر یہ صوبہ جس کا ریفرنڈم کے ذریعے اس پاکستان کے ساتھ الحاق کیا گیا اور اس کے غیرت مند لوگوں نے یہ ثابت کیا کہ وہ ہندوستان کی نہیں بلکہ پاکستان کی شہریت چاہتے ہیں اور وہ پاکستان میں رہنا پسند کرتے ہیں اور ریفرنڈم میں آپ اور ہم سب کو پتہ ہے کہ ہمارے بچوں نے، ہمارے بھائیوں نے، ہماری ماؤں نے، ہماری بہنوں نے کیا کیا یہاں پے کھویا اور ہم نے یہ پاکستان اور یہ صوبہ پایا۔ جناب سپیکر صاحب، سب سے پہلے میں لاء اینڈ آرڈر پر اپنی بات کرنے سے پہلے یہ بات ضرور کرونگی، آج میں نہ جذباتی ہونگی اور نہ ہی میری کوئی جذباتی تقریر ہوگی کیونکہ آج جو معاملات یہاں پے شروع ہیں، اس میں اپنے تمام بھائیوں سے بلکہ بھائیوں کی بات اسلئے نہیں کرونگی کیونکہ یہاں پر ہم سب آنریبل ممبرز بیٹھے ہوئے ہیں اور ممبرز میں میری بہنیں بھی شامل ہیں اور میرے بھائی بھی شامل ہیں، میں ان کو نہ خواتین سمجھتی ہوں اور نہ ان کو حضرات، بلکہ یہ سمجھتی ہوں کہ مرد اور خواتین میں کوئی فرق نہیں اس اسمبلی کے اندر (مداخلت / شور) اس اسمبلی کے اندر جناب سپیکر صاحب، ہم سب ممبرز ہیں، اگر ہمارا ایک ووٹ ہے تو ان کا بھی ایک ہی ووٹ شمار ہوتا ہے۔ بہر حال یہاں پر میرے ایک آنریبل ممبر نے ایک بات کی کہ ہماری فوج ایک ضلع کی اگر حفاظت نہیں کر سکتی تو وہ پورے ملک کی کیا حفاظت کرے گی؟ تو جناب سپیکر صاحب، میں اپنے تمام آنریبل ممبرز سے یہ درخواست کرتی ہوں کہ یہ ایک ایسا فورم ہے کہ اس فورم سے ہمارا جو Message باہر جاتا ہے اور پھر جب یہ Message ہمارے عوام میں جاتا ہے تو ان کا Morale جو ہے، وہ اس آنریبل فورم کے ذریعے بلند بھی ہوتا ہے اور وہ Down بھی ہوتا

ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میں سمجھتی ہوں کہ اگر ہمارا یہ Message جائے گا تو کیا باہر کے ممالک کو، ہم خود ہی اس فورم پر بیٹھے ہوئے آنریبل ممبرز، یہ نہیں کہہ رہے ہیں کہ ہمارے پاس ہماری فوج ہماری سرحدوں کی حفاظت نہیں کرسکتی، آئیں اور بڑے آرام سے آکر ہمارے اس پاکستان کو، ہمارے پیارے وطن کو جو کہ بڑی مشکل سے حاصل ہوا ہے، جلیبی کی طرح منہ میں ڈال کر کھالیں؟ جناب سپیکر صاحب، ہم نے بڑے آرام سے تنقید بھی کرنی ہے گورنمنٹ پے، ہم نے ان کی مثبت باتوں کا مثبت جواب بھی دینا ہے لیکن جناب سپیکر صاحب، ہمیں کچھ سوچ سمجھ کے اپنے الفاظ، اگر میرے ایک آنریبل ممبر نے گورنمنٹ کے بارے میں کوئی ایسی بات کی تو اس کو بھی میں نے جواب دیا، اگر میں کوئی غلط بات کروں، مجھے بھی جواب دینے والے میری اپوزیشن کے لوگ جو ہیں، میں ان کو دعوت دیتی ہوں کہ وہ میری بات کا جواب دیں۔ (تالیاں) جناب سپیکر صاحب، اب ہم اس چیز کے متحمل نہیں ہوسکتے کہ ہم صرف تنقید برائے تنقید کی سیاست کریں۔ آج ہم لوگوں نے یہ ثابت کرنا ہوگا کہ اگر اس صوبے کے دو کروڑ عوام نے ہمیں ووٹ دیئے ہیں کہ ہم اس آنریبل فورم پہ آئیں اور ہم اپنے اس وطن کیلئے، اس صوبے کیلئے، ان لوگوں کیلئے کہ جو دہشت گردوں کی گرفت میں ہیں اور وہ صبح اور شام ان کی گردنیں اڑا رہے ہیں، خودکش جو ہیں، تو وہ اپنی جانوں کی پرواہ کئے بغیر ان لوگوں کو، آپ نے بونیر کو دیکھ لیا، پشاور میں آپ دیکھ لیں، بنوں میں دیکھ لیں، ڈی آئی خان میں دیکھ لیں جناب سپیکر صاحب، میں سمجھتی ہوں کہ یہاں پہ بہت سے آنریبل ممبرز نے یہ بات کی کہ اس میں پولیس کے لوگ، میں سلوٹ پیش کرتی ہوں ملک سعد کو اس فورم پہ کہ جنہوں نے اپنی جان کی پرواہ نہیں کی تھی اور خودکش بم دھماکے میں ان کی شہادت ہوئی تھی، اسی طرح خان رازق جیسے آفیسر، ہمارے پاس بہت اچھے آفیسرز بھی ہیں، ہمارے پاس بہت اچھی پولیس بھی ہے، ہماری فوج سب سے بہترین فوج ہے، ہمارے پاس ایف سی ہے لیکن جناب سپیکر صاحب، کیا ہم نے کبھی اس بات پہ سوچ کی ہے کہ ہم نے ان کو کیا دیا ہے؟ کیا ہم نے ان کو Well equipped کیا، کیا ہم نے ان کی تنخواہیں بڑھائیں؟ ہم لوگ ہمیشہ اس فورم پہ کھڑے ہو کر ان کو تنقید کا نشانہ تو بناتے ہیں، یہ بات ہے جناب سپیکر صاحب، کہ ہمارے صوبے کا جولاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہے، وہ بہت زیادہ گھمبیر ہے اور یہ اسی لئے ہے کہ میں نے پہلے بھی یہ بات کی ہے کہ جب تک افغانستان میں امن نہیں ہوگا، افغانستان سے امن کا سلسلہ ہے، وہ ہمارے قبائل میں نہیں آئے گا اور قبائل جن کو میں سمجھتی ہوں کہ بغیر تنخواہوں کے

محافظ ہیں اس وقت ہمارے اس صوبے کے، اس پاکستان کے اور جب تک قبائل میں امن نہیں ہوگا تو Settled area جو ہے وہاں پہ امن ہو ہی نہیں سکتا لیکن دوسری طرف میں یہ سمجھتی ہوں کہ یہاں پہ کچھ ایسی فورسز موجود ہیں اور وہ فورسز ہمارے محب وطن پاکستانی نہیں ہیں، وہ فورسز باہر کی فورسز ہیں جو کہ پیسہ دے کر جیسا کہ 'را' جیسی فورس جو ہے، اس نے ہمارے پاکستان کا اور ہمارے صوبے کا امن تہہ و بالا کیا ہوا ہے اور انہوں نے ہمارے لوگوں کو جو کہ پاکستانی میں ان کو نہیں سمجھتی ہوں، میں ان کو پٹھان نہیں سمجھتی ہوں، میں ان کو بلوچی نہیں سمھتی ہوں، میں ان کو سندھی نہیں سمجھتی ہوں، میں ان کو کسی قسم کی انسانیت میں نہیں لانا چاہتی کیونکہ وہ انسانیت سے گرے ہوئے لوگ ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، اگر پشاور میں کوئی لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہوتا ہے یا دوسری طرف ہوتا ہے تو یہ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ صوبہ سرحد کے جو غیر تمند لوگ ہیں، وہ لوگ یہاں سے اپنی تمام تجارت کو سمیٹیں، وہ یہاں سے ڈاکٹروں کو نکالنے کے چکر میں ہیں، وہ یہاں سے وکلاء کو نکالنے کے چکر میں ہیں، وہ اس صوبہ سرحد کے جو لوگ ہیں، چونکہ چیمبر آف کامرس کے لوگوں پہ اگر کوئی وار ہوتا ہے، ان کے لوگوں کو Kidnap کیا جاتا ہے اور جناب سپیکر صاحب، یہ تو صوبہ سرحد کے غیر تمند لوگوں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ وہ کسی عورت کو اغواء کریں گے لیکن آج اس صوبے میں وہ عمل بھی ہو گیا کہ جس کو ہم سب لوگ نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور یہ ہمارے صوبہ سرحد کے غیر تمند لوگوں میں سے کوئی بھی نہیں کر سکتا، یہ وہی لوگ ہیں جو کہ باہر سے آتے ہیں اور ہماری اس سرزمین کے امن کو تہہ و بالا کرنے کے چکروں میں اپنے پیسے لاتے ہیں لیکن میں یہ سمجھتی ہوں کہ اگر ہم سب لوگوں نے مل کر ان لوگوں کو یہاں سے ایک نعرہ نہ دیا، یہاں سے ایک پیغام نہ دیا کہ باز آجاؤ ہماری اس دھرتی سے، اگر ہمارے ملک پہ اور اگر ہمارے صوبے پہ وہ لوگ کچھ بھی کریں گے تو ہم سب لوگ، چاہے وہ اے این پی ہے، چاہے وہ پیپلز پارٹی ہے، چاہے وہ جماعت اسلامی ہے، چاہے وہ دوسری پارٹی ہے، چاہے وہ پاکستان مسلم لیگ ہے، چاہے وہ پاکستان مسلم لیگ (ن) ہے، جب ایک ہونگے تو یہ مکا بنے گا اور جب مکا کسی کے منہ پر پڑتا ہے جناب سپیکر صاحب، تو اس کے منہ کے سارے جبڑے اور سارے دانت باہر نکل آتے ہیں۔ (تالیاں) آج ہمیں اس چیز کی ضرورت ہے جناب سپیکر صاحب، کہ ہم سب یہاں پہ بیٹھے ہوئے لوگ ایک ہو جائیں، ہم لوگوں کو یہ نہیں کہ وہاں سے کوئی اٹھے اور مفتی صاحب پہ آوازیں کسے، یہاں سے مفتی صاحب اٹھیں اور وہاں پہ دوسرے لوگوں

پہ آوازیں کسیں، نہیں جناب سپیکر صاحب، یا میں اٹھوں، وہاں پہ کسی کے ساتھ بات کروں، آج ہم لوگوں نے بیٹھ کر یہ سوچنا ہے کہ ہم نے اپنے صوبے کے لاء اینڈ آرڈر کو کیسے بچانا ہے؟ اس میں جناب سپیکر صاحب، ہم نے پولیس کے ہاتھ مضبوط کرنے ہیں، ہم نے اس گورنمنٹ کے ہاتھ مضبوط کرنے ہیں، چاہے ہمیں، اپوزیشن کو دیوار کے ساتھ لگادیا جائے لیکن اپوزیشن کو اس وقت اپنے فنڈوں کی بجائے، اپنی نوکریوں کی بجائے، اپنی ٹرانسفر وغیرہ کی بجائے آج یہ ثابت کرنا ہے گورنمنٹ کے ساتھ مل کے اور گورنمنٹ کا بھی یہ فرض بنتا ہے کہ وہ تمام اپوزیشن کو On board رکھے اور ان لوگوں کے ساتھ مل کے ایسے فیصلے کرے، ایسے منصوبے بنائے کہ یہاں سے تمام لوگوں کو جو ہمارے صوبے کا امن تہہ و بالا کرنے کے چکر میں ہیں، وہ مکاد کھادیں اور ان کو بتادیں کہ یہاں پہ اب اور ان کا زور نہیں چلے گا۔ جناب سپیکر صاحب، میں یہ بات ضرور کرونگی کہ تم آسمان کی بلندی سے جلد لوٹ آنا، تم آسمان کی بلندی سے جلد لوٹ آنا، مجھے زمین کے مسائل پہ بات کرنی ہے اور جناب سپیکر صاحب، آخر میں پاکستان مسلم لیگ کی طرف سے شمیم صاحب، جو کل صدارت کیلئے منتخب ہوئے ہیں اور Elect ہوئے ہیں اور پریس کلب کے تمام اراکین کو مبارکباد دیتی ہوں کیونکہ ایک ہمارے پاس یہی ذریعہ ہے کہ جو ہماری آواز کو دو کروڑ عوام تک اور سولہ کروڑ عوام تک پہنچاتا ہے۔ اگر وہ Positive ہے تو لوگوں کے حوصلے Positive ہونگے اور اگر وہ Negative ہے تو لوگوں کے حوصلے جو ہیں، تو وہ Negative ہونگے۔ لاء اینڈ آرڈر کی سچویشن جو ہے، وہ خراب ہے جناب سپیکر صاحب، میں اس پہ اتنا نہیں بولنا چاہتی۔ میرے پاس Evidence ہیں، میرے پاس Proofs ہیں لیکن چونکہ ہم لوگوں نے تہیہ کیا ہے کہ ہم لوگ یہاں پہ گورنمنٹ کی مدد کریں گے، گورنمنٹ کو اس حد پہ لے کر آئیں گے کہ وہ آئے اور ہم سب لوگوں کو اپنے ساتھ لے کر چلے اور ہم ان سے اس پہ کوئی مراعات نہیں مانگ رہیں، ہمارے یہ اپوزیشن کے لوگ ان سے کوئی اضافی تنخواہیں نہیں مانگ رہیں، ہم صرف چاہتے ہیں کہ یہ جو Brain یہاں پہ بیٹھے ہوئے ہیں، یہ بھی Elected لوگ ہیں، ان کو اپنے ساتھ لیں اور ان کے مشوروں پہ عمل کریں تاکہ یہ صوبہ جو کبھی امن کا گہوارہ ہوتا تھا، جو سویٹزرلینڈ کی زمین کہلاتی تھی، جو یہاں پہ ایک پیرس کہلاتا تھا تاکہ یہاں امن دوبارہ بحال ہو اور ہمارے لوگ جو یہاں سے کوچ کر رہے ہیں، جیسے باجوڑ ہے، جیسے مہمند ہے، جیسے پشاور سے کئی تجارتی لوگ کوچ کرنے کی

تیاریوں میں ہیں جناب سپیکر صاحب، تاکہ وہ لوگ واپس اپنے اپنے گھروں میں آئیں اور یہاں پہ امن قائم رہے۔ شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ (تالیاں)

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ شازیہ اورنگ زیب۔

بیگم شازیہ اورنگزیب خان: جناب سپیکر، ډیره مهربانی چه تاسو ما ته دوباره موقع راکړه۔ جناب سپیکر، ډیر Speaches به کیږی، ډیر جذبات به مونږه ګورو په دے هاؤس کښے خو خبره دا ده چه تاسو هم د هر یو قرارداد نه پس یو سوال کوئ چه تاسو ته دا منظور دے او که نامنظور دے ؟ او د هر یو سټورئ نه پس دا یو Moral د هغے نچوړ چه کوم دے نو هغه ښکاره کیږی نو نن زهٔ جی د یو پښتون د لور په حیثیت باندے چونکه دا تکلیف نن په مونږه ټولو پښتنو باندے دے او په عالمی سطح باندے د پاکستانیانو عزت دے ، هغه چه ورته اردو کښے وائی 'دو کوڑی کا ہو گیا ہے' نو نن هغه حال دے۔ زهٔ نن جی یو سوال کوم د دے خپل پورا هاؤس نه چه تاسو نن دا تسلیم کړئ، یا خو دا تسلیم کړئ چه 'کیا ہم دہشت گرد ہیں؟' که مونږ دهشتګرد یو نو تاسو لاس اوچت کړئ او که تاسو نن دا وایئ چه مونږ دهشتګرد نه یو نو بیا جواب نن ما له پکار دے نو نن زهٔ تاسو نه سوال کومه چه کیا ہم دہشت گرد ہیں؟ نو د هغے جواب ما له راکړئ چه کیا ہم دہشت گرد ہیں؟ نو تاسو به وایئ چه ہاں ہم دہشت گرد ہیں۔ که نه وی نو بیا لاس اوچت کړئ، تاسو لاس اوچت کړئ چه مونږ دهشتګرد یو ځکه که نن تاسو ذهن Establish کړے دے چه مونږ دهشتګرد یو نو په مونږه باندے ځکه جی-----

جناب سپیکر: په دے لاء اینډ آرډر باندے ، بی بی! تهٔ په دے لاء اینډ آرډر باندے ، بحث پہ آجائیں۔

بیگم شازیہ اورنگزیب خان: جی، بالکل بحث کوؤ په دے-----

جناب سپیکر: جو کمزوریاں آپ دیکھ رہی ہیں، ان پہ آجائیں۔

بیگم شازیہ اورنگزیب خان: جی بالکل خو نن زمونږه پریزیډنټ صاحب او زمونږ پرائم منسټر صاحب جی-----

جناب سپیکر: آپ سپیکر کارول ادانہ کریں۔

بیگم شازیہ اورنگزیب خان: Internationally هغوی جی څی او هغوی بهر Commitment کوی او هغے نه پس راځی او پارلیمنټ په Confidence کښے وروستو اخلی، Commitments مخکښے کیږی نو زهٔ نن دا تپوس کوم جی، چه Commitments خو مخکښے کیږی، د هغے نه پس به زمونږه ډیره زیات، مونږ باندے سختی راځی نو زهٔ نن دا تپوس کوم جی پکار ده چه نن دا پورا هاؤس لاس اوچت کړی ځکه چه دا Representatives دی۔

جناب اورنگزیب خان: دا سپیکر صاحب، د هاؤس نه د تپوس اوکړی نو مونږ لاس اوچتوؤ۔

بیگم شازیہ اورنگزیب خان: بالکل زهٔ دا تپوس، خو زهٔ تاسو ته ریکویسټ کومه چه نن زهٔ دا تپوس کوم چه نن خو تاسو پاڅئ، جذباتی Speaches کوئ خو د دے نچوړ دا دے چه لاس اوچت کړئ، اووایئ چه مونږ دهشتگرد نه یو۔ دغه شان دا به تاسو Establish کوئ ځان جی۔

جناب سپیکر: بی بی! کچھ تجاویز دے دیں یا جو بھی آپ کے ذہن میں آرہا ہے، اس پہ آجائیں۔

بیگم شازیہ اورنگزیب خان: دے باندے ډیر Speaches به کیږی، ډیر جذباتی خبرے به راځی، ډیر به پکښے تاریخ، دا خو پانچ هزار تاریخ دے د پښتنو دلته کښے، زمونږ اولیاء دلته پراته دی، رحمان بابا پروت دے، زمونږ باچا خان دے دلته کښے، خبره دا ده جی چه زمونږ خو د امن گهواره ده د پښتنو دا زمکه خو په مونږ باندے چه کوم قسم جنګ راغلے دے نو نن که مونږ ځان Establish کړو یا Formalize کړؤ چه مونږ دهشتگرد نه یو نو زما خیال کښے دے جنګ ته یو Blockade به مخکښے راشی۔ دے جذباتی Speachesنه هیڅ نه کیږی جی۔ دا زمونږRepresentatives دی، چه کوم Once & for all مونږ دلته یو Commitment اوکړو، مونږ یوه خبره اوکړو په هغے باندے پکار دی چه عمل اوشی۔ عمل نشته جی، تشے خبرے دی۔

جناب سپیکر: جی شکریہ بی بی، سنجیدہ یوسف بی بی۔

بیگم سنجیدہ یوسف: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ شکریہ سپیکر صاحب، کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ (تالیاں) میں سب سے پہلے نگہت اورکزئی صاحبہ کو خراج تحسین پیش کرونگی کہ انہوں نے اتنی مثبت، اتنی اچھی باتیں کیں کہ تمام ہاؤس کے دل میں ایک نیا جذبہ پیدا کیا۔اس بات میں کوئی شک نہیں کہ امن وامان کی صورتحال بہت زیادہ خراب ہے اور اس کیلئے سی ایم صاحب اور ہمارے سینیئر منسٹرز صاحبان نے جرگے کیے، مذاکرات کیے اور صورتحال کو بہتر بنانے کی کوشش کی اور ہو بھی رہی تھی لیکن شرپسند عناصر، سماج دشمن عناصر نے پھر ایک بار اس کو درہم برہم کر دیا۔اسی طرح ڈیرہ اسماعیل خان کی صورتحال بھی ہے، Target Killing ہو رہی ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: جناب عبدالاکبر خان! کئی وزیروں کے کان آپ نے اپنی طرف کیے ہیں، یہ بی بی کس لئے بول رہی ہیں؟

بیگم سنجیدہ یوسف: ڈیرہ اسماعیل خان میں Target killing ہو رہی ہے اور ایک مسلمان دوسرے کا خون بہا رہا ہے، لوگ نقل مکانی کر رہے ہیں، خوف و ہراس پھیلا ہوا ہے کہ عید کے موقع پر بھی لوگ اور بچے بازاروں اور گلیوں میں نظر نہیں آئے، ایک کرفیو کا سماں تھا تو میں یہ عرض کرنا چاہونگی کہ وہاں کیلئے سپیشل کوشش کی جائے اور یہ چیز ختم کی جائے۔آگے محرم آرہا ہے اور محرم میں لوڈشیڈنگ اگر ہوئی تو اور بھی زیادہ خطرات بڑھ جائیں گے۔لوڈشیڈنگ کو کم کیا جائے بلکہ رات کے وقت کی لوڈشیڈنگ بالکل ختم کی جائے۔اس کے علاوہ جو پچھلے دنوں میں دو بم دھماکے ہوئے تھے اور ان میں بہت زیادہ لوگ فوت ہوئے، شہید ہوئے، ان کو تو معاوضہ دیا گیا ہے لیکن وہ لوگ جو زخمی ہوئے ہیں، ان کو کوئی معاوضہ ابھی تک ادا نہیں کیا گیا، جو بھی اس دہشت گردی کا شکار ہوئے تھے تو میری یہ گزارش ہو گی کہ اس کیلئے فوراً پیکیج کا اعلان کیا جائے بلکہ اعلان کیا گیا بھی تھا لیکن انہیں ابھی تک کچھ بھی نہیں ملا تو میں اس کے ساتھ ہی اپنی بات ختم کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: یہ بی بی! کہاں پہ؟

بیگم سنجیدہ یوسف: ڈیرہ اسماعیل خان میں جی، جو زخمی ہوئے تھے، انہیں ابھی تک۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ تو بشیر بلور خان نے کل کہا ہے کہ انہیں دس دن میں مل جائے گا۔

بیگم سنجیدہ یوسف: جی، ان لوگوں کیلئے تو کب سے کہہ رہے ہیں کہ دس دن، بیس دن لیکن ابھی تک ان کو میرا خیال ہے نہیں ملا، تو میری یہ گزارش ہے کہ ان کو یہ ضرور دیا جائے۔ جتنی جلدی ممکن ہو سکے، ان دس دنوں کے اندر ہی ادا کر دیا جائے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ، بی بی۔ بشیر بلور صاحب، یہ ذرا نوٹ کریں، ڈی آئی خان والا مسئلہ ہے۔ سردار علی خان صاحب۔

جناب سردار علی: شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ زما عرض دا دے۔۔۔۔

جناب سپیکر: ان کا مائیک ذرا آن کریں، سردار علی خان صاحب کا مائیک آن کریں۔

جناب سردار علی: جناب سپیکر صاحب، په لاء اینډ آرډر باندے خو زمونږ مشرانو خبرے اوکړے او ډیر مزیدار تجویزونه ئے ورکړل، زمونږ نه پس به هم کوی خو زمونږ دے خور اووئیل چه خبرو نه څه نه جوړیږی، چه خبرے کیږی نو انشاء الله تعالیٰ امید لرو چه په عمل کښے به هم راشی خو زهٔ جی، یوه خبره کومه لږ د خپلے حلقے۔ هلته یو فوجی کارن کمپلیکس دے چه په هغے کښے د چوده ګهنټو نه تر سوله اټهاره ګهنټو لوډشیډنګ د بجلئ کیږی او ګیس خو هډو وی نه جی۔ د مخکښے نه ئے ورته څه بهانے جوړولے، کله به ئے وئیل خرڅوؤ ئے او کله به ئے وئیل پرائیویټ کوؤ ئے، مزدورانو ته ئے څه چل ول جوړولو خو هغے کښے کامیاب نه شو جی۔ اوس لوډ شیډنګ دے نو هغے کښے چار ساړھے چار سو مزدوران جی کار کوی، نو زهٔ دا امید لرمه چه دا د مظلومانو او د مزدورانو حکومت دے که دلته زمونږ په صوبه کښے زمونږ په شریکه دے او که مرکز کښے دے، هم په شریکه دے، دا امید لرم چه زما دا سوال منت به منی، دغه د په دے کارخانه باندے یا په نورو کارخانو کښے پرے صحیح وی نو دا لوډشیډنګ به ختموی۔ د بجلئ خو چوبیس، چوبیس ګهنټے پرے لوډشیډنګ کوی، دا څه یوه لوبه ئے جوړه کړے ده۔ دا زما درخواست دے۔ مهربانی۔

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب، د دوئ دا درخواست لږ نوټ کړئ جی او مخکښے دغه اوکړئ۔ ډاکټر فنا صاحب۔

ڈاکٹراقبال دین: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ ډیره ډیره مننه سپیکر صاحب، چه ما ته مو د اظهار خیال موقع راکړه۔ د ټولو نه اول خو زۀ د شازیه بی بی شکریه ادا کوم چه د کوهاټ روډ د ابتر صورتحال په باره کښے د حکومت توجه اوګرځوله او زمونږ د جنوبی اضلاع د ټولو ورونړو د جذباتو، د خیالاتو ترجمانی ئے اوکړه خو ورسره ډیر افسوس په دے خبره هم راته راغے چه د حکومت د طرف نه هغوی ته هیڅ جواب ورکولو زحمت ګواره نه شو، نو زمونږ سره دا ویره ده چه خدانخواسته حکومت په دے سلسله کښے غیر سنجیده خو نه دے یا حکومت دا مسئله قصداً حل کول نه غواړی؟ اوس به زۀ د امن و امان صورتحال په باره کښے خپل خیالات د یو اوږد تقریر په ځائے باندے په یو قندیل شکل منظوم تاسو ته وړاندے کوم او د دے نظم عنوان دے 'وطن ته خطاب' ملکی حالات پرون، نن او مونږ، چه ملکی حالات پرون څنګه وو او نن څنګه دی او مونږ څه کوؤ لګیا یو:

زما وطنه زما مور او زما پلار وطنه
زما محبوب زما جانان زما دلدار وطنه
زما غرور، فخر ویاړ نه افتخار وطنه
زما د ننګ ناموس ټټوبے چمن زار وطنه
زما جنته زما کوره له تا ځار وطنه
پرون چه تۀ سره د ګړدو خزانو زهیر وے
پرون چه تۀ د خوشحالئ کوره د غم تصویر وے
نو مونږ وئیل یو استبداد ستا په مرئ ناست دے
ستا د جمهور د ښمن د حکم په چوکئ ناست دے
دا د تحریر او د تقریر د آزادئ نه منکر
دا د اولس د ترقئ او سوکالئ نه منکر
دا د نړئ د ترهه ګرو د امام نوکر
دا د بدنامه عالمی سامراجی قام نوکر
دا د خپل قام د سرفروشو خرڅونکے حاکم

دا ګوډاګې غوندې بل لاس کښې لوبیدونکې حاکم
د دهٔ د لاسه ستا وجود په وینو سور لیدئ شی
د دهٔ د لاسه هر انګړ تنور تنور لیدئ شی
د دهٔ د لاسه پښتونخوا نه کربلا جوړه ده
د دهٔ د لاسه په هر چم کښې واویلا جوړه ده
د دهٔ په مرسته عالمی سامراج مو سنګ ته راغې
زرګونه میله لرې ستا په سینه جنګ ته راغې
ستا په قامی وجود چه څومره ګزارونه کیږی
دا ئې سبب دے چه په تا څومره وارونه کیږی
نهٔ مو کورونه سلامت نهٔ بازارونه پریږدی
نه مو سکولونه مدرسې نه جماعتونه پریږدی
نه په وانا وزیرستان کښې په ځوانانو ایسار
نه باجوړ کښې په کمکیو ماشومانو ایسار
که چرې تا څوک په رښتیا آزادول غواړی
وطنه دا دیو به د څټ نه کوزول غواړی
وطنه نن چه مونږ د دیو نه اقتدار واخستو
چه ستا اولس پخپلو لاسو کښې اختیار واغستو
ستا د شملې ستا د دستار مسئله حل نه شوله
ستا د ناموس ستا د وقار مسئله حل نه شوله
غلیم ګاونډ کښې ولاړ هغسې ګوابنونه کوی
ستا په قامی وجود هغه شان ګزارونه کوی
ستا سردارانو باندې هغه شان اوورونه لویږی
ستا په اولس د شین آسمانه تندورنه لویږی
ستا پیښور ستا د بچو د پاره اوراو ګور شو
ستا باجوړ او سوات رنګین جنت وو څنګه سکور شو

د امن خوب چه مولیدلے وو یو خوب پاتے شو
زمونږ په برخه هغه ژوند د لیونتوب پاتے شو
په مات کچکول پتری وهلی په زارو ولاړ یو
د نړیوالو سود خوارو په دروازو ولاړ یو
د پردو جنګ مو د پردو په امر خپل ګڼړلے
غل ته مو ساز غوندے کتلی ساز مو غل ګڼړلے
وطنه مونږ د ګناهګار یو چه آزاد مو نه کړے
ډیر شرمسار یو د سیالانو غوندے ښاد مو نه کړے
دیو نه مو خلاص کړے خو اوس مونږ درته دیوان جوړ یو
چه د دے دیو د پالیسئ پیروکاران جوړ یو

نو په اخر کښے دا وایمه چه تر څو پورے چه په دے ملک کښے د پرویز مشرف د پالیسو تسلسل موجود وی، تر څو پورے چه زمونږ په ګاونډی هیواد کښے خارجی ځواکونه موجود وی، په دے منطقه کښے د امن خوب لیدل د احمقانو په جنت کښے اوسیدل دی۔

ے آسیا یک پیکر اب و گل است ملت افغان درآن پیکر دل است
از کشاد او کشاد آسیا از فساد او فساد آسیا

جناب سپیکر: شکریہ، ڈاکٹر صاحب۔ جاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ بڑی مہربانی، جناب سپیکر۔ میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں کہ آپ نے اس اہم مسئلے پر مجھے بات کرنے کیلئے موقع دیا ہے۔ آج جونہی اجلاس شروع ہوا تو حکم ملا کہ آج آپ نے Criticize نہیں کرنا ہے بلکہ تجاویز دینی ہیں تو میں نے اپنی تقریر کا رخ موڑ دیا۔ الحمد للہ میں آج صرف چند تجاویز اس ہاؤس کے سامنے پیش کرونگا۔ یہ جو مسئلہ ہے، یہ کسی ایک پارٹی کا مسئلہ نہیں ہے، یہ کسی ایک جماعت کا مسئلہ نہیں ہے، یہ کسی ایک صوبے کا مسئلہ نہیں ہے اور اب یہ معاملہ جناب سپیکر، پورے پاکستان کا مسئلہ ہے۔ میں آپ کے حکم کے مطابق چند تجاویز یہاں اس ہاؤس کے سامنے رکھونگا اور میں کہیں بھی یہ کوشش نہیں کرونگا کہ میں آج اس موقع پہ کوئی Political mileage جو ہے، وہ Secure کروں یا کوئی

ایسی Speach کروں کہ جس پر میں خود یقین نہیں رکھتا۔ جناب سپیکر، اس میں یہ دوسرا سیشن ہے جس میں آج ہم بات کرنے کیلئے جارہے ہیں۔ مجھے ایک بات کا آج بڑا افسوس ہے کہ اس صوبے کا انتہائی اہم مسئلہ تھا، کل آپ نے جب ہاؤس ایڈجرن کیا تو آپ نے کہا کہ کل صبح ہم لاء اینڈ آرڈر پر بات کرینگے لیکن آج جن ایجنسیوں کو یہاں بٹھا کر لاء اینڈ آرڈر کے مسئلے پر ہماری بات سننی چاہیئے تھی، ان میں کوئی ذمہ دار آدمی یہاں بیٹھا ہوا موجود نہیں ہے۔ اگر یہ اس اسمبلی کی بات Seriously نہیں لے رہیں، اگر جناب سپیکر، آپ کی بار بار رولنگ کے باوجود یہ بیٹھنا یہاں گوارا نہیں کرتے (تالیاں) اگر یہ اس حکومت، یہ جو صوبہ اس وقت آگ میں جل رہا ہے، اس وقت بھی یہ ہماری بات سننے کیلئے تیار نہیں ہیں تو جو ہماری بات سننے کو تیار نہیں، میں کس طرح مان لوں کہ جو بات ہم یہاں کرتے ہیں، اس بات کو انہوں نے کبھی اپنے اوپر Implement کیا ہو؟ مجھے دکھ اور افسوس ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: بشیر بلور صاحب! یہاں پر موجودگی، اس اسمبلی سے اہم کونسی جگہ ہے؟ ابھی ان آفیسرز کو طلب کریں۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی</u>: اور ہونا تو یہ چاہیئے کہ روک دیں یہاں سیشن جناب سپیکر، آج اسطرح پتہ چلے ان کو، یہاں ٹی بریک ہونی چاہیئے اس موقع پر اور ساری ایجنسیز کے لوگ یہاں بیٹھے ہوئے ہوں اور وہ ہماری اس بات کو سن رہے ہوں تب صوبے کے لوگ سمجھیں گے کہ جن لوگوں کو ہم نے منتخب کرکے بھیجا ہے، جو صوبے کا سب سے بڑا فورم ہے، اس کی بات کو وہ اہمیت دیتے ہیں اور اگر ہم نے انہی چار چھ، دس آدمی اسلئے ان سیٹوں پر بٹھائے ہوئے ہیں کہ کبھی بڑے افسر آئیں تو ان کیلئے سیٹیں خالی کریں گے، کو سنانا ہے جناب سپیکر، تو پھر اس اسمبلی کی بھی وہ افادیت نہیں رہے گی اور ہماری بات کرنے کا یہاں جو مقصد ہے، وہ فوت ہو جائے گا جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>: بشیر بلور صاحب۔

<u>جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}</u>: لاء منسٹر صاحب گئے ہیں، ان سے بات کر رہے ہیں۔ ذمہ داری ہماری ہے، آپ جو بھی کہتے ہیں ہم وہ نوٹ کر رہے ہیں اور ہم نے ان کو حکم دینا ہے کہ آپ نے یہ یہ کرنا ہے، ان

کی تو کوئی اتھارٹی نہیں ہے کہ وہ خود سے کوئی ایکشن لیں گے۔آپ کے ساتھ میں Agree کرتا ہوں، ان کی موجودگی یہاں ضرور ہونی چاہیئے۔

<u>جناب سپیکر</u>: نہیں، افسروں کی موجودگی ضروری ہے، بشیر بلور صاحب۔

<u>سینیئر وزیر (بلدیات)</u>: آئندہ انشاء اللہ یہ چیز نہیں ہوگی اور ابھی لاء منسٹر صاحب۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ آئندہ ایسی غفلت پھر نہ ہو۔آئندہ نہ ہو، سارے آفیسر ز سن لیں۔

<u>سینیئر وزیر (بلدیات)</u>: آرہے ہیں، آرہے ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی، جاوید عباسی صاحب۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی</u>: جناب سپیکر صاحب، بہت بہت شکریہ۔ جناب سپیکر، پچھلی دفعہ ہم نے یہاں آپ کی مہربانی کی وجہ سے اور جناب قائد ایوان جو یہاں پر موجود تھے تو انہوں نے بڑی کوشش بھی کی اور میں سلام پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے بہت سارے مواقع پہ اپنے ایم پی ایز کو Confidence میں لیا ہے لیکن جو باتیں اس فورم پر ہوئی تھیں پچھلی دفعہ لاء اینڈ آرڈر کے مسئلے پر، آج تین مہینے گزر گئے، یہ بہت اچھا ہوتا کہ کوئی رپورٹ آج یہاں ہمیں بھیجی جاتی اور لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ ڈسکس ہونے سے پہلے یہاں ایک رپورٹ آتی، ہمیں بتایا جاتا کہ جو باتیں یہاں کے پارلیمنٹیرینز نے، یہاں کے ممبران صوبائی اسمبلی نے، ان لوگوں نے جو اس سے Direct effect ہو رہے ہیں، کی تھیں، کیا اس کے بعد ان کی Recommendations کو کہیں پر نافذ کیا گیا ہے؟ اور اگر نفاذ ہوا ہے تو اس کے کیا نتائج نکلے ہیں؟ لیکن جناب سپیکر، اس اجلاس کے بعد ابھی تک ہمیں کوئی پتہ نہیں کہ جو باتیں یہاں ہوتی ہیں، جس طرح بشیر بلور صاحب نے ابھی کھڑے ہو کر کہا ہے کہ یہ فیصلہ ہم نے کرنا ہے، یہ پالیسی ہم نے بنانی ہے تو ہمیں ابھی پتہ نہیں کہ اس اجلاس کے بعد کوئی پالیسی بنی تھی، اس بات پر آج جو ہاؤس نے Recommendations کی تھیں، کسی بھی فورم پر ان کا نفاذ ہوا ہے اور اگر نفاذ ہوا ہے تو اس کا رزلٹ کیا نکلا ہے؟ جناب سپیکر، جو آپریشن چل رہا ہے، یہ بھی انہوں نے بتانا تھا ہمیں کہ اتنے بڑے آپریشن کی وجہ سے جو آگ لگی ہوئی تھی، وہ بجھی ہے یا اس آگ میں اضافہ ہوا ہے؟ کیا جو آپریشن ہو رہا تھا اس کی وجہ سے صرف یہاں کے پختونوں کو مولی گاجر کی طرح کاٹا گیا ہے، اس ملک کے رہنے والے غیر تمند اپنے ملک میں آج مہاجر بنے بیٹھے ہیں یا کہ اس کا کوئی فائدہ ہوا ہے؟ یہ بھی مجھے یقین ہے کہ جب حکومت اپنی رپورٹ دے گی

تو اس میں ہمیں بتائے گی۔ جناب سپیکر، میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ کونسے Measures adopt کیئے جائیں، کونسے طریقے ہونے چاہیئے؟ سب سے پہلے ضروری ہے جناب سپیکر، اس وقت یہ معاملہ کسی صوبے کا نہیں ہے، بد قسمتی سے صوبہ سرحد کے اندر یہ معاملہ شروع کیا گیا ہے، یہ معاملہ نہ سوات سے تعلق رکھتا تھا، نہ باجوڑ سے تعلق رکھتا تھا، نہ کسی اور سے، یہ بڑی بد قسمتی ہے کہ ہم غیر تمند اس Region میں رہتے تھے اور یہ جنگ کسی طرح لا کر اس Region میں پھیلائی جا رہی ہے اور اس Region میں شروع کی گئی ہے لیکن یہ معاملہ اس وقت ٹھیک ہو گا کہ ہم سب سے پہلے اپنی فارن پالیسی Define کریں اور فارن پالیسی کو Define کرنا ہماری Priority No. 1 ہونی چاہیئے، آج تک ہمیں اپنی فارن پالیسی کا پتہ نہیں۔ جب موقع ملتا ہے تو لوگ ہمیں جو فرنٹ لائن کہہ کر استعمال کرتے ہیں، آج سب سے پہلے حکومت وقت کو چاہیئے کہ وہ بتائے کہ کیا امریکہ کے ساتھ ہماری دوستی ہے، کیا ہم امریکہ کے حامی ہیں؟ ہم نے اپنی جگہ پر ڈبل پالیسی بنا رکھی ہوئی ہے۔ جہاں ہماری امریکہ کے ساتھ دوستی ہے، اس دوستی کو ہم اپنے فورم پر چھپا رہے ہیں، وہ پراونشل گورنمنٹ ہو یا نیشنل گورنمنٹ ہو، انہیں Define کرنی چاہیے تھی کہ کیا ہم امریکہ کے اتحادی ہیں؟ پچھلے چھ مہینوں میں جناب سپیکر، آپ نے دیکھا ہے کہ کس طرح Americans نے ہماری بارڈر کی Violation کی ہے۔ بار بار چلا کر ہم انہیں کہتے رہے ہیں کہ جو کام آپ ہمارے اس صوبے کے ساتھ کر رہے ہیں اس سے ہمارے صوبے کے اندر اور آگ لگے گی۔ جس کام میں ہم لگے ہوئے ہیں وہ اس آگ کو بجھانے کیلئے نہیں بلکہ اس پر تیل ڈالنے کا کام کر رہا ہے لیکن جناب سپیکر، آج تک انہوں نے ہماری بات نہیں سنی۔ یہ وہ سامراجی قوتیں ہیں، یہ وہ ممالک ہیں جنہوں نے آج اپنے Targets achieve کرنے کیلئے ہمارے ملک کو اور ہمارے صوبے کو ٹارگٹ کیا ہوا ہے تو یہاں اے این پی اور پیپلز پارٹی کے جو ہمارے بڑے بیٹھے ہوئے ہیں، ہماری ان سے ریکویسٹ ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ کو یہ Realize کروائیں کہ ہماری فارن پالیسی ایک Clear cut فارن پالیسی ہونی چاہیئے، تمام ممالک کے بارے میں ہمیں پتہ ہونا چاہیئے کہ آج ہمارے دوست کون ہیں؟ ہمیں پتہ ہونا چاہیئے کہ اس ملک میں کن لوگوں کے کہنے پر یہ کام ہو رہا ہے اور اس کے نتائج کیا نکل رہے ہیں؟ اور یہی پالیسی ہماری افغانستان کے متعلق بھی Clear ہونی چاہیئے۔ ایک دن ہوتا ہے کہ کرزئی صاحب ہمارے اوپر الزامات لگاتے ہیں، دوسرا دن ہوتا ہے تو کرزئی صاحب ہمارے ساتھ بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں۔ ایک دن ہوتا ہے تو ہم کہتے ہیں کہ نہیں، یہ

ساری آگ افغانستان سے لگی ہوئی ہے اور دوسرا دن ہوتا ہے تو ہم ان کو مورد الزام ٹھراتے ہیں۔ تو جناب سپیکر، میری یہ گزارش ہے حکومت والوں سے کہ وہ فیڈرل گورنمنٹ کو اس بات پر لائیں کہ ایک Clear cut فارن پالیسی ہمارے ملک کی ہونی چاہیئے۔ جب اسلام آباد کی Clear cut پالیسی ہوگی پھر ہمارے صوبوں کی بھی وہی پالیسی ہوگی، پھر ہماری ایجنسیوں کی بھی وہی پالیسی ہوگی اور پھر اس پالیسی کو ہم Criticize کر سکیں گے۔ جس طرح ہم نے ان کے ساتھ چھپ کر اندر سے دوستیاں کی ہوئی ہیں اور باہر سے ہم لوگوں کو بتا رہے ہیں کہ نہیں، ہم ان کے مخالف ہیں۔ اس طرح بظاہر وہ بھی اندر سے ہمارے ساتھ اسی طرح کا کام کر رہے ہیں اور باہر سے دوستی رکھی ہوئی ہے، لہذا میں چاہونگا کہ ہماری فارن پالیسی Clear cut ہونی چاہیئے۔ جناب سپیکر، دوسرا جو میری نظر میں بہت Important point ہے کہ یہاں نیشنل اسمبلی اور سینٹ کا ایک 'ان کیمرہ' سیشن ہوا تھا، اس کی ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تھی، یہ کئی دنوں کے بعد کہ پوری قوم کی نظریں اس اجلاس پہ لگی ہوئی تھیں، ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تھی، انہوں نے کہا تھا۔ اب اس کمیٹی کی ابھی تک انہوں نے کوئی Finding ہی نہیں دی، یہ کیا انتظار کر رہے ہیں کہ یہ پورا صوبہ تو جل رہا ہے، جب یہ ملک جل جائے گا پھر یہ کمیٹی کوئی Recommendation دے گی تو پھر وہ Implement ہوگی؟ ہونا یہ چاہیئے تھا کہ آج ایک مہینے سے ٹائم اوپر ہو گیا ہے، کمیٹی کے ممبران کا روز ایک سیشن ہونا چاہیئے تھا اور جو بھی رپورٹ آتی پھر اس کو پوری طرح Implement کیا جاتا۔ ہماری یہ گزارش ہے کہ یہ رپورٹ جو کہ کمیٹی نے دینی ہے، اس کمیٹی کی میٹنگ جلد از جلد بلائی جائے تاکہ وہ اپنی کوئی رپورٹ دے سکے اور اس کو Implement کیا جائے۔ جناب سپیکر، یہاں سب سے بڑا مسئلہ جو ہے، وہ اس وقت یہ ہے کہ ہمارے لوگوں کا اعتماد ہم سے اٹھ رہا ہے، لوگوں کا اعتماد جمہوری قوتوں سے اٹھتا جا رہا ہے، لوگوں کا اعتماد ہمارے حکمرانوں سے اٹھتا جا رہا ہے۔ جو بات ہم چاہتے ہیں، اب لوگ کہتے ہیں کہ شاید ہمارے ساتھ مذاق کر رہے ہیں۔ اس کی بڑی وجہ کیا تھی کہ ہم نے لوگوں سے وعدے کئے تھے، ہم لوگوں کے پاس جگہ جگہ پہ گئے تھے الیکشن سے پہلے اور الیکشن کے بعد اور سارے پاکستان کی عقیدہ رکھنے والی سیاسی جماعتوں کا ایک موقف تھا کہ جب اس ملک میں جمہوریت بحال ہوگی، اس وقت ہم 1973 کے کانسٹی ٹیوشن کو پوری طرح بحال کریں گے، ہم 17th amendment کو، جو اس کا حصہ بنا دیا گیا ہے، ختم کرینگے اور جن لوگوں نے اس وقت اس کا ساتھ دیا تھا، انہوں نے بھی بعد میں کر کے کہا ہے کہ ہم سے غلطی ہو گئی تھی، ہم

قوم سے معافی مانگتے ہیں۔ جناب سپیکر، ہم نے، ساری سیاسی قوتوں نے ایک چوراہے پر کھڑے ہو کر لوگوں سے یہ کہا تھا، آج لوگ ہمارے اوپر تب اعتماد کرینگے جب ہم پوری طرح 1973 کا کانسٹی ٹیوشن بحال کریں، 17th amendment ختم کریں اور جو بات ہم اپنے منہ سے کرینگے پھر وہ لوگ یقین کرینگے کہ جو ہمارے حکمران ہمیں کہتے ہیں، وہ کرتے ہیں۔ اس وقت تک لوگ ہماری بات کا یقین نہیں کرینگے جناب سپیکر، اور اس سے زیادہ اب ہونا یہ ضرور چاہیئے کہ ہمارے جو ڈیپارٹمنٹس ہیں، ان کے درمیان کوآرڈینیشن نہیں ہے۔ کوآرڈینیشن کا یہ عالم ہے کہ پراونشل گورنمنٹ کی ایک اور پالیسی ہے، سنٹرل گورنمنٹ کوئی اور بات کرتی ہے۔ جناب سپیکر، کور ہیڈ کوارٹر ایک اور بات کرتا ہے، گورنر ہاؤس سے کوئی اور بات جاری ہوتی ہے۔ مہربانی کرکے جو بھی یہ پالیسی دیتے ہیں، اب یہ بہت بڑا وقت گزر گیا ہے، اب اس وقت یہ کہہ دینا کافی نہیں ہے کہ ہم کل پالیسی دینگے۔ آپ دیکھیں، آج ہمارے پورے صوبے میں کیا عالم ہے؟ ہماری بچیاں اور بچے سکولز نہیں جا سکتے، ہمارے سکولوں کو تباہ کیا جا رہا ہے، ہمارا انفراسٹرکچر پوری طرح تباہ ہو گیا ہے۔ جناب سپیکر، اب ضروری ہے کہ ایک Coordinative effort ہو، یہ سارے ادارے کسی ایک بات پر متفق ہونے چاہیئے، جب تک یہ متفق نہیں ہونگے، اس وقت تک میں بھی جناب سپیکر، Confuse ہوں، اس ایوان میں بیٹھے ہوئے دوسرے ممبران بھی Confuse ہیں، ہمارے ادارے بھی Confuse ہیں اور جہاں آپریشن ہے، وہاں جو لوگ بیٹھے ہیں، وہ بھی کہتے ہیں کہ ہمارے خلاف سازش ہو رہی ہے، ان کا بھی ہمارے اوپر اعتماد نہیں ہے، تو لہذا مہربانی کرکے جو بھی Responsibility ہے، اگر کہیں اچھائی ہو رہی ہے تو وہ بھی یہ Responsibility collectively لیں اور اگر کہیں سخت ہو، Desired results achieve نہیں ہو رہے تو بھی Collectively سب کو یہ Responsibility لینی چاہیئے تاکہ عوام میں جو Message جائے جناب سپیکر، وہ Message ایک ہو۔ جناب سپیکر، یہاں مذہبی جماعتوں کا بھی بڑا رول ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اب ان کو بھی آگے بڑھ کر اپنا رول Play کرنا چاہیئے۔ اب یہ وقت نہیں ہے کہ ہم اپنی ذمہ داری دوسروں پر پھینکیں بلکہ یہ میں سمجھتا ہوں کہ اس خطے میں، اس Region میں ان کی Importance سب سے زیادہ ہے۔ ہماری ان سے بھی گزارش ہو گی اور حکومت سے بھی کہ ان کو ساتھ رکھے تو یہ بھی اپنا رول اس صوبے میں امن لانے کیلئے Play کریں اور ان کو وہ اہمیت دی جائے، ان کو وہ مقام دیا جائے، ان کو ساتھ رکھا جائے۔ اگر

کوئی کہے گا کہ یہ پرواز میں اکیلے کرونگا اور میں فتح کر لونگا تو یہ کسی طور پر ممکن نہیں ہو گا۔ یہ ممکن اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ جس طرح کل اس ایوان کا ماحول تھا، جس طرح وزیر اعلیٰ صاحب کے انتخاب میں اس ایوان کا ماحول تھا، آج بھی اس ایوان کے معزز ارکان شامل ہونا چاہتے ہیں، اس سارے معاملے پر وہ اپنا رول Play کرنا چاہتے ہیں لیکن وہ اسی صورت میں ممکن ہو گا کہ جب سب کو عزت کے ساتھ ساتھ بٹھایا جائے گا، جب ان کی بات کو بھی اہمیت دی جائے گی۔ یہاں سے جب ہم کوئی بات کریں تو اس کو صرف Criticism نہ لیا جائے بلکہ اس کو اسلئے بھی لیا جائے کہ یہ ان کا ایک Point of view ہے، ماننا یا نہ ماننا حکومت پر لازم نہیں ہے لیکن سننا ہماری بات کا جناب سپیکر، ان پر لازم ہے۔ جناب سپیکر، ایک اور بڑی سازش اس وقت اس صوبے میں ہو رہی ہے، میں چاہونگا کہ میرے دوست اس بات پر توجہ دیں۔ جناب قاضی صاحب، یہ بہت بڑی سازش ہو رہی ہے، ایک بہت بڑی سازش، یہ پورا صوبہ، ساری دنیا جانتی ہے اور سارا ملک جانتا ہے کہ یہ روایت رکھنے والا صوبہ ہے، ان کی اپنی روایات ہیں، یہ اپنے دوستوں اور دشمنوں کو بھی عزت سے بلاتے ہیں، انہوں نے کبھی اس کی، اب وہ روایت ہم نے کئی دفعہ یہاں قائم کی ہے، ایک دفعہ نہیں، حکومت کے کہنے یا نہ کہنے پر ہم نے وہ روایت الحمد للہ یہاں قائم کی ہے۔ یہاں اپوزیشن نے سب سے اچھا رول Play کیا ہے اور حکومت نے بھی ان کے ساتھ اچھا تعاون کیا ہے۔ اب یہ صوبے میں جو پختونخوا کا ایشو ہے، یہ جو ایشو ابھی Unconstitutional کام ہے، اگر اس بلڈنگ کا نام آج ہم سپریم کورٹ آف پاکستان رکھ لیں یا اس کا قومی اسمبلی رکھ لیں، یہ قومی اسمبلی بن جائے گی؟ یا یہ ہائیکورٹ کی بلڈنگ ساتھ ہے، اگر اس کا نام سپریم کورٹ رکھ لیں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جاوید عباسی صاحب۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> جناب، ایک منٹ۔ ابھی ایک منٹ لونگا، جناب سپیکر صاحب۔ یہ بہت Related ہے اس مسئلے سے، میری اگلی بات آپ سن لیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، میری بات سنیں۔ آپ کی تقریر، ابھی بیس منٹ کیلئے وقفہ کیا جاتا ہے، اس کے بعد آپ بولیں۔ شکریہ۔

(ایوان کی کارروائی چائے کیلئے بیس منٹ تک کیلئے ملتوی کی گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ جناب ملک قاسم صاحب۔
جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر۔
Mr. Speaker: Oh sorry, sorry. Janab Javed Abbasi Sahib.
جناب محمد جاوید عباسی: بہت شکریہ، جناب سپیکر۔ میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے دوبارہ، جہاں سے میں نے بات ختم کی تھی، میں وہاں سے شروع کرونگا۔ میرا آج قطعی یہ مقصد نہیں ہے کہ میں کوئی ایسی بات کروں جس سے ہاؤس کو میں Divide کروں۔ میں کوئی ایسی بات بھی نہیں کرنا چاہتا کہ یہ ایک Important issue ہے لاء اینڈ آرڈر کا کہ وہ اس ایشو کے اوپر کوئی دوسرا ایشو Heavy ہو جائے۔ جناب سپیکر، اگر ایک مریض کو بائی پاس کیلئے ہسپتال لے جایا جائے اور وہاں آپریشن ہے، جس طرح آج کل یہاں ایک آپریشن کی ضرورت ہے تو جناب سپیکر، پہلے اس کا بلڈ پریشر، اس کا شوگر اور جو دوسری بڑی Diseases اس وقت پھیل رہی ہوتی ہیں، ان کو کنٹرول کیا جاتا ہے۔ اگر ان کو کنٹرول نہ کیا جائے تو پھر یہ بڑا آپریشن ممکن نہیں ہے، اسلئے میں کہہ رہا تھا کہ اس صوبے میں ایک یہ بھی سازش ہو رہی ہے، اس وقت ہم الحمد للہ سارے اس صوبے کے لوگ اس حکومت کے ساتھ ہیں۔ ہم نے تین چار دفعہ جو منتخب اسمبلی ہے، انہوں نے بھی اس کا ساتھ دیا ہے، آئندہ بھی اس کا ساتھ دینا چاہتے ہیں اور بے شمار لوگ جو آج یہاں آپریشن کی وجہ سے یا لاء اینڈ آرڈر کی وجہ سے جو Uncertainty چل رہی ہے، ان ایریاز میں سے نکل کر ہمارے ایریا میں گئے، آج وہ ہمارے مہمان ہیں، ہم ان کی میزبانی کر رہے ہیں۔ ہم چاہیں گے کہ یہ جو پختونخوا کا ایشو ہے، اس کو اس طرح Handle نہ کیا جائے۔ اس کا طریقہ یہی ہے، کانسٹی ٹیوشن میں اس کیلئے طریقہ کار دیا ہوا ہے۔ اگر نیشنل اسمبلی میں یہ معاملہ اٹھایا جائے، وہاں سینٹ اور نیشنل اسمبلی اگر کوئی فیصلہ کرتی ہے تو پھر ہمارے صوبے اور ہم لوگ پھر اس پر سوچیں گے لیکن جب تک یہ معاملہ، یہ Constitutional معاملہ ہے، یہ معاملہ نہ تو پراونشل اسمبلی حل کر سکتی ہے، نہ ہی اس کے Under یہ بات آتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ Unconstitutional کام ہوا ہے کہ 'فرنٹیئر ہاؤسز' کے نام تبدیل کر کے 'پختونخوا ہاؤسز' رکھے گئے ہیں۔ جناب سپیکر، یہ بلڈنگ ہے، یہاں صوبائی اسمبلی کا بورڈ لگا ہوا ہے، اگر ہم اس پر قومی اسمبلی لکھ دیں تو یہ قومی اسمبلی نہیں ہو جائے گی۔ اگر ہم ہائیکورٹ پر سپریم کورٹ کا بورڈ لگا دینگے تو وہ سپریم کورٹ نہیں ہو گا۔ یہاں گورنر ہاؤس کے اوپر ہم صدر ہاؤس لکھ دیں، اس طرح وہ نہیں ہو گا جب تک Constitutional amendment نہیں ہوتی۔ جناب

سپیکر، وہ علاقے جو آج امن میں ہیں، وہ علاقے جن کے لوگ آج اس تکلیف میں ہیں کہ ہمارے بھائیوں کے اوپر آج یہاں سوات میں، یہاں باجوڑ میں، یہاں ٹرائبل ایریا میں ظلم ہو رہا ہے، ہمارا دل ان کیلئے دکھ رہا ہے۔ خدارا جن علاقوں میں امن ہے، ان علاقوں میں امن رہنے دیا جائے۔ یہ اسلئے لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہے کہ اگر یہ معاملہ زور کے ساتھ، طاقت کے ساتھ آپ نے کیا تو پھر جو علاقے آج امن میں ہیں، آج آپ کو نظر آ رہا ہے، وہاں بھی ہنگامے شروع ہو جائیں گے، وہاں بھی لوگ باہر نکلیں گے۔ تو میری التجاء ہے حکومت وقت سے کہ اس وقت یہ وقت ہے آپ کیلئے بڑے کام کرنے کے، اس وقت پختون جو جل رہے ہیں، اس کو روکنا چاہیئے۔ اس وقت مصیبت اور تکلیف میں سے ہمارا یہ صوبہ اور ہم سارے لوگ گزر رہے ہیں، آئیں ہم ملکر Consensus کے ساتھ، بھائی چارے کے ساتھ اور محبت کے ساتھ کوئی اقدام کریں اور وہ بات جو نفرت اور تقسیم کی بنیاد بنے، میں گزارش کرونگا کہ اس معاملے سے ہمیں اجتناب کرنا چاہیئے۔ جناب سپیکر۔۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you.

<u>جناب محمد جاوید عباسی</u>: جناب سپیکر، میں نے کچھ معاملات آج اپنی تقریر میں فیڈرل حکومت کے ذمہ ڈالے اور میں نے بات آج زیادہ ان کے ذریعے کی ہے اور اسلئے کی ہے کہ ہمارے جو یہاں معتبر اور ہماری حکومت کے جو بڑے صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں، یہ ہماری گزارشات وہاں تک پہنچائیں گے کیونکہ آپریشن کا کام بھی وہاں سے شروع ہوتا ہے، لاء اینڈ آرڈر کا معاملہ بھی وہاں سے شروع ہوتا ہے۔ انسٹرکشنز بھی گورنر کو اور جو ہماری قوت ہے، ان کو بھی وہاں سے ملتی ہیں، لہذا فارن پالیسی بھی انہوں نے بنانی ہے، اسلئے میں نے یہ بات کی تھی کہ جو ہماری باتیں ہیں اور جناب سپیکر، ایک بہت Important مسئلہ میری نظر میں ہو رہا ہے کہ 1973 کے کانسٹی ٹیوشن کے بعد ایک دفعہ پھر اس ملک کی ساری پولیٹیکل قوتیں اکٹھی بیٹھی تھیں، تمام سیاسی جماعتیں، آج اس ملک میں جن کو لوگوں نے منتخب کر کے بھیجا ہے یا لوگوں میں جن کی جڑیں موجود ہیں اور وہ سیاسی عقیدہ رکھنے والی جماعتیں ایک دفعہ پھر بیٹھی تھیں، انہوں نے ڈاکومنٹس Sign کر کے جناب سپیکر، اس ملک کی آئندہ آنے والی ڈیموکریسی کیلئے Defined role play کیا تھا اور وہ تھا 'چارٹر آف ڈیموکریسی' کے نام سے جناب سپیکر، ہماری یہ بھی ریکویسٹ ہے کہ 'چارٹر آف ڈیموکریسی' میں جو بڑے لیڈرز ہیں، اس میں محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ جو صرف پاکستان پیپلز پارٹی کی لیڈر نہیں تھیں، وہ اس پاکستان کی سب سے بڑی اور

انٹرنیشنل سطح پر ہماری سب سے بڑی قائد تھیں، وہ بھی اس میں موجود تھیں، آج حکومت وقت کو چاہیئے کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جناب جاوید عباسی صاحب! لاء اینڈ آرڈر پر آ جائیں، آپ موضوع سے ہٹ رہے ہیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں آپ موضوع سے ہٹ گئے ہیں۔ میں Next speaker کو ٹائم دیتا ہوں۔ جی، ملک قاسم صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، میں واپس آ رہا ہوں۔ یہ جناب سپیکر، میری آخری بات سن لیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس جی، ختم ہو گئی۔

جناب محمد جاوید عباسی: میری جی، آخری بات سن لیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس جی، ختم ہو گئی۔ ملک قاسم صاحب، ملک قاسم صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ کو خراج تحسین پیش کرنے کا سب سے بہترین طریقہ یہ ہے کہ آپ ان کی روح کو ایصال ثواب پہنچانے کیلئے، جو وعدے انہوں نے قوم کے ساتھ کئے تھے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک، ٹھیک، ہو گیا۔

جناب محمد جاوید عباسی: وہ ہم یہاں پورے کریں کہ جو لیڈرز قوم سے وعدے کرتے ہیں، وہ جب اقتدار میں آتے ہیں تو وہ پورے کرتے ہیں۔ جب تک جناب سپیکر صاحب، ہم اپنے لوگوں کے ساتھ سچ بات نہیں کرینگے تو، اس سے بڑھ کر جناب سپیکر، صدر صاحب نے کہا ہے۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Thank you, ji.

جناب محمد جاوید عباسی: کہ مجھے بے نظیر بھٹو صاحبہ کے قاتلوں کا پتہ ہے۔ میری پر زور آپ کے ذریعے گزارش ہو گی کہ اگر ان کو پتہ ہے تو ان قاتلوں کو بے نقاب کیا جائے تاکہ پاکستان (تالیاں) کے خلاف کوئی اور سازش نہ ہو سکے۔ شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی ملک قاسم صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ شکریه، جناب سپیکر۔ ټولو نه مخکښې خو زۀ د پریس ملګرو ته مبارکباد ورکوم چه دوئ یو ښکلے الیکشن اوکړو، اللّٰه د

زمونږ صوبه کښے پریس نور هم فعال کړی د نوے صدر په قیادت کښے۔ جناب والا، نن بحث د امن و امان په مسئله باندے دے، دے معزز ممبران اسمبلی ډیرے خوږے خبرے اوکړے، زۀ په هغے کښے نه راځم، زۀ افسوس جی دا کوم چه امن و امان ولے خراب دے؟ امن باندے خو به هله بحث کوئ چه چرته امن تاسو وینئ۔ په صوبه کښے، په Settled کښے یا په ایجنسیز کښے چرته امن شته؟ جناب والا، تۀ زمونږه سی پی او چه سنټرل پولیس آفس ورته وائی، د آئی جی پی صاحب دفتر ته لاړ شه چه هغه په امن کښے نه دی، بیا به عام عوام څه رنګه امن وینی۔ تۀ خپله جی سوچ ورته اوکړه نو ځکه پرون جی ما یو شعر وئیلے وو:

قمیص دے سوړے سوړے راوړو

چه کومه سوړه د ګنډم ژړا راځینه

جناب والا، زۀ به په کوم امن باندے خبره اوکړم؟ یو امن پاتے دے، سر؟ زۀ اخری خبره دا کوم، دا به ټول منی چه زمونږ د خپلو حلقو نه چه کوم ممبران راغلی دی، هغوی دا وئیلی دی چه "پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" او مونږ چه اسمبلئ ته لاړ شو نو په اسلام به سر ورکوؤ۔ اخری خبره دا ده چه یو امن پاتے دے، طالب څه غواړی؟ وائی چه اسلام غواړو کنه، راشئ دا خپل قرآن خپل کړئ۔ بس پریږدئ که چرے دے قرآن ته د سر کیښودو، زۀ دا یقین دهانی درکوم که آصف زرداری، وزیر اعظم یوسف رضا ګیلانی او ورسره چاروں صوبائی وزراء اعلیٰ او آرمی چیف دا اووائی چه قاسم! زۀ دا ذمه داری ورکوم چه امن ورکوم که چرے دوئ وائی چه مونږه امن په رښتیا باندے غواړو، امن ته حکومت Serious نه دے، ځکه چه د اسلام نه مخ اړوی، قرآن ئے پریښودے دے نو اخری عمل صرف په قرآن دے۔ څه وخت چه صحابه کرام نه مخکښے چه قرآن نازل نه وو هغه داسے حالات وو۔ په بنګله دیش کښے چه کله مونږ اوکتل، هغه داسے حالات وو۔ جناب والا شان، که چرے مونږ خپل قرآن خپل کړو، مونږ که پخپله سوچ اوکړؤ چه تۀ څومره ښکلے ځوان یے، حقیقت دے چه دا اسمبلی په تا باندے ښائسته ده، که ستا یوه سترګه خرابه شوه نو تۀ ئے جوړولے شے؟ مونږ څه کوؤ خو شکر الحمد لله چه نن تا د اسمبلئ وقفه اوکړه د

چائے د پاره، کله نه چه مونږه راغلی یو، تا دا نه دی وئیلی چه دا وقفه زهٔ د مانځه د پاره کوم۔ افسوس دے مونږ خپل هر څه هیر کړی دی جناب والا، تهٔ دے ته اوګوره چه د بلوچستان نه راواخله تر پیښور پورے بورډونه لګیږی 'لر پښتون بر پښتون' ، دا چا ته پته نه وه، دا حکومت په کومه ایجنډا لګیا دے؟ تهٔ دے ته ګورے چه مخکښے دا ملک پاتے کیږی هم، د دے به مونږ ذمه دار یو۔ تهٔ پخپله سوچ ورته کوه چه په کوم ملک کښے کرپشن، رشوت، عزت لوټ کیږی، روزانه دس کسان، زمونږ ضلعے نه پرون درے کسان وژلے شوی دی، یو د دسویں جماعت طالب علم، بچی مو چه بهر لاړ شی او پینځه منټه لیټ شی زهٔ په دے سوچ کښے یم چه هائے بچیه چرته به یے؟ ټیلفونونه کوم، دلته زمونږ د اوسیدلو څه د هغه شته؟ ته دا وزراء صاحبان اوګوره، څوک خپله محفوظ دی؟ هر یو وائی چه مونږ ته سیکورټی پرابلم دے۔ شکر الحمدللّٰه، یا اللّٰه یو قاسم دے چه هغه آزاد دے، بغیر د باډی ګارډ نه ګرځی۔ شکر الحمد للّٰه، اصلی آزاد زهٔ یم۔ دا پاکستان نه دے، دا امریکے یو چوکئ ده۔ وحده لا شریکه له، زهٔ جی د 'نائن الیون' نه پس په امریکه کښے ئے اونیولم، په خدائے یقین اوکړه چه کله ئے زهٔ یوړم، ما په دے قرآن ځان خلاص کړے دے ځکه چه ما ته ئے اووئیل چه تاسو دهشتګرد یئ؟ ما ووئیل نه۔ وئیل ئے چه ته اسامه بن لادن پیژنے؟ ما اووئیل چه نه۔ وئیل ئے چه ته مولانا فضل الرحمان پیژنے؟ ما وئیل چه ولے نه؟ هر سړے هغه پیژنی، They are our religious leaders ، جناب والا، چه مونږ څه وخت ورته اووئیل چه دا قرآن دا زمونږ آئین دے، دا زمونږ مذهب دے، هر څه که په دیکښے وی، هغه یم۔ په خدائے یقین اوکړه، دوئ سره جواب نه وو نو اصل خبره جی دغه ده۔ دا حکومت د امن په ایجنډا کښے Serious نه دے، که وفاقی دے که صوبائی دے۔ لکه څه رنګه چه مے ورور اووئیل چه زرداری صاحب وائی چه "مجھے بے نظیر کے قاتلوں کا پتہ ہے" تهٔ صدر ناست یے، افسوس دے دغه ایجنډا د ګریټر پختونستان دا تا ته پته نشته۔ دا وزیر اعلیٰ څومره خوږ وزیر اعلیٰ دے جی، دا تهٔ پخپله سوچ اوکړه، دا ولے فیل کیږی لګیا دے؟ دلته د بیوروکریسی حکومت دے، دا عوامی نمائنده ټول بے بس دی۔ چه څو پورے د دے بیوروکریسی نه د ځان نه وی

ویستلے ، قطعاً تهٔ د قانون حکمرانی نه شے کولے۔ چه کله د انصاف طلبګار پخپله بهر په سړکونو ګرځی، انصاف غواړی، تهٔ به څه رنګه امن راولے ؟ جناب والا ، د سوچ او د فکر مقام دے ، راځئ چه مونږ د خپل ځان نه پوښتنه اوکړو چه دا ولے زمونږ ملک تباه کیږی بربادیږی؟ نو زهٔ دا ریکویسټ کوم چه راشئ چه مونږ په دے سوچ اوکړو چه دا خپل قرآن خپل کړو۔ د قرآن باره کښے په دے ټول هاؤس کښے یو ورځ خبره او نه شوه او ټول مونږ دا لګیا یو، جمهوریت، جمهوریت، ته که کله قرآن چه کوم دے-----

جناب سپیکر: شکریه ملک صاحب، بنه خبره د اوکړه۔

ملک قاسم خان خٹک: عمل د پرے اوکړو، په قرآن باندے او د قران حکمرانی د قائمه کړو، طالب قرآن غواړی، اسلام غواړی، طالب به کله تا اغواء نه کړی۔ طالب به لاء اینډ آرډر-----

جناب سپیکر: شکریہ جی۔

ملک قاسم خان خٹک: خودکش دهماکے ولے کیږی جناب والا؟ دا د پاکستان د بقا خبرے دی۔ جناب والا ، دا د پاکستان د عزت سوال دے ، د دے ممبران چه دلته دے هاؤس ته ئے راستولی دی دے قوم، دومره اعتماد ئے کړے دے ، دا د حق خبرے څوک نه شی کولے نو خپله جی تا ته مے اووئیل چه راشه، زمونږ پیغام ورکړه، زهٔ دعوے سره وایمه چه امن د رته راولم که چرے تینوں مسلح افواج، چاروں صوبائی وزراء اعلیٰ او ورسره چه کوم دے صدر او وزیر اعظم دا اوغواړی چه زهٔ اسلام راولم نو بیا زهٔ ګارنټی ورکوم چه راشه قرآن خپل کړه، انشاء الله امن به راشی په دے ملک کښے۔

جناب سپیکر: انشاءاللہ، مہربانی جی۔ سید مرید کاظم صاحب۔

مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں مشکور ہوں کہ آج آپ نے مجھے بہت اہم معاملے پر بحث کی اجازت دی ہے۔ جناب والا، میں اتنی لمبی تقریر نہیں کرونگا کیونکہ اس پر بہت سی تقریریں ہو چکی ہیں اور بہت سے لوگوں کی خواہش ہے کہ وہ تقریر کریں۔ جناب والا، میں صرف اور صرف ڈیرہ اسماعیل خان پر تھوڑی سی باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ جناب سپیکر صاحب، سوات اور ٹرائیبل ایریا میں تو

آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ آرمی آپریشن شروع ہے اور اس میں لاء اینڈ آرڈر کا یہ مسئلہ ہو رہا ہے لیکن میں صرف یہ پوچھتا ہوں کہ ڈی آئی خان میں Target killing ہو رہی ہے، وہ تو علیحدہ معاملہ ہے جی اور Target killing اس طرح نہیں ہو رہی ہے بلکہ ایک دن ایک آدمی کو ٹارگٹ بنایا جاتا ہے پھر جب ہسپتال میں لوگ جمع ہو جاتے ہیں یا جنازے پر جمع ہو جاتے ہیں تو پھر Blast ہو جاتا ہے۔ تو یہ ایک سازش کے تحت ہو رہا ہے اور میں اپنے حکام بالا سے، حکومت سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آج تک اس پر کیا عمل ہوا ہے جی؟ میں آپ کو ایک مثال دیتا ہوں۔ پچھلی گورنمنٹ تھی اس وقت، مظفر گڑھ میں ایک دہشتگرد پکڑا گیا، اس نے ڈی آئی خان کے ایک ایس پی کا قتل، ایک انسپکٹر کا قتل اور کم از کم آٹھ یا دس شہداء کے نام بتائے کہ یہ میں نے کئے ہیں اور اس نے ڈی آئی خان کی پوری، ہر چیز کی نشاندہی کی ہے کہ میں وہاں تھا، فلاں، فلاں آدمی کے پاس رہتا ہوں لیکن مجھے افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ ہمیں آج تک پتہ نہیں کہ اس آدمی کے خلاف کیا ایکشن لیا گیا ہے؟ جب حکومت ایکشن نہیں کرے گی اور حکومت اپنے اوپر بوجھ اٹھانے کی بجائے ایک کا جرم دوسرے گروپ پر ڈال دیتی ہے لیکن صحیح تفتیش نہیں کرتی۔ حکومت کے پاس بڑے وسائل ہیں اور اگر عام قتل، جو ایک اندھا قتل ہوتا ہے، پولیس Trace کر سکتی ہے تو اس کو کیوں نہیں Trace کر سکتی؟ جناب والا، ابھی ڈی آئی خان میں مسجد لاڈو فقیر میں ایک خودکش پکڑا گیا، مجھے ایک ایجنسی کے آدمی نے بتایا کہ اس نے یہ مانا ہے کہ میں درہ آدم خیل سے آیا ہوں، دو دن ایک جگہ پر رہا ہوں، فلاں جگہ پر میں نے جیکٹ پہنی ہے تو سر، آپ کے پاس تمام ثبوت موجود ہیں، ہر چیز موجود ہے پھر اس پر ایکشن کیوں نہیں ہو رہا؟ میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں بھکر پولیس کو کہ خودکش حملہ وہاں ہوا اور انہوں نے بغیر پوچھے ڈی آئی خان سے آدمی اٹھا لیے، اپنے جو بھی آدمی تھے وہ لے گئے تو میری یہ تجویز ہے کہ جناب والا، پہلے تو وہ دہشتگرد، وہ تو ایک اور معاملہ ہے کہ جس میں آرمی Involve ہو رہی ہے اور اس چیز کو اپنے گھر کے، ڈی آئی خان ایک امن کا شہر تھا، آج ہم ایم پی ایز ڈی آئی خان جا نہیں سکتے، یہ راستہ بھی ہمارا بند ہے، Via بھکر جاتے ہیں۔ ڈی آئی خان میں بھی کوئی آدمی محفوظ نہیں ہے، تمام ڈی آئی خان کے لوگ بھکر Migrate ہو رہے ہیں تو خدارا ہماری یہ التجاء ہے کہ اس کیلئے کوئی ایسے اقدامات کئے جائیں کہ ڈی آئی خان کو بچایا جائے۔ ڈی آئی خان اس چیز میں نہیں آیا، نہ وہاں طالبانائزیشن ہے کہ اس میں یہ

ہو رہا ہے، یہ صرف اور صرف Target killing ہو رہی ہے، تو میری یہ گزارش ہے۔ دوسرا سر، میں افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ آج محرم الحرام کا چاند نظر آ گیا اور ملک ایک ایسے دور سے گزر رہا ہے کہ جہاں بہت زیادہ خطرہ ہے اور پولیس ہماری سیکیورٹی کر رہی ہے تو اگر پولیس ہماری سیکیورٹی کر رہی ہے تو امام بارگاہ و مساجد کی سیکیورٹی کون کرے گا؟ تو میری یہ تجویز ہے کہ محرم تک اس اجلاس کو ملتوی کیا جائے اور اس کو محرم کے بعد لے جایا جائے تاکہ پولیس کو ایک موقع ملے کہ وہ اپنا انتظام ٹھیک کر سکے۔ شکریہ جی۔

جناب سپیکر: انشاء اللہ جی، شکریہ۔ جی، محمود عالم صاحب۔

جناب محمود عالم: الحمدللہ وکفیٰ والصلواۃ والسلام علیٰ عبادہ الذین الصطفیٰ۔ آما بعد۔ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَـٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَـٰنِ الرَّحِيمِ۔ وَالْعَصْرِO ان اِنسَـٰنَ لَفِى خُسْرٍO إِلَّا الَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ الصَّـٰلِحَـٰتِ وَتَوَاصَوْا۟ بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا۟ بِالصَّبْرِ۔ جناب سپیکر صاحب، آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ نے ان حالات میں لاء اینڈ آرڈر کے مسئلے پر مجھے بولنے کا موقع دیا۔ جناب سپیکر صاحب، اس وقت ملک کے جو حالات ہیں اور خصوصاً ہمارے صوبہ سرحد کے سوات، شانگلہ اور دیگر اضلاع میں جو حالات ہیں تو اس سلسلے میں حکومت نے بہت کوشش کی ہے کہ حالات درست ہو جائیں، حالات ٹھیک ہو جائیں۔ میں تقریر تو نہیں کرونگا، کچھ ہدایات میں اپنی طرف سے دونگا کہ اگر میری ہدایات اچھی لگیں تو ان پر آپ لوگ عمل کریں۔ اس وقت سوات کے اندر جو حالات ہیں، شانگلہ کے اندر جو حالات ہیں تو اس کیلئے میں آپ کو یہ Suggestion دیتا ہوں کہ سوات، شانگلہ اور کوہستان کے جتنے ایم پی ایز ہیں، ان سب ایم پی ایز کو اکٹھے ایک فورم پر جمع کیا جائے، ایک پلیٹ فارم پر اور پھر ہر ایم پی اے کو یہ کہہ دیا جائے کہ ان کے حلقے کے اندر جو جو بڑے ملک ہیں یا ہمارے علماء ہیں، ان کے ساتھ وہ رابطے میں رہیں اور پھر ان ایم پی ایز پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی جائے جس میں سینیئر وزراء بھی ہوں اور حکومت اور اپوزیشن کے اراکین بھی شامل ہوں کیونکہ ابھی تک ہم سے تو کسی نے بھی رائے نہیں لی حالانکہ میں کوہستان سے تعلق رکھتا ہوں اور ہمارا سوات اور شانگلہ سے بھی تعلق ہے، میں نہیں کہتا ہوں بلکہ سب ایم پی ایز سے کہتا ہوں کہ آج تک ہمیں اور سوات کے ایم پی ایز کو اکٹھے ایک پلیٹ فارم پر نہیں بٹھایا گیا ہے، ہم سے یہ پوچھا نہیں گیا ہے کہ یہ حالات کس طرح درست کئے جائیں؟ ان حالات کو درست کرنا تو اللہ تعالیٰ کا کام ہے، ہم نے جو محنت کرنی ہے، جو کوشش کرنی ہے، جو Suggestion

دینی ہے تو اس کیلئے میں حکومت سے بھی کہونگا، اپوزیشن والوں سے بھی کہونگا اور پارٹیوں سے کہونگا کہ جن اضلاع کے اندر یہ حالات ہیں، ان اضلاع کے ایم پی ایز کو جمع کیا جائے اور ساتھ سینیئر منسٹرز بھی ہوں، اپوزیشن کے بندے ہوں، ایک کمیٹی بھی تشکیل دی جائے اور مختلف علاقوں میں اور مختلف حلقوں کے اندر وہ کمیٹی تشکیل دی جائے تو اس کے بعد دیکھا جائے کہ اس کا کیا رزلٹ آتا ہے؟ ایک تو میری یہ Suggestion ہے اور دوسری Suggestion جناب سپیکر، میری آپ کو یہ ہے کہ کل یا پرسوں میں نے یہ 26 تاریخ کے 'مشرق' اخبار میں پڑھا تھا جس میں پیر صابر شاہ صاحب نے کہا تھا کہ آصف علی زرداری صاحب کی پالیسی اور مشرف کی پالیسی میں کوئی فرق نہیں حالانکہ پیر صابر شاہ صاحب نے، اگر بیان دیا تو بالکل ان کا بیان غلط ہے اور اگر انہوں نے بیان نہیں دیا ہے تو نیوز پیپر والوں نے غلطی سے دیا ہے۔ تو اس کیلئے میں معذرت کرتا ہوں کیونکہ مشرف صاحب کی پالیسی اور وفاقی گورنمنٹ کی پالیسی میں آسمان اور زمین کا فرق ہے۔ مشرف صاحب جب اسمبلی میں آتے تھے یا پارلیمنٹ سے خطاب کرتے یا کسی میٹنگ میں آتے تھے، لیکن آصف علی زرداری صاحب اپنے Civil اور جمہوری طریقے سے پارلیمنٹ میں آتے ہیں اور جمہوری طریقے سے وہ اپنے ممبران سے خطاب کرتے ہیں تو میں یہ سمجھونگا کہ یہ پیر صابر شاہ صاحب کا جو بیان ہے کہ مشرف اور آصف زرداری صاحب کی پالیسی ایک ہے، اس کو میں رد کرتا ہوں Accept نہیں کرتا ہوں، یہ بات بالکل غلط ہے اور دوسری بات سپیکر صاحب، میں آپ سے یہ عرض کرتا ہوں لاء اینڈ آرڈر کے سلسلے میں کہ محرم الحرام کا مہینہ ہے اور محرم الحرام ایک مقدس مہینہ ہے اور یہ کسی ایک کا نہیں بلکہ تمام مسلمانان عالم کا ایک مقدس مہینہ ہے تو اس مہینے کے اندر، ایک تو لاء اینڈ آرڈر کی سیچویشن ہے، ایک تو یہ ایک بہت بڑا مسئلہ ہے کہ سوات، شانگلہ اور جن اضلاع میں جو حالات خراب ہیں اور پھر اچانک محرم الحرام کا مہینہ بھی آگیا اوپر سے تو اس کیلئے میں جناب سپیکر، آپ سے کہونگا کہ ہمارے ہزارہ ڈویژن کی طرف میں ایک ہی فرقے کے لوگ رہتے ہیں لیکن جنوبی اضلاع کی طرف ڈیرہ اسماعیل خان، ہنگو، کوہاٹ میں مختلف فرقوں کے لوگ وہاں رہتے ہیں تو میں کہونگا کہ جس طرح ہمارے کاظم صاحب نے کہا تھا کہ اس اجلاس کو آپ لیٹ کر کے محرم الحرام کے بعد کریں تاکہ جنوبی اضلاع کے جو ایم پی ایز ہیں، ان کو اکٹھے ایک جگہ پر لایا جائے اور ان کی ایک کمیٹی تشکیل دی جائے، میری یہ Suggestion ہے آپ کو کہ جنوبی اضلاع کے، ڈیرہ اسماعیل خان کے ایم پی ایز ہونگے، کوہاٹ کے ایم پی ایز ہونگے، ہنگو کے ایم پی ایز

ہونگے، انکی ایک کمیٹی بنائی جائے، محرم الحرام سے پہلے ان کی کمیٹی تشکیل دی جائے کہ ان جنوبی اضلاع کے جو ایم پی ایز ہیں، وہ ہوں اور ان کے ساتھ اپنے ڈسٹرکٹ کے ایس ایس پیز بھی ہوں اور اس کمیٹی کے اندر وزیر اعلیٰ بھی ہوں، سینیئر منسٹر صاحب ہوں، سپیکر صاحب ہوں۔۔۔۔۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: اکرم خان درانی صاحب! ذرا تجویز سن لیں، اچھی بات کر رہا ہے۔ بشیر بلور صاحب! آپ بھی سن لیں۔

جناب محمود عالم: جنوبی اضلاع کے اندر ہم اگر محرم الحرام کے دوران اگر ایسی امن کمیٹیاں تشکیل دیں گے تو انشاء اللہ کوئی بندہ ایسا نہیں ہو گا جو غلط فائدہ اٹھائے۔ اس وقت اگر یہ کمیٹیاں ہم ابھی سے تشکیل دیں اور ابھی سے اپنے حلقوں کے اندر، ابھی سے اپنے ضلعوں کے اندر، اس میں پولیس والے بھی ہوں، اس میں جمہوری بندے بھی ہوں، ایم پی ایز بھی ہوں اور خصوصاً جو حلقے کے ایم پی ایز ہیں جنوبی اضلاع کے، ان کا موجود ہونا ضروری ہے اور وہاں کے مقامی علماء سے رابطہ کیا جائے، وہاں گورنمنٹ کے لوگ، پولیس آفیسرز سے رابطہ کیا جائے اور ایک کمیٹی تشکیل دی جائے تو انشاء اللہ پھر یہ دھماکے نہیں ہونگے، محرم الحرام کے اندر یہ واقعات پیش نہیں آئیں گے اور میں قسم سے، قسم تو نہیں اٹھاتا ہوں لیکن میں آپ سے یہ کہونگا سپیکر صاحب، آپ اس پر عمل کریں اور جنوبی اضلاع کے ایم پی ایز کی کمیٹی تشکیل دیں تو انشاء اللہ محرم الحرام کے اندر کوئی واقعہ پیش نہیں آئیگا۔ میری تو صرف یہ Suggestions تھیں اور میں آپ سے یہ ریکویسٹ بھی کرونگا کہ اگر آپ نے محرم الحرام کے اندر حالات ٹھیک کرانے ہیں، درست کرنے ہیں تو اس میں صرف گورنمنٹ کو یہ Steps لینے چاہیئے اور ایسی کمیٹیاں تشکیل دے تاکہ حالات درست ہو جائیں اور محرم الحرام کا مہینہ اچھے طریقے سے گزرے۔ و آخِرُ الدَّعْوَانا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: اچھی تجویز ہے، تھینک یو جی۔ خلیفہ عبدالقیوم صاحب، مختصر مختصر جی، تاکہ اور معزز ممبران کو بھی موقع ملے۔ جی، خلیفہ صاحب۔

خلیفہ عبدالقیوم: **بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ اما بعد۔** حضرات، جس طرح آپ کو معلوم ہے کہ اس ملک کو ہم نے دین اسلام کے نام پر حاصل کیا ہے اور آج دین

اسلام کا، اسلامی سال کا پہلا دن ہے جس کو یکم محرم الحرام کہتے ہیں۔ یکم محرم الحرام میں اسلام کے نام پر قربانی دینے والے امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروقؓ جس طرح شاہ صاحب نے فرمایا ہمارے شہر کے امن کے بارے میں، ہمارے شہر میں Killing ہو رہی ہے، مار اور فسادات اور سب کچھ ہو رہے ہیں، ہم دونوں فریقین نے متحدہ متفق ہو کر یہ فیصلہ کیا کہ ان خون خرابے سے شیعہ سنی کا کوئی واسطہ نہیں ہے، یہ آن دی ریکارڈ ہے اور حکومت کی کتابوں میں بھی آ چکا ہے اور دونوں طبقوں نے متحدہ اور متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا ہے کہ شیعہ سنی فساد نہیں ہے۔ یہ فساد جسکی نشاندہی شاہ صاحب نے کی ہے، اسی طرح حکومت کے ذمہ داران جیسے لنگڑیال۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میڈیا کے دوست خلیفہ صاحب کی اس بات کا خصوصی نوٹس لے لیں، بڑی اچھی وہ کہہ رہے ہیں۔

خلیفہ عبدالقیوم: اسی طرح جس طرح شاہ صاحب نے ایک ذمہ دار افسر کی نشاندہی کی کہ اس کو شہید اور قتل کرنے والے اس وقت حکومت کے پاس موجود ہیں۔ اسی طرح اس وقت کے ایس پی صاحب تھے جس کو اپنی ڈیوٹی کے دوران شہید کیا گیا، وہ ملزمان بھی کسی ملک میں پناہ لئے ہوئے ہیں۔ میں اس اسمبلی کی وساطت سے اور آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ ایران سے مطالبہ کیا جائے کہ اس کے پاس لنگڑیال اعجاز ایس پی کے جو قاتل ہیں، وہ پاکستان کے حوالے کر دیئے جائیں۔ اسی طرح اس پر بھی مقدمہ چلایا جائے اور اس کو عبرتناک سزا دی جائے۔ اسی طرح جس نے دوسرے فریق طبقے کے ایس پی اور اس کے بیٹے کو شہید اور قتل کیا ہے، اس پر بھی مقدمہ چلایا جائے اور اس کو بھی عبرتناک سزا دی جائے۔ ہم نے پہلے دن سے اس بات کی وضاحت کی، انصاف کے تقاضے پورے نہیں کئے جا رہے ہیں جس کی وجہ سے یہ اتنا زیادہ خون خرابہ ہوا ہے۔ دونوں فریقین اس بات پر متفق ہیں کہ ہمارے بڑوں نے جو معاہدے کئے ہیں، اگر ان معاہدوں پر پوری انتظامیہ نے عمل کیا، پہلے بھی امن قائم رہتا تھا، اب بھی امن قائم رہیگا۔ اگر اس پر حکومت نے اور ذمہ داروں نے پابندی نہ کرائی تو پہلے بھی پابندی نہ کرانے کی وجہ سے بدامنی، فساد اور خون خرابہ ہوا ہے، اس محرم میں بھی پھر اس سے بڑھ کر ہو گا۔ ہماری درخواست ہے آپ کی وساطت سے اور حکمران بھی، سینیئر وزراء بھی موجود ہیں، ہاتھ جوڑ کر میں درخواست کرتا ہوں کہ ان معاہدوں پر جو ہمارے بڑوں نے کئے ہیں، سختی سے عملدرآمد کرایا جائے تو انشاء اللہ شہر میں مکمل امن رہے گا۔ محرم سمیت پورا سال بلکہ پوری زندگی اگر ان معاہدوں پر عمل کیا جائے تو ہمارا شہر امن کا گہوارہ بن سکتا ہے اور اس وقت بھی بنا ہوا ہے اور ہم نے متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا ہے کہ مار دھاڑ، یہ

فسادات شیعہ سنی نہیں ہیں، یہ سب پر واضح ہو، لہذا حکومت اس کا نوٹس لے۔ ہم نے جو معاہدات کئے ہیں، حکومت سختی سے شیعہ سنی معاہدات پر پابندی کرائے، انشاء اللہ ہمیشہ کیلئے سنی شیعہ فساد کا خاتمہ ہو جائیگا۔

جناب سپیکر: انشاء اللہ جی، شکریہ جی۔ مولانا عبید اللہ صاحب۔

مولوی عبید اللہ: **بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم۔** جناب سپیکر، آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے امن وامان کے سلسلے میں دوسرے دن مہربانی کی میرا ایک ہی نکتہ ہے۔ ہمارے جتنے صاحبان، ہمارے جتنے Colleagues، ہمارے ساتھی جو امن وامان کے سلسلے میں باتیں کر رہے ہیں، یہ بہت اچھی باتیں ہیں لیکن جہاں تک میں سمجھ رہا ہوں، یہ نتائج بد کی طرف اشارہ کر رہی ہیں اور یہ بد نتائج کی جو Source ہے، جو ابتداء ہے، جو بنیاد ہے، اس کی طرف جہاں تک میں سمجھتا ہوں ابھی تک کوئی اچھی تجویز سامنے نہیں لائی ہے۔ جناب والا، ہم ہر ایک نماز میں یہ پڑھتے رہے ہیں، جب تک ہم نہیں پڑھیں گے تو ہماری نماز ٹھیک نہیں رہتی ہے، وہ یہ کہ ہمیں صراط مستقیم، اللہ سے ہم یہ سوال کرتے ہیں کہ ہمیں صراط مستقیم پر چلایا جائے، غَيۡرِ ٱلۡمَغۡضُوبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا ٱلضَّآلِّينَ یہود اور نصاریٰ کے جو اقدامات ہیں، انکے جو راستے ہیں، وہ ہمیں نہ دکھائے جائیں۔ ہم اگر سوچیں گے اس سلسلے میں، آیا اللہ تعالیٰ نے یہود اور نصاریٰ کی پیش قدمی پر چلنے میں ہمارے لئے صراط مستقیم مہیا نہیں کیا ہے؟ جب ہمارے لئے صراط مستقیم یہود اور نصاریٰ کی روش پر چلنے میں مہیا نہیں ہوتا تو کیوں ہم نہ سوچیں کہ ان کے رویے ہم ترک کریں اور صراط مستقیم پر چلیں؟ اور یہ ملک جب پیدا ہوا ہے، یہ ملک جب بنایا گیا ہے تو صراط مستقیم پر چلنے کیلئے بنایا گیا ہے، بہت بڑی قربانیوں کے بعد بنا ہے اور وہ ایک ہی نکتہ ہے، ہمارے صاحب نے کہا کہ ہمارا مطلب تو ملک کا یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ، دیکھیں اس مقصد کیلئے جو آدمی ایک مکان بنا رہا ہے تو اس کی ایک بنیاد بنا رہا ہے، اس کے اوپر چھت تک، دیوار اگر اسی نقشے پر نہیں تو وہ مکان کبھی تکمیل حال کو پہنچے گا؟ وہ کسی بھی وقت گرے گا۔ ہمیں چاہیئے کہ اللہ کے فضل سے بڑے ڈاکٹرز ہیں، عالم ہیں، مدبر لوگ ہمارے پاس ہیں، ہمیں یہ سوچنا چاہیئے کہ بھائی، امن وامان جو خراب ہو رہا ہے، یہ کیوں ہو رہا ہے؟ یہ تو ہم نتائج بد پر سوچ رہے ہیں۔ ہمارے اکابرین، ہمارے دوست، ہمارے احباب مر رہے ہیں، یہ کیوں مر رہے ہیں، یہ کیا وجہ ہے؟ ظاہر ہے کوئی پتہ نہیں چلتا کہ کیوں مر رہے ہیں۔ یہی ہے کہ ہم صراط مستقیم پر نہیں جا رہے ہیں یہی وجہ ہے کہ ہم یہود اور نصاریٰ کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ جس کو خدا نے

ایک لعنت اور لعنتی نظام فرمایا ہے۔ دوسری بات یہ ہے جناب والا، ہر ایک آدمی دل میں یہ سمجھ رہا ہے، ہر ایک کو یہ پتہ ہے کہ جب تک اتحادی افواج افغانستان میں رہیں گی جبکہ افغانستان میں ایک اقلیتی حکومت چل رہی ہے، وہ اکثریتی حکومت ہے ہی نہیں، میرے خیال میں دس پندرہ پرسنٹ کی حکومت وہاں چل رہی ہے، پچانوے فیصد لوگ اس حکومت کے مخالف ہیں، اس حکومت کو یہی اتحادی افواج چلا رہی ہیں اور وہی اثر ہے کہ ہمارا ملک بھی خراب ہو رہا ہے، وہی اثر ہے کہ اتحادی افواج کے وہاں رہنے اور اتحادی افواج کو وہاں غیر منتخب حکومت، ایک اقلیتی حکومت چلانے کی وجہ سے وہی اثرات ہمارے اس ملک پر بھی آ رہے ہیں کہ یہاں پر امن وامان نہیں ہو رہا ہے۔ جب تک ہم اس صوبے کے لوگ مرکزی حکومت سے یہ نہیں کہیں گے، مرکزی حکومت کی پالیسی کی وجہ سے ہمارے لئے، قاضی صاحب! ذرا مہربانی کریں ہماری باتیں سنیں، جب تک مرکزی حکومت اپنی پالیسوں کو تبدیل نہیں کرے گی، جب تک مرکز صراط مستقیم پر نہیں چلے گا، میں بہت ہی اچھی بات، اس کو آپ، پاکستان بننے کے بعد سب سے بڑا مسئلہ تھا قادیانیوں کا، قادیانی آخرالزمان کو نہیں مان رہے تھے، ہمارے پیغمبر آخرالزمان کو وہ نہیں مان رہے تھے، کسی اور پیغمبر کو مان رہے تھے لیکن جس وقت سب سے اہم چیز ہمارا یہ ملک بنا، اس کے بعد ذوالفقار علی بھٹو نے اس مسئلے کو حل کر دیا، یہ ہم ایک اچھی طرف آ رہے ہیں۔ آج اسی حکومت کو میں کہہ رہا ہوں، صوبائی حکومت کو کہ یہ اسلام کسی کا ٹھیکہ نہیں ہے، کسی کی میراث نہیں ہے، یہ سارے مسلمانوں کی میراث ہے، اگر یہی حکومت اسی راستے پر چل کر اپنے صوبے میں بلکہ پورے ملک میں نظام اسلام اگر نافذ کرے، میرے خیال میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے اور کر سکتی ہے۔ جب ذوالفقار علی بھٹو نے، ایک 'مسٹر' آدمی تھا، اس نے اسلام کے بنیادی اصول جو کہ ختم نبوت کے سلسلے میں ایک بہترین اقدام اٹھایا، اسی اقدام سے ہو کر آج ہم ایک اچھے راستے پر جا رہے ہیں، یہ حکومت بھی اگر ہمارے صوفی محمد صاحب فرما رہے ہیں کہ میری ذمہ داری ہے، آپ میری بات مانیں، نظام اسلام لائیں تو کوئی امن وامان کا مسئلہ نہیں ہوگا۔ کیوں نہیں کر رہے ہیں، بھائی کیا رکاوٹ ہے؟ ہمیں اگر وہ امن وامان بحال کرنے کیلئے 'ہاں' کہہ رہا ہے تو وہ بھی ہمارے مسلمان بھائی ہیں، وہ بھی پختون بھائی ہیں، ہم بھی ہیں، انکی بات ہم کیوں نہیں کر رہے ہیں؟ ہمیں چاہیئے، اس حکومت کو کہ یہ نظام اسلام نافذ کرے اور صراط مستقیم پر چلے، یہود اور نصاریٰ سے دور رہے جو کہ ہمارے ازلی دشمن ہیں، وہ آج تک اسلام کو کسی نہ کسی حیلے بہانے سے خراب کرنے کے درپے ہیں۔ اس کا ظاہر

ثبوت یہ ہے کہ اتحادی افواج وہاں بیٹھی ہیں آپ کے اسلام کو اور مسلمانوں کو تہس نہس کرنے کیلئے اور تیسری بات یہ ہے جناب خوشدل خان صاحب نے فرمایا کہ بجلی نہیں ہے، نہیں ہے، نہیں ہے، یہ ایک عجیب بات ہے۔ یہ بھی امن وامان کا مسئلہ ہے۔ یہ میرا کو ئسچین بھی آپ کو آئے گا، کیوں نہ ہماری صوبائی حکومت، مرکزی حکومت سے اجازت لیتی واپڈا کو یہ پابندی ہٹانے کیلئے، ہمارے صوبے کو یہ اختیار دے دے کہ ہم اپنی بجلی خود بنائیں گے۔ اگر اپنی بجلی خود بنائیں گے اور جگہ ہم کوہستان کے لوگ دینے کیلئے تیار ہیں۔ جب ہماری صوبائی حکومت ایک وفاقی حکومت کی بنی بنائی چیز کالاباغ ڈیم کو ختم کرنا مشکل نہیں سمجھتی تو میں سمجھتا ہوں کہ واپڈا سے بجلی کا مکمل اختیار اپنے صوبے کو دینے کیلئے کیوں نہیں لا رہی ہے؟ اگر نہیں لا رہی ہے تو میرے خیال میں صوبائی حکومت کیلئے یہ بڑے ظلم کی بات ہو گی اپنے صوبے پر اور ہمارے کوہستان میں بہترین جگہ ہے، پٹن ڈیم وہاں جگہ ہے، ڈھائی تین ہزار میگاواٹ بجلی پیدا ہوتی ہے۔ جب پنجاب حکومت کے وزیر اعلیٰ صاحب وہاں چین میں جاکر محکمہ زراعت کے سلسلے میں ایک معاہدہ کر سکتا ہے تو کیوں نہ ہماری حکومت بھی چین کے ساتھ معاہدہ کرلے جبکہ یہاں اور کام بھی چین کر رہا ہے، ان کے ساتھ کام کریں اور بجلی پوری ہو جائے گی تو ہمارے جنوبی اضلاع کے جو ضلعے ہیں، وہاں لاکھوں ایکٹر زمین پڑی ہوئی ہے اور جو ہمارے صوبے میں ہیں اور کسی میں نہیں ہیں۔ تو امن وامان کا مسئلہ ایک یہ بھی ہے، بجلی نہ ہو تو امن وامان کا مسئلہ آجاتا ہے۔ بجلی ہونے کیلئے ہمارے پاس مواقع ہیں، ہمارے پاس پانی ہے، ہمارے سب کچھ ہے، کیوں نہیں کر رہے ہیں؟ تو یہ کچھ الفاظ ہیں۔ بہت مہربانی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جناب عالمزیب خان۔

<u>جناب عالمزیب:</u> اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ ډیره مهربانی، ډیره مننه۔ چونکه سپیکر صاحب، تاسو خو ما ته وینا کړے وه چه زهٔ به سبا تا سو ته ټائم درکوم خو ستاسو ډیره شکریه د امن و امان خبره ده، ډیرو ملګرو ښے ښے خبرے اوکړے۔ په خبرو که شوه نو زما خیال دے او د الله کرم دے، رحم دے ټول هغه خلق دلته راغلی دی، ناست دی چه هغوی ټولو د یو ډیرغټ مخلوق نه ووټ اغستے دے او دلته کښے راغلی دی او په تقریرونو باندے خو هر سړے ډیر ښه پوهیږی او ډیرے ښے خبرے کولے شی۔ ما له هم ماتے ګډے خبرے راځی که په یو بل باندے دغه

شان شروع اوکړو چه یره اپوزیشن او مونږه، دا پارټی اوهغه پارټی نو خبرے خو ډیرے زیاتے دی۔ امن و امان، دیکښے هیڅ شک نشته دےچه دا یو وراثت دے، مونږه ته ملاؤ دے، اوس حل ئے پکار دے۔ دےټولو رونړو ته دا سوال دے چه راپاڅئ دا یوه جرگه ده، د دے نه بله غټه جرگه زما په پختونخوا کښے نشته، که زۀ نن وایم چه دا پولیس کمزورے دے نو دا کمزوری زما د پولیس کمزوری نه ده که زۀ دا وینا کوم چه د چا حکومت کمزورے دے نو دا کمزورے حکومت هم نه دے، بیا هم زما دے۔ زۀ نن راپاڅم، ماسره د د اپوزیشن دغه ورونړه، زما دا علماء صاحبان، زما په منسټرانو کښے که د لسو کسانو جرگه جوړیږی او که د شلو جوړیږی، که دا دومره قام زما دغه خلق یا ئے حلالوی یا ئے وژنی نو یو عالمزیب د پکښے حلال شی او مړ د شی او زما دا نور ملگری د پکښے هم حلال شی او مړه د شی، زۀ خپل ځان نن پیش کوم او اپوزیشن ته هم وینا کوم او دے منسټرانو ملگرو ته هم وینا کوم، علماء ته هم وینا کوم چه راپاپه ځو او په دے میدان کښے به اودریږو او دا پهلا شروعات به د دے پهلا محرم د ورځے نه اوکړو، بهترینه ورځ ده، د قربانئ ورځ ده او روان به شو، اول به روان شو سوات ته او د دغه سوات دخلقو سره به کښینو، صوفی محمد صاحب له به ورشو، که د هغه ځائے نه ویډیو راځی او هلته نه د پریس خبرونه راځی خو چرته کښے به د هغوی هغه مقامونه وی کنه، هم دغه خلق به مونږه له لارے جوړی کړی، کښیبنو ورسره، سوال به ورته اوکړو او نن ډیره ښائسته ورځ ده چه زمونږه دا سوال ځائے نیسی۔ سوال زمونږه په دے ځائے نیسی، سوال هم ورته کوؤ، جولئ ورته نیسو، لاس ورته داسے کوؤ چه خدائے ته اوگورئ په نن ورځ باندے انټرنشنل دنیا په سطح باندے حالات دے ته جوړ دی چه انډیا راپاڅی او هغه مونږه ته دا وینا کوی چه زۀ درځمه او په تا حمله کومه او پاکستان ختموم۔د امریکےجهازونه راروان دی او زما په دغه ایجنسو باندے هغه بمباری کوی او دغه Target killings هغوی شروع کړی دی، آواز اوشی چه دلته دومره کسان مړه شو خو لا تر اوسه پورے په فرنټ باندے مونږه ته د چا د الیکټرانک میډیا په حواله یا د بل چا په حواله باندے داسے ثبوت رانغلو نو ښائسته خبره دا ده چه مونږه راپاڅو او دغه مشرانو

سره کښینو او هغوی ته وینا به اوکړو چه آیا دا پاکستان ماتوئ، دا پختونخوا ماتوئ او که نه دا ملک جوړوئ؟ نو د هغوی نه به هم مونږه یو دوه خبرے واؤرو۔ زما هغه مخامخ ملگری، نه یم خبر چه اوس چرته پاڅیدلئ دی، وتلی دی، هغوی دا وینا اوکړله چه دا ملک د اسلام په نوم باندے جوړ شوے دے، 'پاکستان کا مطلب کیا لا اله الا اللّٰه' دا خبره ئے اوکړله۔ زۀ دا وینا کوم چه دیکښے هیڅ شک نشته دے دا یو اسلامی جمهوریه پاکستان دے، په دیکښے هیڅ شک نشته دے چه مونږه ټول مسلمانان یو، په دیکښے هیڅ شک نشته دے مونږه د قرآن او د رسول هغه لارے منو، د بره نه چه کوم قرآن راغلے دے، په مونږه باندے نازل شوے دے، دے قوم ته دا ښودلے شوے او زمونږه په پیغمبر علیه السلام باندے هغه نازل شوے دے، مونږه د هغے نه هیڅ څوک انکاریان نه یو۔ خبره صرف دا ده چه عمل غواړی، عمل په نیک نیتئ باندے غواړی او په هغه کښے قربانئ هم غواړی۔ زۀ ډیر گران محترم سپیکر صاحب، ستاسو په حواله باندے که دا کمیټی نن جوړوی څوک، زۀ تیار یم که زما نه څوک سر پریکوی، که زما نه څوک غوږونه پریکوی، که ما څوک حلالوی د دے پختونخوا د پاره، د دے ملک د پاره پهلا نوم د عالمزیب دے او راپسے چه څوک دی (تالیاں) کوم کسان چه دی چه هغوی اووائی۔ زۀ سحر، سبا سحر نه یو سپینه جهنډا، دغه بیرغ به ما نیولی وی او زۀ د سحر نه سوات ته هم ځم، دا علماء به راسره ځی، په ډیرو خبرو زۀ نه پوهیږم، د دوئ په ژبه هغوی پوهیږی، د یو بل په ژبه باندے دوئ پوهیږی خو زۀ خپل شرکت کولو د پاره تیار یم، زۀ روان یم، زۀ ځم، مفتی صاحب به راسره خامخا ځی او نور کوم مشران چه دی، هغوی به هم راسره ځی۔ زۀSurety تاسو له درکوم چه زما دا ملک، مونږه نه غواړو چه دا د جوړ شی، زما دا پختوانخوا زۀ نه غواړم چه دا د جوړه شی، دا به هله جوړیږی چه زۀ د خپله وینه ورکړم، دا به هله جوړیږی چه زۀ دا خپل سر ورکړم نو زۀ دے هاوس ته چونکه نن ډیر کم تعداد دے، زۀ په دے هم نه پوهیږم چه دا کورم پوره دے او که پوره نه دے سپیکر صاحب، نن تاسو دا اعلان اوکړئ، سحر د یولسو بجو دغه ټائم چه سو فیصد کسان چه دلته راشی او که مونږه سنگ په سنگ لاړ شو او د دے خاورے د پاره د

ایک سو چوبیس سرونه لاړ شی نو څه دنیا به ورانه شی؟ زما مشرانو ډیرے زیاتے قربانئ ورکړی دی، زما مشرانو دلته به بمونه وریدل، هغه بمونو کښے زما مشران تلی دی او هغوی جرګه هم کړے ده، هغوی معرکه هم کړے ده، هغوی د خلقو سره ناست هم دی، نن څه بلا په مونږ پریوتے ده؟ مونږ ځان ته پښتانه وایو، مونږځان ته مسلمانان وایو؟ زهٔ تیار یم دے ته‌لو ورونړو ته وینا کوم که د لس کسانو جرګه وی، که د پنځوسو کسانو جرګه وی او که د یو سل څلیرویشت کسانو جرګه وی، راپاځئ ایمان تیر کړئ، دا ایمان که مونږه تیر کړو، دا ملک هم بچ کیږی، دا ایمان که مونږه تیر کړو، دا پختونخوا هم بچ کیږی، دا ایمان که مونږه تیر کړو، دا 'لا الہٗ' هم بچ کیږی۔ که نن زهٔ تاسو ته وینا اوکړم چه دیکښے هیڅ نه بچ کیږی، بیا د دے نه پس هسے فضول چغے وهل، سورے وهل، هغے باندے هیڅ نه کیږی۔ د هغے هم دغه حل دے چه راپاڅیدل به غواړی او دا په یو بل باندے بلیمونه لګول، څه ډیره غریبه صوبه ده زما، زما ډیر ملګری وائی چه تاسو دا کارونه اونه کړل، دا مو اونه کړل، د کوم ځائے نه ئے اوکړم؟ د جنګ په حالت کښے یمه چه کله نه ما ته حکومت ملاؤ شوے دے او د 28 فرورئ نه پس او یا دا د یکم اپریل نه پس چه کله مونږ دلته بیا راغلی یو، په دے کرسو باندے ناست یو نو بغیر د ژړا نه مونږ بل څه نه دی لیدلی۔ اکثر زهٔ روان شم چه وزیر اعلیٰ له زهٔ ځمه او دا فلانکے کار ورله اوړم، هلته چه ورشو نو هغه وائی لاس اوچت کړئ نن پنځویشت مړه دی، نن دیرش مړه دی او اللّٰه د اوبخښی، هغه خپله خبره په ځائے پاتے شی او مونږ واپس راشو۔ په دے حالاتو کښے زما نه څوک د څه طمع لری؟ زما ډیرو ورونړو دلته د اپوزیشن لیډرانو، مشرانو، افسوس دے یو کس نشته دے، اوس چه هغوی دا وینا خو به ډیره ښه کوی چه دا د حکومت ذمه واری ده، آیا دوئ بیا دلته ما سره په دے کرسو ولے ناست دی؟ آیا دوئ دا تیر پینځه کاله او اته کاله چه دی ولے د حکومت دا مزے هغوی اغستے وے؟ دا خاوره زمونږد شریکے خاوره ده، دا هاؤس زمونږ د شریکے هاؤس دے، دا پختونخوا زمونږ د شریکے پختونخوا ده، دا پاکستان زما د شریکے پاکستان دے، په دیکښے به زما سره مرکز، په دیکښے به زما سره اپوزیشن، په دے

کښنے به زما سره حکومتي پارټئ، دا ټول به يو کيږو چه دا کله مونږ ټول يو موټے شو نو په دغه رب مے د قسم وی سپيکر صاحب، چه دا خبره دومره درنه او دومره گرانه ده خو ايمان به تيرول غواړی، هر سړے به سپينه جهنډا د لاسه نيسی او دا چه مونږ روان شو، دغه خلق هم زما چه په سوات کښنے دی، پښتانه دی، که زما په باجوړ کښنے دی، پښتانه دی، که زما په جنوبی اضلاع کښنے دی، پښتانه دی، که زهٔ راپاڅم او دے خپل پښتون قوم ته مونږ روان شو نو زما خيال نه راځی چه زمونږه دغه خبره به څوک او نه مني۔ زمونږه يو دوه مشرانو خبره اوکړه چه مونږه ولے اسلامی قانون يا اسلامی نظام، شريعت نافذ کوؤ؟ زهٔ خو راپاڅيدلے يم، زما د صوبے زما مشرانو دلته نه چه کوم صوفی محمد صاحب سره ناست وو، خبرے ئے کړے دی، هغه خو غونډ د 'الف' نه تر 'ے' پورے ټول کتاب مونږه راغستے دے، د مرکز په جولئ کښنے مو ايښنودے دے، صدر صاحب ته مونږ د دے هاؤس نه سپيکر صاحب، ستاسو په وساطت سوال کوؤ، وزير اعظم ته ستاسو په وساطت دا سوال کوؤ چه هغوی د دغه شے دستخط کړی چه مونږه دغلته کښنينو ورسره چه دغه ځائے دے صوبائی حکومت دا پاس کړے وو او ستاسو دا دستخط اوشو او وړاندے چه مونږه کښنينو چه دا خبره خلاصه کړو۔ دا ستاسو په وساطت باندے، د دے هاؤس په وساطت زهٔ تاسو ته خواست کوم چه مرکز ته دا جولئ اونيسئ، هغوئ ته دا سوال اوکړئ۔ زمونږ د طرف نه هر څه شوی دی۔ د هغه تير د پينځو کالو حکومت نه دے چه دا راځی او نه راځی، راځی او نه راځی، مونږه خو دستخط کړے دے، هر څه مو فائنل کړی دی، مرکز ته مو ور ليږلے دے، مرکز کښنے دے۔ اوس د دغه راشی او يو دوه دستخطے دی، هغه د اوکړی او دلته نه به دا مشران لاړ شی، صوفی محمد صاحب او دے ټولو سره به کښنيني او دا خبره به خلاصه کړی او زهٔ سپيکر صاحب، په دے خپله خبره ټينگ ولاړ يم چه سبا سحر، سبا سحر دا کميټی د جوړه شی، زهٔ تيار يم، زهٔ خپل دا اوس په دے نه ده چه زما دلته ډير ملگری وو، ډير د اپوزيشن ليډران نشته دے، ډير علماءصاحبان پکښنے نشته دے، سبا سحر دغے له ټائم ورکړئ، اجلاس د په سر ستر گو خو سبا سحر چه دلته مونږه که دا ايک سو چوبيس کيږی، سر

په سترګو او که د پنځوسو کېږی، سر په سترګو خو سره د سپیکر صاحب او سره زما د ټولو ملګرو او چه دا غونډ دا سپینے بیرغے راواخلو ورشو، بیا به زمونږ دا خبره منی، د دے بل حل نشته۔ ډیره مهربانی، عزتمند شئ۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: ثاقب خان چمکنی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، ایک منٹ جی۔

جناب سپیکر: آپ بہت بولے ہیں، آپ بیٹھیں جی۔ ثاقب خان چمکنی صاحب۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی، سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، د لاء اینډ آډر یا Insurgency، چه څه تاسو ورته وایئ چه هغے باندے یا حالاتو باندے خبره کوؤ نو زما خیال دے چه دا به د ټائم ضائع کول وی۔ (تالیاں) هغه جناب سپیکر صاحب، هر چا ته پته ده چه څه روان دی او څه بد حال دے، دا د چا نه پټه نه ده۔ زمونږه مشرانو ورونړو، خوئندو خبرے هم اوکړے، زۀ به په هغے کښے نه ځم جی خو زۀ جی یو څو تجاویز به ورکول غواړمه۔ وړومبے صاحب، اصل مقصد، اصل مسئله چه زمونږه جوړه ده او په دے هاؤس کښے هم جوړه ده او زمونږه خلقو ته هم جوړه ده، هغه داده چه خلق پوهیږی نه چه یره لوبه څه روانه ده؟ دا پالیسی، هغه سنټرل پالیسی ده او که د ادارو پالیسی ده، هغهClear نه ده۔ جناب سپیکر صاحب، یو خوا مونږه خبرے کوؤ چه امن غواړو نو د امن دوه طریقے دی۔ د امن دا طریقه ده چه سړے به کښینی او خپل میز باندے او په دغه باندے به خبرے اوکړی چه یره دا خبره ده، دا ستا مسئله ده، دا زما مسئله ده، حل به ئے راااوکاږو۔ غل ته به غل وائی، ساز ته به ساز وائی، جرمانه به ئے کړی او جرمانه به ترے واخلی۔ هغه زمونږه دے حکومت، زمونږه مشرانو شروعات هم کړی وو خو جوړه نه شوه۔ دویم حل ئے څه دے؟ دویم حل ئے دا دے چه هر یو سړے چه هغه په کومے جامه کښے وی او په کوم طرز کښے چه وی او زما بے ګناه ماشوم، زما بے ګناه زنانه، زما خور، زما مور، زما لور، زما ورور، زما پلار چه د هغه شر نه خلاص نه وی او خبره هم نه

اوری نو بیا خبره داسے ده چه د هغے خلاف آپریشن کول پکار دی۔ دا دوه خبرے دی یا به ئے کښینوئ په میز باندے به خبره اوکړئ او چه هغه نه کوی نو بیا خبره داسے ده چه آپریشن به پرے کوؤ۔ دلته مسئله داسے ده چه اوسه پورے زمونږه خلق او په دے ایوان کښے هم زمونږ ناست ورونړه په دے باندے پوهه نه دی چه بهئ! زمونږه لاره کومه یوه ده؟ د خبرو لاره ده، که د جنگ لاره ده؟ که خبرے کوؤ نو بس کښینئ چه خبره باندے اوکړو۔ دویم فریق ته پکار ده چه یو ډیر Clear message لاړ شی چه په خبرو باندے مونږه کوؤ او زما دا باور دے چه کم از کم دے ایوان کښے چه څومره کسان ناست دی غواړی به دا، ولے چه مونږه جمهوری خلق یو، مونږه امن غواړو، مونږه پښتنو همیشه خپل کار په جرګو باندے دغه کړے دے۔ مونږه وایو چه راشئ کښینئ خو داسے خو امن نه راځی کنه چه زهٔ درته وایم چه کښینه خبره کوؤ او تهٔ وایئے چه دا خبره زهٔ منم، دا نه منم، دیکښے زما واک نشته۔ مسئله داسے ده چه هر یو کس دلته امن غواړی، تجاویز به بیل وی، طریقه کار به بیل وی خو امن غواړی او خلق هم ولاړ دی، هغوئ وائی چه تاسو څه وایئ، مونږه درپسے یو خو کنفیوژن دے، د پالیسی کنفیوژن دے، په هر یو اداره باندے ګوتے خلق هم نیسی۔ مونږه راپاڅو خپلو ورونړو ته وایو چه یره تاسو نه مونږ ته وراثت کښے ملاؤ شوے دے۔ هغوئ راپاڅی او وائی تاسو هسے ګپ شپ لګوئ، د خلے خبرے کوئ، نور څه نشته۔ سنټرل حکومت راشی، هغه وائی مونږه امن غواړو، دهشتګردی نه منو خو بیا د هغے اداره هغه د سنټرل حکومت خبرے نه منی، بیا زمونږه ادارے هغه هم زمونږه خبرے نه منی نو حل ئے څه دے؟ جناب سپیکر صاحب، هم دغسے به یو به یو اړخ ته روان وی بل به بل اړخ ته روان وی، د دے خو دا حل نه دے۔ جناب سپیکر صاحب، زما وړومبے تجویز دا دے چه د دے هاؤس د یوه کمیټی جوړه شی چه په هغے کښے د هر یو پارټئ مشر د کښینی او د دے پالیسئClearance د اوکړی چهClarify شی چه ټولو نه تپوس اوکړو چه که هغه د فیډرل ګورنمنټ مشران دی او که زمونږه مشران دی چه مونږه کښینو دلته چه بهئ! غواړو څه؟ د دهشتګردئ مخالفت به کوؤ که نه پټ په پټه به ورسره ملګرتیا کوؤ؟ مقصد مو څه دے؟ دلته زما ډیر مشرانو

خبرے او کړے ، ډیرو ملګرو خبرے اوکړے ، یوه خبره هغوی ټول کوی، بار بار کوی، زۀ نه غواړمه چه ډیټیل کښے لاړ شم خو زۀ به یوه خبره، زما اعتراض دے ، هر یو کس خبره کوی چه د امریکے ملګرتیا ، د امریکے دشمنی، د هندوستان ملګرتیا او د هندوستان دشمنی، زما خیال دے چه زۀ نن تاسو ته دا وایمه چه په International relation کښے ملګرتیا او دشمنیانے نه وی، دا مفادات وی مفادات، چه کوم ځائے کښے زمونږه مفاد یو وی، پکار ده چه مونږه ورسره ملګرتیا هم اوکړو پاڅو نن خو چه چرته ملګرتیا نه وی، مفاد یو وی، د ملګرتیا ضرورت نشته، پکار ده چه نن مونږه ټول دلته یو ځائے شو او تپوس اوکړو د فیډرل ګورنمنټ نه او ټول اوولس چه مونږه پوهه کړی چه زمونږه دا جنګ چه روان دے او په دیکښے زما دا مشران، زما بچی، زما خوئندے بے عزته کیږی، مړے کیږی، دا زمونږ په مفاد کښے دے که نه دے ؟ او پکار دا هم ده چه زۀ دے بل فریق نه هم تپوس اوکړم چه 'طالب' ځان ته وائی او کله 'لشکر اسلام' ځان ته وائی او که دهشتګرد ځان ته وائی، چه هر یو دے ، چه ستا څه مفاد دی؟ ستا دشمنی امریکنی سره ده، هندوستانی سره ده او که ما سره د ده؟ زما د لور، خور بے عزتی ستاسو مقصد حل کوی؟ زما د بے ګناه څوی، ورور، خور مرګ ستا مقصد حل کوی؟ ستا دشمنی ما سره ده، که دشمنی د امریکنیانو او هندوستانیانو سره ده؟ خبره داسے ده چه څو پورے مونږه خپلے پالیسئ Clear کړے نه وی، دا جنګونه مونږه نه شو کولے۔ خبره د یووالی او اتفاق ده او یووالے او اتفاق به هله کیږی چه راغونډ شو او یوه خبره باندے لبیک اوکړو۔ دا د سیاست خبره نه ده، دا زمونږه د بقاء خبره ده۔ دا زمونږه د عزت خبره ده۔ مرګ هم شته، د ګور شپه په کور نه وی خو دا بے عزتی خو نه زما په خپل ځان پیرزو ده او نه مو په یو پښتون مسلمان باندے پیرزو ده۔ دا هره ورځ چه بے ګناه خلق مری، دیکښے خو امریکنے یو هم مړ نه شو۔ بونیر کښے څومره امریکنی مړه شو، څومره هندوستانی مړه شول، یو کس مړ شو جناب سپیکر صاحب؟ پالیسی پکار ده چه Clear وی او ورپاڅئی چه پالیسی Clear شی نو بیا Strategy clear پکار ده او هغے د پاره زۀ بیا خواست کوم چه د پارلیمانی لیډرانو یوه کمیټی جوړه شی او په هغے دا او شی چه

پالیسی Clearشی او پالیسئ د پاسه Strategy clearشی چه یوه طریقه دا به کوؤ، که هغه په مذاکراتو باندے ده که هغه په جنگ باندے ده خو چه یوه Strategy جوړه شی او په هغے Strategy باندے مونږه روان یو۔ جناب سپیکر صاحب، خپلے خبرے ته به راشو، د دے صوبے خبرے ته به راشو او بیا به زۀ شروعات او کړم وړومبے د خپلے ضلع نه، خپل کور نه۔ د پښتو متل دے، وائی چه په کلی د راشی، د کور غم کوه او په کور باندے چه راشی د خپل ځان غم کوه۔ جناب سپیکر صاحب، دے ځائے کښے مونږ ته لویه مسئله د ټرائبل بیلټ نه ده او په ټرائبل بیلټ کښے مونږ ته مسئله چه ده، هغه د خیبر ایجنسئ نه ده۔ زما او زمونږ د ډپټی سپیکرصاحب حلقے ته د 'لشکر اسلام' مسئله چه کله نه راغله، اوتهٔ هم نه وو اغستے مونږه، ډزے او دغه حالات وو، اوس ورسره د طالبانو هم راغلے دے، هره ورځ بیان ګورو، دوه درے کسان ورسره نور هم راشی چه دا فلانے ګروپ دے، دا ډینګرے ګروپ دے۔ مسئله دا سے ده چه د دے هر یو ګروپ ځایونه خلقو ته په نښه دی، پرون راسے جنګ شروع شوے دے، زمونږه چه کوم دا وروڼره او خوئندے حیات آباد کښے اوسیږی، د هغوی نه تپوس اوکړئ، پرون راسے او تر ننه ډزے دی، زما په حلقه کښے کوم ځنګلی کښے کوهاټ روډ باندے چه څومره زما حلقه راځی او د ډپټی سپیکر صاحب په هغے باندے یوه کرفیو هم شوے ده او مونږ ته چا وئیلے هم نه دی چه دا کرفیو کوؤ، دغه کوؤ، هغه خبره به نه کوؤ، هغه ځایونه ولے نه ټارګټ کیږی چه کوم ځایونه خلقو ته پته ده چه په دغه ځائے کښے د غلو والا ناست دی، دغه ځائے کښے دا ډاکو والا ناست دی، هغه ولے نه ټارګټ کیږی؟ نن سبا خو ډیره عجیبه غوندے اسلحه ده چه کوم ورځ باندے منګل باغ راتلو او شاه کس ته اورسیدو نو دے زمونږه د ګاونډ نه، د اسمبلئ ګاونډ نه، د آرمی سټیډیم نه ئے په مارټرز اوویشتل او هلته نه ئے اوتښتول، چه دومره Precise اسلحه شته دے نو د دوئ دا ځایونه ولے دغه دی او که نه بله خبره ده؟ دا خبره ده چه نه، دوئ به Patronage هم کوی نو چه Patronage ئے کوی نو دا خلق به سپورټ کوی خو مونږ هم په دے باندے پوهه کړئ کنه چه یره دا کسان ګورے زمونږه ملګری دی، دا کسان ګورے زمونږ خپل دی چه مونږ ته ئے

هم اوښائی۔ مونږه خدائے وهلی یو چه مونږه به د خپل وطن مفاد، د خپلو پښتنو او د خپلو مسلمانانو د مفاد خلاف خبره کوؤ؟ بالکل به ئے نه کوؤ خو پوهه خو مو کړئ چه دیکښے خبره څه ده؟ چه یو اړخ ته تاسو ته پته هم ده، اسلحه شته دے، هغه نه کیږی، یو بل خوا ته ده کنه۔ بیا زۀ به خواست کوم جناب سپیکر صاحب، دا خبره زۀ همیشه کوم، مونږه او تاسو، خلقو رالیږلے یو، که مونږه سرخ پوش یو، که د پیپلز پارټئ ملګری یو، که د جماعت علمائے اسلام ملګری یو، که د (ن) ملګری یو، که د هر پارټئ نه یو، په مونږه خلقو اعتماد کړے دے او جمهوریت کښے د خلقو دے رائے ته پکار ده چه اهمیت ملاو شی نو پکار ده جناب سپیکر صاحب، چه نن تاسو د هاؤس یوه کمیټی جوړه کړئ او هغه هاؤس کمیټئ لاندے دا ټومره ایجنسیانے دی، که پولیس دے، که سپیشل برانچ دے، که آئی بی ده، که فیډرل ایجنسیانے دی، دا د ناست وی او هغوئ ته د هر یو شے ښائی چه نن مونږه دا کار اوکړو او دا مو اونکړو او دے وجے نه مو اونکړو چه د خلقو اعتماد لږ بحال شی، چه زمونږه اعتماد بحال شی، چه مونږه چا ته وئیلے شو چه هلکه دا خبره او نه شوه۔ د وقار خان په کور باندے هم چه حمله شوے وه نو فوج ځکه غږ اونکړو چه د دے دا وجه وه چه زمونږه سره خو څه خبره وی چه مونږه ئے کولے شو او که دا خبره نه وی نو پکار ده چه مونږه دوئ ته مشوره ورکړو چه بهتئ دا کار اوکړه، دا زما پالیسی ده، دا زما Strategy ده، داسے به کوے۔ هغے سره جناب سپیکر صاحب، د پیښور د ضلعے او دے نورو ضلعو بمطابق زۀ یو تجویز بل ورکومه، خاصکر د پیښور د ضلعے د پاره ما متل د پښتنو اوکړو، بیا به ئے هم اوکړم چه په کور د راشی، د ځان خیال ساته، زۀ نن د ځان خیال ساتم۔ زما ټول پښتانه وروڼره دی او ټول دغه دی جناب سپیکر صاحب، زۀ تاسو نه دا رولنګ غواړم چه کله د منګل باغ یا د هر یو سړی او د خیبر ایجنسئ نه چه کوم یو قوم که هغه د منګل باغ قوم دے او که د بل دے، چه کوم ورځ هغه زما علاقے ته راغلو او زما د علاقے د امن و امان خطره جوړه شوه او د هغے کوشش اوکړو چه ختم کړی، پکار ده چه دا قوم ټومره چه دلته خلق وی چه زۀ ئے جیل ته اولیږم، د هغه چه ټومره کاروبار دے، زۀ ئے بند کړم او د هغه چه ټومره لاره ده، په

هغے باندے به هغه بند ساتم، دا Strategy پکار ده چه هغوئ ته پته وی چه چرے زما ځوے نه پریږدی، زما خور نه پریږدی، زما لور نه پریږدی، زما د مور بے عزتی کوی، زما د بچی دلته هیڅ تحفظ نشته نو تهٔ به هم نه راځے۔ زما په دغه باندے دا اوس د ځان خبره ده البته چه پښتو کوی یا ملګرتیا کوی، ما سره کار مه لره راشه، سمه خبره اوکړه چه زهٔ هم درسره خبره اوکړم چه که تهٔ ټهیک ئے چه زهٔ درسره ملګرتیا اوکړم خو چه که داسے نه وی چه دشمنی د بل چا سره ده او تهٔ راځے او په ما باندے ډز ډز او ټوک د ټپوس نشته جی چه څو پورے زهٔ ټپوس اونه کړمه، دا د پاکستان قانون دے چه کله فیډرل ګورنمنټ او ګورنر صاحب هغه غواړی چه یو قوم هغه له سزا ورکړی نو هغه به راشی او په Settled area کښے به ایف سی آر لاندے د هغه ټول املاک سیل کړی، دا زهٔ ولے نه شم کولے؟ ولے زهٔ پاکستان کښے نه یم؟ لاګو هم هغه ایف سی آر کړی، لاګو دفعه 144 کړی، په تین ایم پی او کښے ئے دننه کړی خو چه څو پورے مونږه Practical steps نه اخلو نو دا نه کیږی۔ دا په کرفیو باندے نه ده، دا په دے هم نه ده چه دوه درے کسان به چه پنړ اچوی او بدمعاشان به راغونډ کړی، دا د بدمعاشانو کار نه دے، دا مافیا ده او Insurgency ده، دا په وړوکی دغه باندے۔ جناب سپیکر صاحب، زما دریم تجویز، اکثر په اخبارونو کښے مونږه ګورو چه دومره ازبک اونیولی شو، دومره غیر ملکیان اونیولی شو، ګورو او بیا ئے پته نه لګی چه هغوی ته څه سزا ورکړے شوه او که نه څه چل اوشو چا پریښودل، څه چل اوشو؟ د هغوی Transparency نشته دے جی۔ زما دا خواست دے چه دغه ملک کښے، زمونږه په دے ټوله سیمه کښے، د پښتنو په دے ټوله سیمه کښے چه کوم ځائے کښے بهرنے سړے دے چه هغه چرته نه هم راځی، پکار ده چه لوکل تهانړے کښے د هغه رجسټریشن کیږی او هغه وخت پورے کیږی چه څو پورے د هغه دا پته نه وی لګیدلے چه دا سړے صفا دے او بیا به ئے تهانړه ذمه واره وی چه هغه له د صفا چټ ورکړی او بیا هغه څه کوی نو تهانړه پکار ده چه ذمه وار شی چه هغه دغه کیږی۔ زهٔ څه وایمه، زهٔ دا وایم چه هر یو کس که هغه افغان رفیوجی دے، که هغه بل دے، هغه چه زما په کلی کښے اوسیږی نو پکار ده چه د څوکنو تهانړه د

هغه رجسټریشن اوکړی او ریکارډ ئے ساتی۔ پکار ده چه بډه بیره کښے اوسیږی چه د بډه بیرے تهانړه ئے کوی۔ پکار ده چه ښار کښے اوسیږی، اوس خو عجیبه غوندے خبره ده، وائی کیمپونه وران کړئ، کیمپونه وران شو، بهر خو لا نه رل، افغانستان ته خو لا نه رل، هغه خو زما په کلو کښے ، ستا سو په کلو کښے ، زمونږه په ښاریو کښے روان دی او چه کله د پولیس خوښه وی او نور څه نه وی، وائی دا ازبک مے اونیولو۔ اوس په دے نه پوهیږو چه سم کار چا اوکړو او غلط کار چا اوکړو؟ هر یو هغه کس د پاره چه پاکستانے نه وی، پکار ده چه د هغه رجسټریشن اوشی او تهانړے د کوی او هر دوه هفتے پس د راغواړی، چه هغه ځائے هم بدلوی نو هم پکار ده چه هغه ځائے ئے رجسټریشن کیږی۔ زۀ وایم جناب سپیکر صاحب، حالات داسے دی چه دے د پاره ضروری ده چه مونږه خصوصی انتظامات اوکړو۔ عام حالت کښے پکار نه ده چه زمونږه ډیر زیات پولیس وے خو اوس پکار ده چه پولیس وی۔ یوه خبره ډیر وخت نه انختے ده جی، هغه زمونږه د ایف سی د پلاټون ده جی، په هغے کښے زمونږه وزیر اعظم صاحب Commitment کړے وو د سلو پلاټون جی، اوسه پورے څه راغلی نه دی جی، یو هم نه دے راغلے نو مونږه به دا خواست هم کوؤ چه د دے کمیټی جوړه شی او د دے ټولو مشرانو د کمیټی جوړه شی چه هغه په دے Liaison ساتی۔ دا چه کومے مسئلے زمونږه فیډرل ګورنمنټ سره انختی دی په سیکورټی باندے ، په لا ء اینډ آرډر باندے ، دا چه کوم تفتیشونه زمونږه دی، پکار ده چه هغه Liaison ساتی او هغے سره د مونږ له دا مسئلے زمونږه حل کوی۔په زړه مے ډیر څه دی جناب سپیکر صاحب، خو دا به ډیر اوګنړم، ډیرو مشرانو خبره اوکړه۔ شکریه۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریه، ثاقب چمکنی صاحب۔ جناب اکرم خان درانی صاحب۔ ډیره یو اهم موضوع ده، ملګرو اوچیړله نو دے باندے ستاسو خیالات لږ پکار دی۔ جی اکرم خان درانی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر صاحب، اکرم خان صاحب کا مائیک بند ہے، پہلے میں بولوں گا پھر میرے بعد یہ بولیں۔ اگر آپ سر، اس کو Continue کرتے ہیں تو پھر تو بات ہے۔ کل ہے تو پھر ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: آپ کہہ رہے ہیں تو پھر لودھی صاحب۔ جناب قلندر خان لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر صاحب، میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آج مجھے آپ نے نہایت ہی اہم Sensitive موضوع پر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جو تجاویز آئی ہیں نا، اس پہ خالی بات کریں۔ کمیٹی کی اور ان دوستوں نے بہت اچھی اچھی وہ دی ہیں، Repetition مزید نہیں ہونی چاہیئے۔

حاجی قلندر خان لودھی: آپ نے اظہار خیال کرنے کا موقع دیا۔ جناب سپیکر، دکھ ہو تو دکھ کا مداوا کیجئے، زندگی خود دکھ بن جائے تو پھر کیا کیجئے؟ (تالیاں) جناب سپیکر، میرا خیال تھا کہ آپ مجھے وقت دیں گے، اجازت دیں گے، میں اس کو لونگا، 'نائن الیون' کے واقعے سے کیا کیا ہو رہا ہے، ملک کے ساتھ اور، صوبے کے ساتھ، اور کیوں کیا جارہا ہے؟ جناب سپیکر، یہ دہشتگرد امریکہ خود ہے اور اس کے بعد ہمارے جو ہمدرد ہیں، اسی طرح روس بھی جو ہمارے ساتھ ہمارا دوست ہے، وہ بھی ہمیں پتہ ہے اور ازلی دشمن جو بھارت ہے، وہ بھی ہمارے سر پر بیٹھا ہوا ہے، یہ مل کے ایک پروگرام بنارہے ہیں اور یہ 'نائن الیون' کو انہوں نے لیا اور وہ القاعدہ کا سربراہ ڈھونڈتے ڈھونڈتے افغانستان کو تہس نہس کیا جو ایک مسلمان ملک تھا۔ روس میں جو خرابی ہوئی، جو اس کی بربادی کی گئی، اس کے بعد وہ ٹارگٹ ہمیں بنارہے تھے لیکن ہم ان کی پکڑ میں نہیں آرہے تو پھر وہاں سے وہ جو ہمارے طالبان یا جو بھی ساتھی وہاں ہیں، ٹھیک ہے ہماری ایک لمبی بارڈر ہے، اس بارڈر کے (آرپار) ایک دوسرے کے ساتھ ہمارے رشتے ہیں، بارڈر کا یہ مطلب نہیں ہے کہ پچاس فٹ اونچی فصیل لگی ہوئی ہے اور ادھر کیا ہو رہا ہے ادھر کیا ہو رہا ہے؟ یہ ہے کہ یہ تھوڑی لائن پٹی ہے، وہاں میرا رشتہ دار رہتا ہے، ادھر میں رہتا ہوں، ہمارے ادھر رشتے تھے، وہ لوگ ہمارے آگئے اور ان کے ساتھ عسکریت پسند بھی آگئے۔ اس وقت مشران سے، علاقہ غیر کے مشران سے، ملکوں سے، ان کے ذمہ داروں سے گورنمنٹ نے یہ مطالبہ کیا تھا کہ آپ یا تو ان لوگوں کو اپنی حدود کے باہر ہم ان کے کیمپ لگائیں، ان کیمپوں تک ان کو محدود کیا جائے یا ان کی آپ رجسٹریشن کرائیں لیکن وہ چیز انہیں پسند نہیں تھی۔ وہی پٹھانوں والی روایت

کہ بھئی جو ہمارے پاس قتل کر کے آجائے یا جو بھی جیسے بھی آجائے، اسے ہمیں امان دینا ہی دینا ہے تو اس پر انہوں نے، یہ جو بھی ہوا، اس پہ اور زیادہ لمبی بات نہیں کروں گا، بات بہت لمبی ہو جائے گی کہ وہاں پھر کیا ہوا؟ اس کے بعد انہوں نے Cooperate کرنے کی بجائے Resist کیا۔ فوج گئی، کیا کیا نہیں ہوا؟ دونوں اطراف سے بربادی ہوئی اور پھر Retreat کرتے کرتے میرے اس جنت نظیر خطہ ملاکنڈ ڈویژن، سوات، باجوڑ، ایسے علاقے جو کہ میرے ڈسٹرکٹ، میرے ہزارہ ڈویژن سے جو ترقی کے لحاظ سے وہ تیس چالیس سال آگے تھا، وہاں جہاں کہ سیاحوں کا اور ٹورسٹس کا وہ ایک مرکز تھا اور گہما گہمی رہتی تھی، ہر سیزن میں وہاں لوگ آتے تھے اور بزنس ہوتا تھا اور بڑا ادھر چین (محسوس) ہو رہا تھا لیکن اس پر انہوں نے ہاں کیا۔ اس کے بعد یہاں بات ہو رہی ہے مذاکرات کی، جناب سپیکر، آپ کے علم میں ساری باتیں ہیں، یہ میرے پاس فائل پڑی ہوئی ہے جناب سپیکر، ہمیں وزیر اعلیٰ نے بلایا، تمام پارلیمانی لیڈروں کو بلایا، فائل میں سب جرگے ہیں، سینیئر منسٹر کے نام بھی ہیں، منسٹروں کے بھی ہیں، ایم پی ایز کے بھی ہیں، مشران کے بھی ہیں اور سوات کے لوگوں کے بھی ہیں، سب کے ہیں۔ اس میں یہ جرگہ بنا، مذاکرات شروع ہوئے، مولانا صوفی محمد صاحب رہا ہوئے، اس کے ساتھ ساتھی رہا ہوئے، مرکز نے Compensation دی، ان کے جو نقصانات ہوئے، وہ صوبے میں Amount آگئی، Allocation آگئی، اس کے بعد چند دنوں اور چند ہفتوں کیلئے امن بھی ہو گیا، بات ٹھیک تھی وہ بھی لیکن یہ جو اصلی دشمن جن کا میں نے نام لیا ہے، انہیں یہ بات پسند نہیں تھی اور انہوں نے وہاں ایسا اپنا رخ اختیار کیا کہ دوبارہ ہمارا یہ جو امن کا مسئلہ تھا، وہ سبوتاژ ہو گیا اور اس پر اسلام کی آڑ میں، دین کی آڑ میں، مذہب کی آڑ میں وہ جو بھی کرتے ہیں، وہ کر رہے ہیں اور وہ میں نہیں سمجھتا کہ طالبان یہ کچھ کر رہے ہیں یا ان کے ساتھ جو عسکریت پسند جو باہر سے آئے ہوئے ہیں جو ان کی سپورٹ میں افغانستان میں ان کے ساتھ گئے ہوئے تھے، یہ سب کچھ وہ لوگ کر رہے ہیں لیکن یہ ان طالبان کو بھی سمجھنا چاہیئے کہ یہ باہر کے جو یہ چاہ رہے ہیں کہ ہم نیوکلیئر پاور ہیں، ہم ایٹمی پاور ہیں، یہ کسی کو پسند نہیں ہے۔ ہمارا یہ کچھ ہونا چونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ اتنا چھوٹا سا ملک اور مسلمانوں کا ملک اور یہ ایٹمی پاور بن جائے اور اتنا طاقتور وہ اپنے آپکو کہلوائے، اسلئے ہمارے دشمن سے ہی دشمنی ہے۔ روس کے ساتھ جو ہماری اچھائی ہوئی افغانستان میں، وہ کسی سے پوشیدہ نہیں، کس کی وجہ سے اس نے مار کھائی، وہ ہمارے ساتھ اچھائی ہے۔ امریکہ ہمارے ساتھ اچھائی کرے گا کل، اسکو پتہ نہیں ہے کہ یہ

مسلمان قوم کیسی ہے؟ یہ جب مرتے ہیں تو کہتے ہیں شہید ہیں اور جو مار دیتا ہے تو کہتے ہیں غازی ہیں، ان کے ساتھ کون لڑے گا؟ وہ بھی، ہمارے لئے جو شاطر دشمن بیٹھا ہوا ہے بھارت، وہ تو ہمارے سر پر ہمیشہ بیٹھا ہوا ہے، یہ میرے چیف منسٹر تھے درانی صاحب، ان کے دور میں جو چینی قتل کئے گئے، ان کیلئے جو بیس، بیس لاکھ روپیہ اس نے مقرر کیا تھا، فلور آف دی ہاؤس پر انہوں نے آپکو بتایا ہے اور یہ اب بھی اس بات کو، آپ کوConvince کرنے کی کہ انہوں نے خود انکوائری کی تھی کہ یہ ساری بات ہے۔ تو ہم اپنے دشمن کو سمجھیں، ہمیں As a قوم کچھ سوچیں، ہماری یہ Tradition، تھوڑے وقت کیلئے ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ ہو جائے، یہ بند ہو جائے، کوئی نعرہ لگاتا ہے یہ ہو جائے، کوئی کہتا ہے یہ، میں کہتا ہوں کہ اس وقت ان فضول باتوں کی ضرورت نہیں ہے، اس وقت ایک بات کی ضرورت ہے کہ ملک کو کیسے رکھیں گے، قوم کی حیثیت سے سوچیں۔ جناب سپیکر، میری اس میں، میں چونکہ بات تو لمبی کرنا چاہتا تھا لیکن ٹائم کو بھی دیکھ رہا ہوں۔ جناب سپیکر، میری اس میں ایک رائے ہے، رائے یہ ہے کہ جیسے ہر پارٹی کی کوشش ہے لیکن طالبان کون ہیں، وہ کیا کر رہے ہیں؟ وہ مذہبی آڑ میں ساری بات، جو بات وہ کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ دین میں ہے یہ باتیں۔ اگر وہ حجام کی دکانوں کو اڑاتے ہیں اور اسکے ساتھ ملازموں کو بھی مارتے اور انکے ساتھ انکے مالکان کو مارتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ داڑھی مونڈ رہے تھے، اسلئے یہ بات کرتے ہیں، وہ بھی دینی اور ویڈیو والوں کو اڑاتے ہیں، یہ دین کی بات ہے۔ اس کے بعد انہوں نے کیا کیا؟ کہ مشران جو انکو اس بات سے منع کرتے تھے یا سمجھاتے ہیں، انکو انہوں نے مارا۔ میرے بھائی واجد خان کی تقریر مجھے یاد ہے، کتنی جذباتی تقریر انہوں نے کی اورForsee کر رہے تھے اور ان کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے، ہم کیا کر سکے؟ ان کا بھائی ہی قتل ہو گیا، افتخار خان کا بھائی ادھر ساتھ بیٹھا ہوا ہے، اسکے ساتھ کیا ہوا؟ ہم کس کو بچا سکیں گے اور کیسے یہ بچے گا؟ وہ بات جو بھی کرتے ہیں، جو انکو سمجھاتے ہیں، ان کے وہ گلے پڑتے ہیں۔ اب بات یہ ہے کہ انکو سمجھائے کون؟ میں یہ کہتا ہوں کہ اس وقت ایک فورم ہمارے پاس ہے، وہ مذہبی جماعتوں کے لیڈران ہیں، وہ لوگ ہیں جو مذہبی جماعتوں کے بڑے ہیں، وہ خدا کیلئے اس ملک کی خاطر، ان مسلمانوں کے ملک کی خاطر، اس صوبے کی خاطر آگے آئیں اور انکو آپ نے آگے لانا ہوگا اور انکو ساتھ بٹھائیں گے، جرگہ مار وہی ہو سکتا ہے، وہی فیصلہ کر سکتا ہے جس کو دوسری پارٹی مانے، میں نے وزیر اعلیٰ کو پہلے یہ فائل بتادی، اس نے وضاحت کر دی ہے، گورنمنٹ نے کر دی ہے لیکن اس

طرف سے اسکو، تو اب میں یہ چاہونگا کہ یہ انکو آگے لائیں اور انکو بٹھا کے یہ کریں اور دوسری میری جو رائے ہے، وہ یہ ہے، یہ جو ملاکنڈ بہت بڑا ڈویژن ہے، اسکے ایک سپاہی سے لیکر ایک جرنیل تک پولیس میں بھی ہوگا، ایف سی میں بھی ہوگا، رینجر میں بھی ہوگا اور فوج میں بھی ہے، ان لوگوں کو Depute کریں وہاں، جو لوگ ان کی روایت کو جانتے ہیں، جو لوگ ان کی پشتو کو سمجھتے ہیں، جو لوگ ان کے حالات کو جانتے ہیں، وہ بیٹھ کر مذاکرات کر کے اس بات کو Settle کرتے ہیں، پھر آپس میں وہ اپنا جو بھی میدان لگاتے ہیں، وہ کریں آپس میں تو یہ جو میرے رینگروٹ آپ گجرات سے بھیجیں گے، جنہیں راستے کا پتہ نہیں، جنہیں ان کی شکل دیکھ کے، ان کی بندوق، پتہ نہیں انکے ہاتھ میں رہتی ہے یا نہیں رہتی، ان لوگوں کو اب ان کے مقابلے میں بھیج رہے ہیں؟ خدا کیلئے لوہا لوہے کو کاٹتا ہے، آپ کے پاس جب ایک فورس ہے تو کیا کر رہے ہیں؟ باقی میں یہ نہیں چاہتا کہ میری فوج کمزور ہے، میری آئندہ اپنی فوج پر ناز ہے، وہ ہماری ملک کی بقاء ہے اور ہر ایک کو یہ ماننا ہوگا اور یہ نہیں ہے کہ میں یہ کہونگا کہ وہ ایک ڈسٹرکٹ کو نہیں بچا سکتے، وہ سارے ملک کو بچا سکتے ہیں، انہوں نے اتنی قربانی دی ہے اور آئندہ بھی قربانی دیں گے لیکن اس بارے میں ان کو پوری اجازت نہیں ہے، کبھی کہتے ہیں یہاں کریں۔ میں اس بات پر حیران ہوں جب میرے بھائیوں نے مجھے یہ بتایا کہ دو سو گز سے ہم پر حملہ ہوتا ہے اور ہمارے آئی جی کو بتاتے ہیں، ڈی آئی جی کو بتاتے ہیں، کمانڈر کو بھی بتاتے ہیں اور ہم کہتے ہیں کہ ہمارے پاس اتنا اسلحہ ہے اور ہم ان کے ساتھ اتنے وقت تک لڑائی کر سکتے ہیں لیکن اسکے بعد ہمارے پاس نہیں ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہم پہنچ رہے ہیں، پہنچ رہے ہیں لیکن وہ نہیں پہنچتے، پھر ہمیں وہ آرام سے مارتے ہیں، ہمارے ساتھ جو مرضی ہو، وہ کرتے ہیں۔ میں یہ سوچتا ہوں کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ اور اسکے بعد مولانا صوفی محمد صاحب کے ساتھ میں Agree ہوں، اگر وہ یہ ضمانت دے دیں۔ آج بھی میں نے اخبار میں پڑھا ہے، کل کے مشرق اخبار میں، میں نے ان کے اداریے میں پڑھا ہے، وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ بھئی شریعت کو نافذ کریں اور شرعی نظام عدل کو لائیں، میری ذمہ داری ہے، اگر پھر عسکریت پسند ہتھیار نہیں ڈالیں گے تو ان کے ساتھ میں لڑوں گا تو میں یہ کہتا ہوں کہ اس میں کیا قباحت ہے؟ کیوں گورنمنٹ اس کو نافذ نہیں کرتی؟ کیوں ہمارے صوبے کو برباد کر رہے ہیں؟ کیوں مرکز والوں کو میری گورنمنٹ اس بات پر مجبور نہیں کرتی؟ جب یہ صوبہ Disable ہو جائیگا تو میرا ملک بھی ایسے ہی کمزور ہو جائیگا اور باہر کے جو دو، ایک، تین طاقتور دشمنوں کے آپکو نام گنیں، ان کو یہ موقع مل

جائیگا اور وہ یہ کہیں گے کہ آپ ایٹمی پاور نہیں ہو سکتے، آپ اس کو نہیں سنبھال سکتے لہذا آپ اسکو نہیں سنبھال سکتے تو اسلئے وہ رول بیک کریں یا ہمارے پاس جو بھی کرینگے۔ جناب سپیکر، یہ ایک پلاننگ ہو رہی ہے مسلمانوں کے ساتھ اور پاکستان کے ساتھ، اس پر As a قوم ہم نے سوچنا ہے، طالبان کو بھی، وہ بھی ہمیں گلے لگائیں، ہم نے بھی ان کو اب گلے لگا دیا، وہ بھائی بنے، مسلمان ہیں۔ ہر ایک ہم میں سے ذمہ دار ہے اور ہر ایک سے اس کی ذمہ داری کے متعلق پوچھا جائیگا اور یہ ہے آخرت، سب نے حساب دینا ہے، اس سے کوئی بری الذمہ نہیں ہو سکتا۔ تو وہ ایسے ہر مسلمان کی حیثیت سے سوچیں اور اگر شریعت، میں تو کہتا ہوں کہ درانی صاحب کے دور میں پوری اسمبلی نے Unanimously شریعت کو پاس کیا تھا بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ پورے صوبے میں نافذ کر دیں شرعی نظام، شریعت تو اس میں کیا قباحت ہے؟ اس میں شریعت نافذ کر دیں، ہم مسلمان ہے، ہم نے ایک لاالہ الااللہ کے نام پر ملک حاصل کیا ہے تو ہم نہیں چاہتے کہ اگر وہ لوگ بھی یہی چاہتے ہیں، ان کے سچ اور جھوٹ تو آپ ایک طرف کریں، ایک دفعہ نافذ کر دیں پھر دیکھیں وہ کیا کرتے ہیں؟ نہیں کرتے، مجھے پتہ ہے۔ ٹیکنیکلی کوئی ہے، بلور صاحب فلور آف دی ہاؤس پر بتائیں گے بھی کہ کچھ ہے لیکن اس کیلئے کچھ بیچ وغیرہ بنا کر اس کو کریں تاکہ ہم اپنے صوبے کو سنبھال سکیں اور ہم اپنے مسلمانوں کو مزید آگ میں جلنے سے اور یہ خون کی ندیاں جو بہہ رہی ہے، ان کو روک سکیں۔ بڑی مہربانی، شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔ جناب میاں افتخار صاحب۔

<u>میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات):</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں اردو میں ہی بول رہا ہوں۔ سب سے پہلے تو وقت کافی گزر چکا ہے اور کل ہمارے جو بزرگ اور بڑے ہیں، وہ ہی اسی پر اظہار خیال کرینگے اس حوالے سے لیکن آج جو سارے ہاؤس کا ماحول دیکھا، سب ساتھیوں کو سنا، اپوزیشن کے اور اقتدار کے سب کو، تو ایک خوشی کا احساس اسلئے ہوا کہ اس درد نے ہم سب کو اکٹھا کر رکھا ہے۔ جو صورتحال سے ہم دو چار ہیں، اس حوالے سے کہ:

؎ دل میں ایک لہر سی اٹھی ہے ابھی کوئی تازہ ہوا چلی ہے ابھی

اس حوالے سے ذرا دل کو تسلی ہوتی ہے کہ آج ہماری کم سے کم اس ہاؤس سے جو آواز اٹھی ہے، وہ اتحاد اور اتفاق اور یکجہتی کی آواز ہے۔ امن کے قیام کے حوالے سے جو جو تجاویز جن جن ساتھیوں نے پیش کیں، اپنے

احساسات اور جذبات کو مدنظر رکھتے ہوئے بڑی خوش اسلوبی سے انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور سب ساتھیوں نے کہا کہ الفاظ سے کچھ نہیں بنتا، تقریر کرنے سے کچھ نہیں بنتا لیکن اسمبلی میں آنے کیلئے تلوار چلانا نہیں پڑتا، یہاں پر اپنے خیالات کا اظہار کرنا پڑتا ہے اور جو اپنے ذہن میں کچھ تجاویز لے کر آئیں اور وہ پیش کریں تو وہ اس اسمبلی کا جو وقت ہے، اسی کے حوالے سے ہم اپنا قیمتی رائے دے کر قوم کو راستہ دکھانے کی کوشش کرتے ہیں اور یہی ہماری ذمہ داری ہے۔ اس ذمہ داری کے تحت میں تمام ساتھیوں کو اتنا بتاتا چلوں کہ یہ کوئی اتنا سیدھا سادہ مسئلہ نہیں، نہ کسی جذبات کی رو میں بہہ کر بات کرنے کا مسئلہ ہے، نہ اپنی خواہشات کو مدنظر رکھ کر اس پر بات کی جائے تو یہ مکمل ہو جائیگی۔ اتنا بڑا پیچیدہ مسئلہ جس میں بین لاقوامی اور ملکی قوتیں ملوث ہو کر اپنے مفادات کی خاطر خود ہی خون بہانے پر تل جائیں تو وہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ ہم اور تم اپنے الفاظ کے ذریعے صرف اس انداز میں کہ ہم یہ کہہ سکیں کہ جو کچھ ہو رہا ہے، وہ سیدھا سادہ مسئلہ ہے تو ایسا مسئلہ نہیں ہے۔ ایک پچیس سالہ پرانا مسئلہ ہمارے گلے پڑ چکا ہے اور وہ ایسا نہیں، آج کسی نے خوب کہا کہ افغانستان کے حوالے سے بات کی، وہی دھرتی جو ہمارے اباواجداد کی دھرتی ہے اور ہم نے اس دن کہا تھا کہ افغانستان میں مداخلت نہ کی جائے، یہ لڑائی ہماری لڑائی نہیں ہے، یہ سپر پاورز کی لڑائی ہے، امریکہ اور روس کی لڑائی ہے، اس میں ٹانگ مت اڑاؤ۔ اس وقت کسی نے ہماری بات نہیں سنی اور ہم نے افغانستان کو اپنا پانچواں صوبہ سمجھ کر جو کچھ ہم نے یہاں سے کیا، اس کی تاریخ گواہ ہے کہ ہم نے جو کچھ کیا، وہ مناسب نہیں تھا اور نہ کرنا چاہیئے تھا۔ افغانستان کا اپنا مسئلہ تھا اور ان کو خود ہی اس سے نمٹنا چاہیئے تھا لیکن ہم نے یہاں پر جب افغان مہاجرین کو مجاہدین بنایا، ان کو ٹریننگ دی، ان کے ہاتھ میں قلم کی بجائے کلاشنکوف دیا اور ان کو ٹرینڈ کرتے رہے صرف اسلئے کہ وہ افغانستان میں مداخلت کرتے رہیں اور ہم ان کو راستہ مہیا کرتے رہے، اسلحہ دیتے رہے تو جب ہمارے ولی خان صاحب فرمایا کرتے تھے کہ جب آپ کسی کے گھر میں بم پھینکیں گے تو وہاں سے گلدستے نہیں آئیں گے، پچیس سال قبل کہنے والی بات آج کتنی سچ لگ رہی ہے۔ کاش اس وقت ہماری بات کوئی مان لیتا اور اس سے قبل باچا خان نے کیا خوب فرمایا تھا کہ اختلاف لاکھ سہی، ہم تمام ساتھیوں کا احترام کرتے ہیں اور دل سے احترام کرتے ہیں۔ بڑی ایمانداری سے انہوں نے کہا کہ یہ روس اور امریکہ کی لڑائی ہے، کفر اور اسلام کی لڑائی نہیں ہے اور اس میں اگر ہم ٹانگ اڑائیں گے تو مر جائیں گے۔ بھینسوں کی لڑائی میں مینڈک کو مرنا ہے،

بھینسیں آپس میں نہیں مریں گی۔ بھینسیں لڑیں گی تو مینڈک کو مرنا ہے، ہمیں اس لڑائی میں ٹانگ نہیں اڑانا لیکن کاش باچا خان کی وہ بات کسی نے نہیں مانی۔ آج افغانستان میں روس نہیں ہے لیکن اسلام تو نہیں آیا، کون آیا؟ جن کی لڑائی تھی، روس مار کھا گئے تو امریکہ وہاں پہ آیا۔ آج بھی اگر ان غلطیوں سے سبق نہ سیکھیں اور صرف ان غلطیوں کو درست گردانے کیلئے انہی پر اکتفا کیا تو یہ مناسب نہیں ہو گا۔ آئیں کہ آج ہم تمام پس منظر کو دیکھ کے، اس کے تحت پالیسیاں اپنائیں۔ افغانستان میں جو کچھ ہوا، وہاں پر بھی پختون مرے، مسلمان پختون افغانستان میں، اکثریت جہاں جہاں لڑائی تھی افغانستان میں، جہاں پر ازبک تھے، تاجک تھے، وہاں پر وہ لڑائی نہیں لڑی گئی۔ آج بھی یہاں پر جب یہ لڑائی آئی، تو آج بھی ہماری ٹرائیبل بیلٹ میں اگر یہ لڑائی لڑی جاری رہی ہے، وہ بھی ہمارے پختون، مسلمان انسان ہیں اور اس صوبے میں بھی۔ کیا پاکستان میں دیگر صوبوں میں مسلمان نہیں بستے، وہاں پر یہ صورتحال کیوں نہیں ہوئی، ہماری یہ پوزیشن کیوں بنی؟ آئیں کہ اسکا تجزیہ کریں اور یہ بڑی ایمانداری سے تجزیہ کر کے اس سمت جائے جس سمت امن کا قیام ممکن ہو، نہ کہ خون بہانا اور آج جو اشارتاً ساری باتیں کہی گئیں، ہماری کابینہ کا جو اجلاس ہوا، اس میں تفصیل سے ان حالات کا جائزہ لیا گیا اور میں سمجھتا ہوں کہ اس ملک کی تاریخ میں پہلی دفعہ جو کابینہ کی بریفنگ ہم دے رہے تھے تو اس سے قبل کوئی اتنا کھل کے نہیں بولا، جتنا کہ ہم اس کابینہ کے بعد کھل کے بولے آپریشن کے حوالے سے بھی، اس ملک کے حوالے سے بھی، اداروں کے حوالے سے بھی، حکومت کے حوالے سے بھی کیونکہ ہماری ذمہ داری بنتی ہے اور ہم نے جو کچھ کہا، وہ ریکارڈ پر ہے لیکن ہم نے خلوص سے کہا، ہم نے کسی کو موردالزام ٹھہرانا نہیں تھا، کسی پر انگلی اٹھانی نہیں تھی بلکہ ہمارا مدعا تھا امن کا قیام اور اسی حوالے سے آج یہاں پر ساتھیوں نے کہا کہ حکومت کا قبلہ درست، تو اس سے زیادہ کیا ہو سکتا ہے کہ ایک جمہوری پارلیمانی نظام کو یہاں پر دوام مل رہا ہے اور ڈکٹیٹر شپ کا خاتمہ ہو چکا ہے تو یہی ہے ایوان کہ اسی میں پالیسی بنائی جاتی ہے اور ہماری مرکزی حکومت، آج اگر صوبائی حکومت اٹھ کر مرکزی حکومت پر انگلی اٹھائے تو اس سے بات نہیں بنے گی۔ اگر مرکزی حکومت نے صوبہ پر انگلی اٹھائی تو اس سے بات نہیں بنے گی۔ بات تب بنی گی جب ہم مل بیٹھ کر آپس میں ایک ہو کے بات کریں گے۔ ہم اسی ملک کے ایک ہی لوگ ہیں، کسی کو مرکز کی ذمہ داری ملی ہے اور کسی کو صوبے کی ذمہ داری ملی ہے اور ہمیں اپنی اپنی ذمہ داری نبھانی ہے۔ مرکزی حکومت نے بڑی خوش اسلوبی سے اس حوالے سے ذمہ داری نبھائی کہ انہوں نے

تمام مکتبہ فکر کے لوگوں کو اکٹھا کر کے، ان کیمرہ سیشن بلا کے، تمام کے خیالات کو سمجھا، انکی تجاویز سنیں اور پھر ان تجاویز کی روشنی میں متفقہ قرار داد پاس ہوئی، تمام مکتبہ فکر کے لوگوں نے اس میں حصہ لیا اور وہ قرار داد پاس کی۔ یہ ہماری حکومت، عوامی حکومت، پولیٹکل حکومت کی سیاسی پالیسی ہے جو انہوں نے مشترکہ قرار داد کے ذریعے دی۔ آج اسمبلی سے اسی قرار داد کو تقویت دینے کیلئے ہم پر زور انداز میں یہ ان سے مطالبہ نہیں بلکہ اپنے دل کی آواز سناتے ہیں کہ اس قرار داد پر من وعن عمل کیا جائے، اس کی روح کے مطابق اس پر عمل کیا جائے کیونکہ تاریخ میں کبھی اس طرح کا ماحول نہیں ملا تھا کہ تمام سیاسی پارٹیاں مل کر ایک ہی متفقہ قرار داد پاس کریں گی اور اس حوالے سے میں حکومتی بنچ کی نہیں کہ پیپلز پارٹی کی بات کروں، عوامی نیشنل پارٹی کی بات کروں، جمعیت العلمائے اسلام کی بات کروں، میں اس میں مسلم لیگ (ق) کی بھی بات کروں گا اور ساتھ ہی ساتھ میں مسلم لیگ (ن) کا خاصکر بات کروں گا اور میں نواز شریف صاحب کی اس حوالے سے تعریف کرونگا کہ انہوں نے یہاں تک کہا کہ میں جمہوری حکومت کو گرانے کیلئے کوشش نہیں کرونگا، میں اس جمہوریت اور پارلیمنٹ کو مضبوط کرونگا۔ (تالیاں) ان کی یہ پالیسی کہ ہم جمہوری قوتیں جب آپس میں لڑتے ہیں تو ڈکٹیٹر شپ کو راستہ ملتا ہے تو یہ بھی سب سے خوش آئند بات ہے کہ آج پاکستان کی ساٹھ سالہ تاریخ میں ہماری پارٹیوں اور جمہوری پارٹیوں نے یہ سبق تو سیکھا کہ تمام لوگ آپس میں اکٹھے ہو رہے ہیں۔ سیاسی لوگ کیوں نہ اکٹھے ہوں؟ تو ہم بھی آج یہ کہتے ہیں کہ ہمارے آپس میں لاکھ اختلاف ضرور ہوں لیکن اس ملک کی خاطر، امن کی خاطر، ڈکٹیٹر شپ کے خاتمے کی خاطر، جمہوریت کی خاطر ہم یک آواز ہیں، ایک ہیں، ایک ہیں اور مرتے دم تک ہم ایک رہیں گے۔ (تالیاں) ہم اسی پر اکتفا کریں گے۔ اب میں ان چند جو یہاں باتیں اشارتاً کہی گئی ہیں، کل تو بشیر بلور صاحب Wind up کریں گے، وہ تفصیل سے اس پر بات کریں گے، میں صرف دو تین باتیں جو کہ انہوں نے اٹھائیں، ایک تو یہ کہ لوگوں کو معلوم ہیں اور پکڑے گئے ہیں لیکن انکے خلاف کچھ کارروائی نہیں ہو رہی، میں حکومت کی جانب سے، کہ جہاں جہاں بھی رکاوٹیں ہیں، ان کو دور کیا جائے اور ایمانداری سے اس پر عمل کیا جائے اور اگر خود کش دھماکہ کرنے والے جو پکڑا گیا ہے، اس نے جو معلومات فراہم کی ہیں، ان پر اسی طرح عمل کیا جائے اور اگر کوئی راستے میں روکاٹ ہے تو انکو بے نقاب کیا جائے (تالیاں) اب یہ وہ زمانہ نہیں رہا، کوئی بات کسی سے چھپتی نہیں اور بجائے اسکے کوئی یہ کہے کہ یہ میری طرف اشارہ ہے، اسکی

طرف اشارہ ہے نہیں، ہم میدان جنگ میں ہیں اور بڑی ایمانداری سے کہہ رہا ہوں کہ خدا ہم سب کا بھلا کرے، آج ہمیں ایک موقع ملا ہے کہ ہم بول بھی رہے ہیں، لوگ ہمیں سن بھی رہے ہیں، خدا نہ کرے کہ ایک مہینہ بعد نہ یہاں پر بولنے والا ہوگا اور نہ کوئی سننے والا ہوگا۔ جو صورتحال تیزی سے بدل رہی ہے اور صورتحال مزید کروٹیں لے رہی ہے، اس کیلئے میں صرف اتنی وضاحت کرتا چلوں کہ پولیٹکل گورنمنٹ کی طرف سے، سیاسی پارٹیوں کی طرف سے پالیسی میں کوئی ابہام نہیں ہے نہ مرکزی سطح پر اور نہ صوبائی سطح پر، ہماری پالیسیوں میں کوئی ابہام نہیں ہے، ہم دہشتگردی کے خلاف ہیں، ہم دہشتگروں کا راستہ روکنا چاہتے ہیں اور یہی پالیسی ہماری ہے کہ آج دہشتگروں کا جو طریقہ کار ہوتا ہے کہ وہ لیڈرشپ کو ختم کرتے ہیں۔ عراق کی آپ تاریخ اٹھا کے دیکھیں، لیڈرشپ کو ختم کیا، آج عراق الٹ پلٹ ہو رہا ہے، کوئی اسکا پرسان حال نہیں۔ افغانستان میں لیڈرشپ کو ختم کیا گیا، آج انکا پرسان حال کوئی سننے والا نہیں ہے۔ ہماری اس ملک کی لیڈرشپ کو بھی ختم کیا جا رہا ہے، نہ اقتدار کی، نہ اپوزیشن کی، تمام لیڈرشپ کی بات کر رہا ہوں، تمام لیڈرشپ کو خطرہ ہے اور ہم اس دوراہے پر کھڑے ہیں کہ آج ہمیں فیصلہ کرنا ہوگا۔ بے نظیر بھٹو وہ تو حکومت میں نہیں تھیں، آج کیوں ہم سے جدا ہو گئیں؟ وہ تو اپوزیشن میں تھیں تو ان کو کون کھا گیا؟ بے نظیر کو کس نے شہید کیا؟ وہ کون سے ہاتھ ہیں؟ اس حوالے سے اگر میں یہ کہوں کہ اسفندیار ولی خان پر خودکش دھماکہ ہوا تو کس نے کروایا؟ آج لیڈرشپ، یہی وزیر اعظم پر حملہ ہوا تو کس نے کیا؟ اس ملک میں اگر سربراہوں اور اپوزیشن کے لیڈروں کو آپ اٹھا کے دیکھیں تو ہر ایک کو خطرہ ہوگا لیکن اس خطرے سے ڈرنا نہیں ہے، اس سے سبق حاصل کرنا ہے کہ یہ کون کر رہا ہے اور کس حوالے سے کر رہا ہے تو ہماری لیڈرشپ کو ختم کرنے سے قبل آج ہمیں عراق اور افغانستان کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی پالیسی کو بالکل واضح اور دوٹوک الفاظ میں بیان کرنا ہوگا۔ ہم اس وقت کا انتظار نہیں کر سکتے کہ کل کو ہماری لیڈرشپ نہیں ہوگی۔ اس ایوان میں جو کل میں نے کہا تھا حکومت کی جانب سے کہ جس نے بھی اسفندریار ولی خان پر خودکش دھماکہ کیا، ہم آج بھی انکو معاف کرنے کیلئے تیار ہیں اور مذاکرات کرنے کیلئے بھی تیار ہیں۔ وہ اسلحہ رکھیں تو حکومت مذاکرات کرے گی اور ہم اس پر کھڑے ہیں کہ امن کے قیام کیلئے سب سے افضل اور مقدس راستہ مذاکرات کا ہے اور ہم تو باچا خان کے پیروکار ہیں، عدم تشدد کے پیروکار ہیں، امن کے پجاری ہیں، ہم کسی بھی قیمت پر نہ گولی چلانا چاہتے ہیں، نہ کسی کا خون بہانا چاہتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ان تمام

مسائل کا حل مذاکرات ہیں لیکن اگر کوئی پیار سے بات نہ مانے، کوئی افہام وتفہیم سے بات نہ مانے، کوئی مذاکرات کا راستہ نہ اپنائے، کوئی میرے بیٹے کو ذبح کرے، کوئی میری بیٹی کی بے حرمتی کرے، کوئی میرے بڑوں کی پگڑی کو اچھالے، کوئی میری مسجدوں کو شہید کرے، کوئی قرآن شریف کو شہید کرے تو کیا حکومت کی طرف سے، خدا کی طرف سے یہ ذمہ داری ہم پر عائد نہیں ہے، آئین کی طرف سے یہ ذمہ داری ہم پر عائد نہیں ہے کہ ہم لوگوں کی جان ومال کی حفاظت کریں، ہم ان دہشتگردوں کا راستہ روکیں؟ ہمیں کھل کر یہ بات کرنی ہے، ڈر کر نہیں، چھپ کر نہیں، حیلے بہانوں سے نہیں، اشاروں سے نہیں، اگر افہام وتفہیم سے بات نہیں مانیں گے تو حکومت کی ذمہ داری ہے کہ طاقت کے ذریعے دہشتگردی کا خاتمہ کیا جائے اور امن کو فی الفور وہاں پر بحال کیا جائے (تالیاں) اور اس کیلئے میں تمام مکتبہ فکر کے ساتھیوں سے گزارش کرونگا کہ اس میں دو راستے نہیں ہونے چاہئیں۔ اگر ان کا کوئی بس چلتا ہے، ہم اپوزیشن کو گلے سے لگاتے ہیں، یہاں پر ایک سوال اٹھا کہ مذہبی پارٹیوں سے آپ فائدہ اٹھائیں اور ان کو گلے سے لگائیں، خدا گواہ ہے کہ اس امن کی خاطر یہاں پر ہماری جتنی بھی مذہبی حوالے سے پارٹیاں ہیں، میں بڑی ایمانداری سے کہتا ہوں کہ حکومت کی طرف سے کھل کر ہم ان سے کہتے ہیں کہ آئیں یہ ہمارا اور آپ کا آپس کا مسئلہ ہے، آئیں یہ ہمارا ایک مسئلہ ہے، جتنی عزت اور احترام کی ضرورت ہے، حکومت کے حوالے سے آپ کو جتنی بھی عزت واحترام کی ضرورت ہے، میں Surety دیتا ہوں، اگر آپ وزیر اعلیٰ کی حد تک بات کریں، اگر آپ وزیر اعظم کی حد تک بات کریں، اگر آپ پریذیڈنٹ کی حد تک بات کریں، خدا گواہ ہے کہ ہم وہی عزت آپ کو دیں گے، اپنی جان سے زیادہ عزت دیں گے۔ اس امن کی خاطر اگر ہم دہشتگردوں کو معاف کر سکتے ہیں، آپ تو ہمارے اپنے بھائی ہیں، اس اسمبلی کے آپ منتخب نمائندے ہیں، ہم سے بڑھ کر آپ اس بات کا اظہار بھی کر سکتے ہیں اور اگر آپ نے ہمارا ساتھ دیا تو یہ ہمارا ساتھ نہیں ہے، اس قوم کا ساتھ آپ دیں گے اور اس کیلئے میں صرف مذہبی پارٹیوں سے ہی نہیں بلکہ تمام پارٹیوں سے یہ گزارش کرونگا، کسی کا نام لوں تو مناسب نہیں، کوئی مجھ سے رہ جائیگا، میں تمام پارٹیوں سے التجا کرتا ہوں، منت کرتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ اے بھائیو، جتنا خون بہا، اتنا زیادہ، بس، جتنے ہمارے بیٹے شہید ہوئے، اتنا بس، جو ہماری دھرتی میں بم بلاسٹ ہوئے، جو سینہ اس کا چیر ہوا ہے، اتنا بس، ظلم کی جو انتہا ہوئی، بس۔ آئیں کہ اس ظلم کے خلاف سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائیں، ایک ہو کر بن جائیں، کسی کو یہ نہ دکھائی

دے کہ یہ حکومت اور یہ اپوزیشن ہے۔ ہم ایک ہیں، اس دھرتی کے پالے ہوئے ہیں، اس دھرتی پہ پیدا ہوئے ہیں، اس دھرتی کے ہم بیٹے ہیں، اس دھرتی کے رکھوالے ہیں، اس دھرتی کے متوالے ہیں، سر ہتھیلی پر رکھ کے جان دیں گے لیکن امن کا قیام ممکن بنانے کیلئے ایک ہوں گے، اکھٹے ہوں گے، متحد ہوں گے تب ہی میرا راستہ کھل کر سامنے آئے گا۔ اسلئے میں التجا کرتا ہوں کہ اے بھائیو، یہاں پر ہماری بہنیں بھی ہیں، بھائی بھی ہیں، مختلف مکتبہ فکر کے لوگ بھی ہیں اور اس اسمبلی کے حوالے سے میں تمام ملک کے ساتھیوں کو، تمام لوگوں اور بین الاقوامی قوتوں کو بھی اپیل کرتا ہوں کہ خدارا جتنا خون بہا ہے، بس ہمارے گریبان سے ہاتھ نکال دیں۔ بس ہمارے مستقبل سے کھیلنا بند کر دیں۔ بس جتنا ہوا، اتنا بس ہے، ہم اور برداشت کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ اس کیلئے ہمیں ایک ہونا ہوگا اور میں سمجھتا ہوں کہ اس میں دورائے نہیں ہوگی، اسلئے کہ اگر ہمیں موت بھی آئے، یہاں پر بہت ساتھیوں نے کہا، مجھے بڑی خوشی ہو رہی تھی کہ آج جو باتیں ہوئیں، بڑی کھل کے ہوئی ہیں، ہم سمجھتے ہیں کہ موت تو ایک دن آنی ہے، جو ڈر گیا، وہ ہر لمحے مرے گا، جو نہیں ڈرا، وہ ایک بار مرے گا، ہمیں ایک بار عزت کے ساتھ مرنا منظور ہے، بے عزتی کے ساتھ ہر لمحہ منظور نہیں ہے۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Thank you, Mian Sahib.

وزیر اطلاعات: اور اس کا خاتمہ کہ اگر موت کی بات ہے تو میں اتنا کہتا چلوں کہ:

کون کہتا ہے کہ موت آئے تو مر جاؤنگا — میں تو دریا ہوں سمندر میں اتر جاؤنگا
زندگی شمع کی مانند جلاتا ہوں ندیم — بجھ تو جاؤنگا مگر صبح بھی کر جاؤنگا

جناب سپیکر: شکریہ، میاں صاحب۔

وزیر اطلاعات: زۀ جناب سپیکر صاحب، د دے اپوزیشن د پارہ دوہ خبرے چہ مونږہ کوم اقدامات کړی دی، مونږہ پہ کابینہ کښے چہ کوم اقدامات اوچت کړی دی د پولیس د پارہ، د ایلیټ فورس د پارہ، د هغوی د پارہ چہ کوم هغہ ټریننګ هم سټارټ شوے دے، پہ هغے باندے آغاز هم شوے دے او د هغے نہ پس پینځہ سوہ کسان بہ اوس ټریننګ کوی زر او ورسرہ پنځلس سوہ نور، پنځویشت سوہ کسان هغہ ایلیټ فورس دے ځکہ زمونږہ د پولیس ټریننګ د هغے قابل نہ دے چہ د دے حالاتو مقابلہ اوکړی نو پہ نوی طریقہ باندے، پہ جدید طریقہ هغوی تہ ټریننګ ورکړے کیږی او چہ

کوم پنځلس سوه اوشو، زر به ورکوی او بیا به چه کوم دے، دا کوم خالی ځایونه وی نو په دے به پولیس بهرتی کوی۔ زهٔ ګرانو ملګرو، ستاسو د هاؤس په وساطت، زمونږه د مرکز سره ډیر ښه تعلق دے، زمونږه لس پلاټونه ایف سی په اسلام آباد کښے دی، مونږه خواست کوؤ، زمونږه ضرورت دے، په ځائے د دے چه مونږه نور بهرتی کوؤ، نور ټریننګ کوؤ، هغوی بهرتی دی او ټریننګ شوی دی او تنخواګانے اخلی، زمونږه حالات داسے دی چه طمع او توقع لرو چه هغه به زر مونږه ته دوئ راواپس کړی او دا زمونږه ضرورت دے، د دے نه بغیر بله لاره نشته۔ ډیرے خبرے به مے کړے وے خو سپیکر صاحب، وخت ډیر ناوخته دے او زړه مو ډیر څه غوښتل یو ځل بیا زهٔ د اپوزیشن د ملګرو د زړه د کومی نه شکریه ادا کوم، ډیر په ایمانداریٔ خبرے کړے دی۔ مونږه به د دوئ ټول تجاویز زیر غور راوالو او د امن په خاطر ټول اقدامات به کوؤ۔ زهٔ به په پښتو کښے د اجمل صاحب دا شعراووایم، بیا اجازت غواړم چه:

ے اے پښتنو، اے لیونو پښتنو
اے تهس نهس شوی پرګنو پښتنو
راځئ چه کور کښے مرکه شو سره
د سیالئ وخت دے چه جرګه شو سره
دنیا بدلیږی ورته ځان بدل کړو
دا د ظلم زور خوړلے ګلستان بدل کړؤ

ډیره مننه، شکریه جی۔

Mr. Speaker: Thank you, Main Sahib .The sitting is adjourned till 10a.m. of tomorrow morning. Thank you.

(اسمبلی کا اجلاس بروز بدھ مورخہ 31 دسمبر 2008 صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہوگیا)